گفتارِ انبیاء

تالیف

آقای محمد مہدی تاج لنگرودی

"واعظ"

ترجمہ

سید رضی جعفر نقوی

مِصباحُ الہُدیٰ پبلیکیشنز

۱۰۔ گنگا رام بلڈنگ، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور

گفتارِ انبیا

تالیف

آقای محمّد مہدی تاج لنگرودی

"واعظ"

ترجمہ

سیّد رضی جعفر نقوی

مِصباحُ الہُدیٰ پبلیکیشنز

۱۰۔ گنگا رام بلڈنگ، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور

نام کتاب ——— گفتارِ انبیا

مؤلف ——— آقای محمّد مہدی تاج لنگرودی

مترجم ——— مولانا سیّد رضی جعفر نقوی

ناشر ——— مصباحُ الہدیٰ پبلیکیشنز

زیرِ اہتمام ——— مصباح القرآن ٹرسٹ، لاہور

کتابت ——— دارالکتابت حضرت کیلیانوالہ (ضلع گوجرانوالہ)

مطبع ——— معراج دین پرنٹرز

اشاعت ——— فروری ۱۹۹۷ء

ہدیہ ——— ۴۰ روپے

——— ملنے کا پتہ ———

قرآن سنٹر

۲۴۔ الفضل مارکیٹ ○ اُردو بازار ○ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

رب العزت کا ارشاد ہے :

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی غرض سے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں" (سورۃ طور۔ آیت ۵۶)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ان کے دنیا میں آنے کی غرض و غایت سے آگاہ فرمایا ہے۔ وہ غرض یہ ہے کہ انسان خدا کی عبادت کریں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو گویا اپنے مقصد تخلیق سے انحراف کر رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ عبادت سے کیا مراد ہے اور وہ کس طرح کی جانی چاہیئے ؟ اس بارے میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے :

"اے ایمان والو! تم سب کے سب پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ" (سورۃ بقرہ۔ آیت ۲۰۸)

معلوم ہوا کہ اسلام میں پوری طرح داخل ہو جانا ہی عبادت ہے اور اس کو بجا لانے کے لیے زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس کے لیے سب سے پہلے انسان کو اسلام سے روشناس کرانا ہوگا۔ تاکہ وہ اس کے مطابق اپنی زندگی گزار کر حق عبدیت اور حق عبادت ادا کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے بہت سے انبیاء کو بھیجا، جیسا کہ فرمایا :

"پھر خدا نے (نجات کی) خوشخبری دینے اور (عذاب سے) ڈرانے والے انبیاء کو بھیجا اور ان کے ساتھ برحق کتاب بھی نازل کی، تاکہ جن باتوں میں لوگ اختلاف کرتے تھے (وہ کتاب) ان میں فیصلہ کر دے۔" (سورۃ بقرہ۔ آیت ۲۱۳)

اس سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ انسانوں کو اپنی پیدائش کا مقصد پورا کرنے کے لیے جس رہنمائی کی ضرورت تھی ۔۔ وہ انبیاءؑ اور ان کی لائی ہوئی کتب کے ذریعے فراہم کر دی گئی ہے۔ لہٰذا اب انسانوں کو اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں ان کے بتلائے ہوئے اصولوں پر کاربند رہنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ جس طرح نبی کے عمل اور خدا کی کتاب میں ہم آہنگی ہوتی ہے اسی طرح نبی کا قول بھی کتاب خدا سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہے۔ لہٰذا نبی کے عمل کی مانند اس کا قول بھی قابل اتباع ہوتا ہے اور اس کی روشنی میں انسان اپنے خالق کی معرفت کے ساتھ اس کی عبادت کر سکتے ہیں۔

چنانچہ اسی بنیاد پر ایک محترم عالم دین ۔۔ واعظ محمد مہدی لنگرودی ۔۔ نے انبیاء علیہم السلام کے وہ اقوال و کلمات جو مختلف کتب میں موجود تھے، انہیں زیر نظر کتاب ۔۔ گفتار انبیاء ۔۔ میں یکجا کر دیا ہے۔ اس طرح انہوں نے بہت سے روشن چراغ ایک جگہ پر لا رکھے ہیں تاکہ انسان ان کی روشنیوں میں اپنی کامیابی کا راستہ پا کر اس پر گامزن ہوں۔

ہماری خواہش تھی کہ اس منبع ہدایت کو اُردو خواں لوگوں کے لیے قابلِ فہم بنا کر ان کو اس سے استفادہ کرنے کا موقع فراہم کریں۔ اس لیے ہم نے پاکستان کے معروف مذہبی سکالر ـــ علامہ سید رضی جعفر نقوی ـــ سے درخواست کی کہ وہ اس ضخیم فارسی کتاب کو اُردو کا جامہ پہنائیں۔ ہم علامۂ موصوف کے انتہائی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنی بہت سی مصروفیات کے باوجود اس کام کو اولیت دی اور اسے بہت ہی کم وقت میں مکمل فرمایا ہے۔

اس کتاب کے بارے میں یہ چند باتیں قابلِ توجہ ہیں :

۱۔ ۱۴ بزرگ انبیاءؑ کے ارشادات یکجا ہونے کے باعث ان سے مستفید ہونا سہل ہے جو پہلے ممکن نہ تھا۔

۲۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا کہ تمام انبیاءؑ کا بنیادی مقصد انسان سازی ہی رہا یعنی وہ انسان کو خدا کا فرمانبردار بنانے میں کوشاں رہے ہیں۔

۳۔ تمام انبیاءؑ انسان کو بدی سے نفرت اور نیکی کی رغبت دلانے کے لیے اپنی تمام تر قوتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے رہے ہیں۔

۴۔ انبیاءؑ کے یہ ارشادات ہر زمانے کے انسانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں اور ان کی تعلیمات ہمیشہ سعادت کا راستہ دکھاتی رہیں گی۔

محترم حاجی شیخ رحمت علی (نجف ٹریڈرز لاہور) نے اس کتاب کی طباعت و اشاعت میں خاطر خواہ مالی تعاون فرمایا ہے، اس کے لیے ہم ان کے انتہائی شکر گزار ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ احیائے اسلام کے موجودہ دور میں ہماری اس سعی و کوشش کو پسندیدہ قرار دیا جائے گا اور دینِ حق کی سربلندی اور انسانوں کی فلاح کے لیے سرگرمِ عمل افراد اور ادارے ـــ گفتارِ انبیاء ـــ کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیں گے۔ وباللہ التوفیق

آپ کے تعاون کا طلبگار

ڈائرکٹر

مصباح الہدیٰ پبلی کیشنز، لاہور

قرآن میں انبیا کا ذکر

سب لوگ ایک راستہ پر تھے تو خداوند عالم نے پیغمبروں کو مبعوث کیا جو (جنّت کی) خوشخبری دینے والے اور (عذاب سے) ڈرانے والے ہیں، اور خدا نے ان لوگوں کے ساتھ کتاب برحق نازل کی، تاکہ لوگوں کے درمیان جو اختلافات ہوں اُن کے بارے میں یہ انبیا فیصلہ کریں۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۱۳)

دوسری جگہ ارشاد ہوا۔

یقیناً ہم نے ہی اپنے پیغمبروں کو روشن نشانیوں کے ساتھ بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب و میزان نازل کی تاکہ بنی نوع انسان عدل پر قائم رہ سکیں۔

maablib.org

تمہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆ تمام تعریفیں خدائے بزرگ و برتر کے لیے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

☆ اور درود و سلام ہو اُس کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ؐ اور اُن کی پاک و پاکیزہ اولاد پر۔

☆ ہر قسم کی حمد و ثنا کا حق دار وہی پاک پروردگار ہے جس نے تمام موجودات کی ہدایت فرمائی اور انبیا کرام اور حضرات ائمہ طاہرین کو پوری مخلوقات کا ہادی بنایا

○

☆ واضح سی بات ہے کہ پیغمبرانِ خدا اور رہبرانِ دین اپنے فرائض کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ بندگانِ خدا کو اپنی سودمند نصیحتوں سے بھی فیضیاب کرتے رہتے تھے اور راہ مستقیم کی طرف اُن کی ہدایت و رہنمائی فرماتے تھے اور ہمارے ساتھ علما اور دانشمندوں نے نہایت درجہ سعی و کوشش کرکے وعظ و نصیحت کی اُن باتوں کو جمع کرکے شائع کیا اور عام لوگوں کی دسترس تک پہنچایا۔

○

☆ اور اگرچہ حضرت علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے "بحار الانوار" کی بعض جلدوں میں انبیائے کرام کے بعض خطبوں اور ارشادات کو جمع کیا ہے، لیکن جب ہم دوسری کتابوں کی طرف توجہ کریں تو اُن کے مطالعہ سے اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ الٰہی نمائندوں کے بکثرت ارشادات بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح مختلف کتابوں کے اندر الگ الگ درج ہیں اور بحار الانوار میں اُن کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

☆ اس لیے اِس کتاب کے مؤلف نے پروردگار عالم کی توفیق و تائید سے کوشش کرکے مختلف کتابوں کے اندر بکھرے ہوئے اِن ارشادات، اور بحارالانوار کے اندر موجود انبیائے کرام کے بیانات کو اِس کتاب کے اندر یکجا کر دیا ہے اور اس کا نام "**گفتارِ انبیا**" رکھا ہے۔ اُمید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے ہم لوگوں کو حضرات انبیائے کرام کی سیرت طیّبہ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معرفت حاصل ہو گی اور ہمارے نفس کی پاکیزگی میں اس کے ذریعہ اضافہ ہو گا۔

آمین یارب العالمین

محمّد مہدی تاج لنگرودی

واعظ

فہرست مطالب

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
گفتار حضرت آدمؑ	۲۳	روزہ دار کو معلوم ہونا چاہیے	۳۰
		نماز کے بارے میں آپؑ کا ارشاد	۳۰
نیکی و بدی کی صفات	۲۳	**گفتار حضرت نوحؑ**	
حضرت آدمؑ کی پانچ نصیحتیں	۲۴		۳۲
کعبہ کے پاس حضرت آدمؑ کی دعا	۲۵	حضرت نوحؑ کی شیطان سے ملاقات	۳۵
خانہ خدا کے پاس کھڑے ہو کر گناہوں کا اعتراف	۲۵	حضرت نوحؑ کا گھر	۳۵
گفتگو کم کرنا	۲۶	حضرت نوحؑ کی نظر میں دنیا کی زندگی	۳۵
بارگاہِ معبود میں حضرت محمد مصطفیٰؐ کی عظمت	۲۶	حضرت نوحؑ سے شیطان کی التماس	۳۵
بارگاہِ معبود میں پنجتن کا واسطہ	۲۶	ملک الموت کا حضرت نوحؑ سے مکالمہ	۳۶
حضرت آدمؑ کو حکم تھا کہ محنت کر کے اپنی روزی حاصل کریں	۲۷	شیطان پر حضرت نوحؑ کا حق	۳۶
حضرت شیث کے نام حضرت آدمؑ کی وصیت	۲۷	صبح اور شام کے وقت حضرت نوحؑ کی دعا	۳۷
حضرت آدمؑ کی نمازِ جنازہ	۲۸	حضرت نوحؑ اور انگور کی کاشت	۳۷
طوفانِ نوح کی پیشین گوئی	۲۸	غرور، لالچ اور حسد	۳۷
عقل، دین اور حیا کے درمیان حق انتخاب	۲۸	حضرت ہودؑ کے بارے میں پیشین گوئی	۳۷
حضرت امام حسینؑ پر گریہ و بکا	۲۸	حضرت نوحؑ کا گریہ	۳۸
گفتارِ حضرت ادریسؑ	۳۰	**گفتارِ حضرت ہودؑ**	۳۹
حضرت ادریسؑ کے گراں قدر ارشادات	۳۰	(قرآن مجید میں حضرت ہودؑ کا تذکرہ)	۳۹

عنوانات	صفحہ
گفتار حضرت صالحؑ	۴۱
(حضرت صالحؑ کے بارے میں قرآن مجید کا ارشاد اور اُن کی تبلیغ کا ذکر)	۴۱
گفتار حضرت ابراہیمؑ	۴۴
حضرت ابراہیمؑ کا خلیل کے درجہ پر فائز ہونا	۴۷
فرشتوں کا حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہونا	۴۷
حضرت ابراہیمؑ کو جب اپنے چہرہ پر سفید بال نظر آیا	۴۸
حضرت ابراہیمؑ کا نمرود سے مناظرہ	۴۸
حضرت ابراہیمؑ اپنی حاجتیں بارگاہِ معبود میں پیش کرتے ہیں	۴۸
آگ میں اُترتے وقت حضرت ابراہیمؑ کی گفتگو	۴۹
تین صفات	۴۹
حضرت ابراہیمؑ کا ملک الموت سے مکالمہ	۴۹
گفتار حضرت لوطؑ	۵۱
(حضرت لوطؑ کا اپنی قوم سے خطاب)	۵۱
گفتار حضرت یعقوبؑ	۵۳
ستم رسیدہ لوگوں کے ساتھ بے توجہی کا نتیجہ	۵۳
حضرت یوسفؑ کی حضرت یعقوبؑ کو جستجو	۵۳
گفتار حضرت یوسفؑ	۵۵
خُدا سے حیا	۵۵
صرف خدا کی دوستی پر بھروسا	۵۶
کنویں میں حضرت یوسفؑ کی مناجات	۵۶
دربان کی حضرت یوسفؑ سے محبت	۵۶
حضرت یوسفؑ اور زلیخا کا مکالمہ	۵۷
گفتار حضرت ایوبؑ	۵۸
نُورِ حکمت	۵۸
حضرت ایوبؑ سے ان کی زوجہ کی التماس	۵۸
حضرت ایوبؑ کا خدا سے مکالمہ	۵۵
زراعت کے سلسلہ میں خُدا سے دُعا	۵۹
گفتار حضرت شعیبؑ	۶۰
حضرت شعیبؑ کے دل میں خُدا کی شدید محبت	۶۲
ناپ تول کے موجد	۶۳
معصیت پر احتجاج نہ کرنے کی سزا	۶۳
گفتار حضرت موسیٰؑ	۶۴
حضرت موسیٰؑ کی خُدا سے مناجات	۶۵
خداوند عالم سے حضرت موسیٰؑ کی التماس	۶۷
شیطان کی حضرت موسیٰؑ سے ملاقات	۶۷
تین صفات	۶۸
محنتِ دُنیا کا نتیجہ	۶۸
سب سے زیادہ بے نیاز اور سب سے عادل آدمی	۶۸
سب سے بڑا گناہ	۶۹

عنوانات	صفحہ
ذکرِ خدا کا نتیجہ	۶۹
ماں کے حقوق کے بارے میں تاکید کیوں زیادہ ہے	۶۹
حضرت موسیٰؑ اور لبِ دریا کے شکاری	۷۰
خُدا جو چاہے اسی میں بہتری ہے	۷۰
حسد سے بچیں	۷۱
خالص اعمال	۷۱
دِل کے اندر غیر خدا کی یاد	۷۲
اجر و ثواب عقل کے مطابق ملے گا	۷۲
سب سے بہتر عمل	۷۲
کلمہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کی عظمت	۷۲
عظمتِ رسولِ مُختار اور فضیلتِ ایثار	۷۳
گُفتارِ حضرت الیاسؑ	۷۴
حضرت الیاسؑ کی بارگاہِ خُدا میں مناجات	۷۴
شادی کے بارے میں آپ کا فرمان	۷۵
گُفتارِ حضرت خضرؑ	۷۶
جنابِ خضرؑ کی نصیحتیں	۷۷
حضرت خضرؑ کی آخری نصیحت	۷۸
وفاتِ پیغمبرؐ کے بعد حضرت خضرؑ کی آمد	۷۸
آخرت کو یاد رکھیں	۷۸
ایک عجیب و غریب داستان	۷۹
گُفتارِ حضرت لقمانؑ	۸۱
خوف و اُمید کی منزل	۸۱
اپنے دل کو دُنیا میں نہ اُلجھاؤ	۸۲
بُرے پڑوسی اور تنگدستی کی تلخیوں سے خدا کی پناہ	۸۲
دوست اور دشمن	۸۲
خُدا رزق دینے والا ہے	۸۳
ہر چیز کی کوئی نشانی ہوتی ہے	۸۳
فرائض کی انجام دہی کا نتیجہ	۸۴
تحصیلِ علم کے لیے کوشش کرنا	۸۴
فائدہ مند نصیحتیں	۸۴
آخرت کی ہولناکیوں سے کیوں نہیں ڈرتے	۸۵
دنیاوی معاملات میں تخمینہ اور اندازہ	۸۵
تحصیلِ علم فخر و مباہات کے لیے نہ ہو	۸۵
کس قسم کی نشست گاہوں میں بیٹھیں؟	۸۵
نیند موت کے مانند ہے، بیدار ہونا قیامت میں اُٹھنے کے مانند	۸۶
مختلف نصیحتیں	۸۶
ہماری پُشت دُنیا کی طرف، چہرہ آخرت کی طرف ہے	۸۶
ہم نشینی کا راستہ	۸۷
بے جا معذرت	۸۷
ہر شخص سے اپنی حاجت بیان نہ کرو	۸۷
برادرانِ (ایمانی) کی خصوصیات	۸۷
فوائدِ ادب و تہذیب	۸۷
حاجتوں کی تکمیل خُدا کے اختیار میں ہے	۸۸
زندگی مختصر ہے	۸۸
حسد اور بداخلاقی سے دُور رہو	۸۸

عنوانات	صفحہ
دین ایک درخت کے مانند ہے	۸۹
دینداری کی تین علامتیں	۸۹
سب سے زیادہ دردناک مُصیبت	۸۹
اطاعت میں اخلاص	۸۹
بُرائی سے دُور رہو	۹۰
بہترین آدمی	۹۰
آخرت کو دُنیا کے لیے نہ بیچو	۹۰
حفظانِ صحت	۹۰
بھائی کی موت کمر توڑ دیتی ہے	۹۱
ہر شخص اپنے کردار کا مرہونِ منت ہے	۹۱
دُنیا اور گناہ کی طرف سے مطمئن نہ ہو	۹۱
گزر جانے والے اور بعد میں آنے والے	۹۱
دُنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے	۹۲
وزنی بوجھ	۹۲
بادشاہ کے پڑوسی نہ بنو	۹۲
فقیروں کی مجاورت	۹۲
یتیم کے ساتھ باپ جیسی شفقت کرو	۹۲
مغفرت تو اطاعت گزاروں کے لیے ہے	۹۲
عمل صالح	۹۲
بُرے ساتھی سے تنہائی بہتر ہے	۹۳
عبادت، ذکر، توکل، گریہ وزاری	۹۳
چھوٹے بڑے سے مشورہ	۹۳
بدکار لوگوں سے دوستی نہ کریں	۹۳
مومن سے دشمنی، فاسق سے دوستی!؟	۹۳
دشمن کے کینہ سے پناہ	۹۳
اسلام اور مصافحہ	۹۴
لوگوں سے دشمنی نہ رکھنا	۹۴
علم خدا کا احصاء نہیں کیا جا سکتا	۹۴
امید و یاس	۹۴
خواہشات نفسانی کی مخالفت	۹۴
سرکشی، فخر اور غرور سے دوری	۹۴
شیطان کی ہمسائیگی	۹۴
نافرمان اور مغرور لوگ	۹۴
خوابِ غفلت سے پناہ	۹۵
کوئی باقی نہیں رہے گا	۹۵
سرکشی کیسے؟	۹۵
عورتوں سے راز کی باتیں نہ کہو	۹۵
عورت کی تخلیق	۹۵
عورت کی چار قسمیں	۹۵
اگر چکھنے کی چیز ہوتیں	۹۶
بُرائی کے بدلے احسان	۹۶
یتیم کے مال سے پرہیز کرو	۹۶
کوئی بے نیاز نہیں ہے	۹۶
آتشِ جہنم سے نجات	۹۷
بدزبان سے دھوکہ نہ کھانا	۹۷
لوگوں کو گالی نہ دو	۹۷
دو باتوں سے پرہیز کرو	۹۷
ایام ہمارے اعمال کے گواہ ہیں	۹۷

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
قبر کی وعدہ گاہ	۹۷	لقمان کی دُعا	۱۰۳
دشمنوں کو وارث نہ بناؤ	۹۷	توبہ میں جلدی	۱۰۳
حلال و حرام کا حساب	۹۷	آتشِ حشر	۱۰۳
حرام نگاہوں سے پرہیز	۹۸	پریشان حال شخص کا مذاق نہ اُڑاؤ	۱۰۳
عمل میں جس قدر ممکن ہو جلدی کرو	۹۸	امانت دار بنو	۱۰۴
چار چیزوں کو یاد رکھو	۹۸	آخرت کا استقبال	۱۰۴
علماء کی بزم میں بیٹھو	۹۸	نفع بخش تجارت	۱۰۴
سب کچھ خدا سے مانگو	۹۸	کم عقل کو نصیحت	۱۰۴
جو شخص خدا کی رضا چاہتا ہو	۹۹	قُدرتِ خُدا کو یاد رکھو	۱۰۴
حکمت کے فوائد	۹۹	سیکھو اور سکھاؤ	۱۰۴
ایک سوال	۹۹	دُنیا کی زندگی مختصر ہے	۱۰۴
لوگوں کی مدح و ثنا یا مذمت پر توجہ نہ دو	۹۹	سب سے زیادہ ہوشیار	۱۰۵
انسان کے تین حصے	۱۰۰	وہ بات جو خدا کو پسند ہے	۱۰۵
غمی و خوشی	۱۰۱	گناہوں کو یاد کرتے رہو	۱۰۵
زیادہ کھانے کے نقصانات	۱۰۱	اِس بات سے بچو	۱۰۵
خُدا سے خوف و اُمید	۱۰۱	حیا	۱۰۵
سُستی اور بیقراری	۱۰۱	عملی نصیحت	۱۰۵
حضرت داؤدؑ کی بزم میں جناب لقمان کی آمد	۱۰۲	خدا کی جانب سے آزمائش	۱۰۶
عُلماء سے کٹ حُجتی	۱۰۲	اِن صفات کو اپنانے کی کوشش کرو	۱۰۶
دُنیا	۱۰۲	پریشانیوں کو چھپاؤ	۱۰۶
دُنیا سے بے رُخی اور آخرت کی توجہ	۱۰۲	قناعت	۱۰۶
تنہا بیٹھنا	۱۰۲	الٰہی نعمت	۱۰۷
نادان کی دوستی، دانا کی دُشمنی	۱۰۳	نشست سُودمند ہونی چاہیئے	۱۰۷
بارگاہِ حق میں فروتنی	۱۰۳	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	۱۰۷

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
لوگوں کو ہدایت	۱۰۷	جناب لقمان اور بزم وعظ و نصیحت	۱۱۳
ہر کام کی ایک نشانی ہوتی ہے	۱۰۷	عافیت	۱۱۴
شکم پُری کا نتیجہ	۱۰۷	پانچ خصوصیات	۱۱۴
سب سے زیادہ بے نیاز اور سب سے زیادہ نیازمند	۱۰۷	مختلف قسم کے سوالات	۱۱۴
ایک سوال اور اس کا جواب	۱۰۸	دنیا و آخرت	۱۱۶
سب سے زیادہ تلخ چیز	۱۰۸	خُدا سے خوف اور اُمید	۱۱۶
سب سے بڑی مُصیبت	۱۰۸	علماء سے فیض حاصل کرو	۱۱۶
دو باتوں کی سفارش	۱۰۸	برائی کی جگہوں سے بچو	۱۱۶
حضرت داوُدؑ، جناب لقمانؑ کی خدمت میں	۱۰۸	گفتگو اور خاموشی	۱۱۶
سات باتوں میں سات ہزار فائدے	۱۰۹	مُرغ سے کمتر تو نہ بنو	۱۱۶
چھ صفتیں	۱۰۹	نفع بخش ہدایات	۱۱۷
چھ باتوں کو چھ چیزوں کی ضرورت ہے	۱۰۹	توبہ میں عجلت	۱۱۷
ایسے اُمور سے دُور رہیں	۱۱۰	اِن باتوں سے بچو	۱۱۷
ہدایت کی تین باتیں	۱۱۰	تین قسم کے لوگوں سے نرمی سے پیش آوٗ	۱۱۷
کسی کو کمتر مت سمجھو	۱۱۰	قانع اور پرہیزگار بنو	۱۱۷
ایک جامع نصیحت	۱۱۰	ان باتوں کو فراموش نہ کرنا	۱۱۷
سوال کی ذلّت	۱۱۰	موت کو یاد رکھو	۱۱۷
نزاع سے بچو	۱۱۱	ظلم کر کے خوش نہ ہونا	۱۱۸
تین نصیحتیں	۱۱۱	خدا کی قدرت یاد رکھو	۱۱۸
نامِ خُدا کا احترام	۱۱۲	خُدا کے وعدے پر اُمید رکھو	۱۱۸
دِل اور زبان	۱۱۲	ہر آنے والا دن گزشتہ سے بہتر ہو	۱۱۸
دِل زراعت گاہ ہے	۱۱۲	خدا کے فیصلوں پر راضی رہو	۱۱۸
تلخیوں پر صبر	۱۱۳	معرفت کے مواقع	۱۱۸
انسان کا جوہر	۱۱۳	چار چیزوں کے بارے میں باز پرس	۱۱۸

عنوانات	صفحہ
چار باتوں کا انتخاب	۱۱۹
عاقل اور نادان کا فرق	۱۱۹
چھ صفتیں	۱۱۹
لقمان اور ان کے فرزند	۱۱۹
ظالم کی علامتیں	۱۲۰
مسافرت کے وسائل	۱۲۰
یہ باتیں پیشِ نظر رکھو	۱۲۰
عجیب وغریب نصیحتیں	۱۲۰
گفتارِ حضرت داؤدؑ	۱۲۲
خُدا سے حضرت داؤدؑ کی گفتگو	۱۲۳
جنابِ داؤدؑ کا زبور پڑھنا	۱۲۳
جنابِ سلیمانؑ کے لیے دُعا	۱۲۴
موتِ فرزند	۱۲۴
صاحبِ ہنر کی محبوبیت	۱۲۴
بنی اسرائیل کو نصیحت	۱۲۴
جنابِ حزقیلؑ سے ملاقات	۱۲۴
شکرگزاری	۱۲۵
خُداوندِ عالم سے سوال وجواب	۱۲۵
خزانۂ خداوندی	۱۲۵
ایک عجیب داستان	۱۲۶
جنابِ داؤدؑ کے گھر میں فرشتہ موت کی آمد	۱۲۶
حضرت داؤدؑ اور میدانِ عرفات	۱۲۷
حضرت داؤدؑ اور کیڑا	۱۲۷
حضرت داؤدؑ کی مناجات	۱۲۸
حضرت داؤدؑ کی دُعا	۱۳۰
اپنے فرزند کو نصیحت	۱۳۰
حکمتِ آلِ داؤدؑ	۱۳۰
عقل مند کا فریضہ	۱۳۱
چار اوقات	۱۳۱
گفتارِ حضرت سلیمانؑ	۱۳۲
ایک تسبیح کا ثواب	۱۳۳
چڑیا کی نصیحت	۱۳۳
نیتِ خیر	۱۳۳
مخلوقاتِ الٰہی کی صدائیں	۱۳۴
پانچ برگزیدہ صفات	۱۳۵
کٹ حُجتی سے پرہیز	۱۳۵
خواہشاتِ نفسانی پر غلبہ	۱۳۵
غریبوں کے ساتھ نشست وبرخاست	۱۳۵
آپ کا مشغلہ	۱۳۵
جنابِ سلیمانؑ کا مدینہ سے گزرنا	۱۳۶
نفس پر کنٹرول	۱۳۶
عفو اور محبت	۱۳۶
گفتارِ حضرت یونسؑ	۱۳۷
گفتارِ حضرت دانیالؑ	۱۳۸

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۱۳۹	**گفتار حضرت زکریاؑ**	۱۵۰	غذا و لباس کی فکر نہ کرو
		۱۵۱	عطائے پروردگار سب سے بہتر ہے
۱۴۱	**گفتار حضرت یحییٰؑ**	۱۵۱	غصہ بیمار کر دیتا ہے
		۱۵۱	دُنیا ایک پل ہے
۱۴۱	گریۂ شدید	۱۵۱	"عالم" دین کا معالج ہوتا ہے
۱۴۱	جناب یحییٰؑ کا شیطان سے مکالمہ	۱۵۱	درخت بونے کا طریقہ
۱۴۲	ہم کھیلنے کے لیے نہیں پیدا ہوئے	۱۵۱	گوشت پکانے کا طبّی طریقہ
۱۴۲	حضرت یحییٰؑ کی قبر کے پاس سے حضرت عیسیٰؑ کا گزر	۱۵۲	علاج کے سلسلہ میں دستور
۱۴۲	گنہگار کی نصیحت	۱۵۲	کس طرح صبح کی؟ — کا جواب
۱۴۳	شیطان کا حضرت یحییٰؑ سے مکالمہ	۱۵۲	مرگِ انبوہ
		۱۵۳	احمق کا علاج مشکل ہے
۱۴۴	**گفتار حضرت عیسیٰؑ**	۱۵۴	عداوت ختم کرو
۱۴۵	حضرت عیسیٰؑ نے شادی کیوں نہیں کی؟	۱۵۴	اس شخص کا کیا کہنا
۱۴۵	بے نیازی	۱۵۴	گزشتہ و آئندہ
۱۴۵	صدقہ اور ردّ بلا	۱۵۴	قابلِ افسوس ہے
۱۴۶	حضرت عیسیٰؑ دریا کے کنارے	۱۵۴	یادِ خدا
۱۴۷	حضرت عیسیٰؑ پہاڑ کی چوٹی پر	۱۵۴	لوگوں کے عیب پر نظر مت رکھو
۱۴۷	حضرت عیسیٰؑ اور تواضع	۱۵۵	حکمت اور نرمیٔ قلب
۱۴۷	وہ شخص جس کی دُعا قبول نہیں ہوتی تھی	۱۵۵	دنیا پرستوں کو عبادت میں لذت نہیں ملتی
۱۴۸	حضرت عیسیٰؑ اور ایک مدرسہ کا اُستاد	۱۵۵	روزی میں کمی کی درخواست
۱۴۹	جو چیز اپنے لیے پسند نہ ہو	۱۵۵	موت کے لیے ہم کیوں تیار نہیں؟
۱۴۹	دُنیا سے بے التفاتی، آخرت سے وابستگی	۱۵۵	عیب جوئی سے بچیں
۱۵۰	اے فرزندِ آدم	۱۵۵	خزانہ کی حفاظت
۱۵۰	دل کا زنا	۱۵۶	توشۂ دنیا و آخرت

عنوانات	صفحہ
باہم نرمی سے پیش آنے والے	۱۵۶
لوگوں کے درمیان اصلاح کی کوشش کرو	۱۵۶
پاک دل اشخاص	۱۵۶
انکساری برتنے والے	۱۵۶
فقراء و مساکین	۱۵۶
غمزدہ ملول دل	۱۵۶
بھوکے رہنے والے	۱۵۶
پاکیزگی اختیار کرنے والے	۱۵۷
ایسے لوگ خوش قسمت ہیں	۱۵۷
کیوں دوسروں کی ملامت کرتے ہو؟	۱۵۷
بے موقع تعریف	۱۵۷
کینہ پروری کو دل سے کیوں نہیں نکالتے	۱۵۷
قبر کے مانند	۱۵۷
چراغ کے مانند	۱۵۷
علماء سے نزدیک رہو	۱۵۷
کم سخن ہونا دانائی کی علامت ہے	۱۵۸
علماء کی تعظیم کرو	۱۵۸
نعمتوں کا شکر ادا کرو	۱۵۸
عیب پوشی	۱۵۸
خودپسندی کے لیے علم نہ حاصل کرو	۱۵۹
ترکِ لذت	۱۶۰
شہوت آمیز نظر	۱۶۱
بصیرت پیدا کرو	۱۶۱
لوگوں کے عیب نہ دیکھو	۱۶۱

عنوانات	صفحہ
لوگوں کی دو قسمیں	۱۵۹
بیباک نہ بنو	۱۵۹
ان صفات کی پابندی کرو	۱۶۰
برائی کے بدلہ میں بھی احسان کرو	۱۶۰
خزانے عالمِ بالا میں محفوظ کرو	۱۶۰
خدا کی محبت یا دنیا کی دوستی	۱۶۰
لوگوں میں سب سے بُرا	۱۶۱
کس دل میں حکمت کی گنجائش ہے؟	۱۶۱
ظالم کے ہاتھوں کو روک دو	۱۶۲
گناہگار کو گناہ سے بچاؤ	۱۶۲
ظلم پر راضی نہ ہو	۱۶۲
لوگوں سے کیوں ڈرتے ہو؟	۱۶۲
پروردگار تو ایک ہی ہے	۱۶۲
موت سے کس لیے بچنا چاہتے ہو؟	۱۶۳
افسوس ایسی بندگی پر	۱۶۳
قول و فعل میں تضاد کیوں؟	۱۶۳
دل کی سختی	۱۶۳
ایسے علم سے کیا فائدہ	۱۶۴
علم حاصل کرو اور اس پر عمل کرو	۱۶۴
بندوں کی نافرمانی سے خدا کا کوئی نقصان نہیں ہے	۱۶۴
افسوس ایسی مزدوری	۱۶۵
موت نزدیک ہے	۱۶۶
موت کی تلخی	۱۶۶
علم کے مطابق عمل کرو	۱۶۶

عنوانات	صفحہ
ایمان کی شیرینی	۱۶۵
عمل سے بے توجہی نہ کرو	۱۶۶
افسوس اے دُنیا کے بندو	۱۶۶
علم سے فائدہ اٹھاؤ	۱۶۶
توبہ کرنے میں دیر نہ کرو	۱۶۶
شیطانی پھندے	۱۶۶
جھُوٹی تعریف	۱۶۷
دُنیا و آخرت کا شرف	۱۶۷
مظلوم کی عظمت	۱۶۷
حکمت کے اعتبار سے لوگوں کی قسمیں	۱۶۷
دُنیا کی محبت کا نتیجہ	۱۶۷
سب سے زیادہ فریاد کرنے والا	۱۶۸
زندہ مُردہ	۱۶۸
مُجدانہ کام	۱۶۹
قسم نہ کھاؤ	۱۶۹
خدا کا شکر ادا کرتے رہو	۱۶۹
پریشان حال شخص پر رحم کرو	۱۶۹
بُری بات کا انجام	۱۷۰
ناراض بھائی کو خوش کرنا	۱۷۰
حِلم و بُردباری	۱۷۰
ایسا جسم	۱۷۰
دِل ناپاک نہ ہونا چاہیئے	۱۷۰
چھلنی نہ بنو	۱۷۰
بُرائی سے دُور رہو	۱۷۰

عنوانات	صفحہ
دُنیا سے محبت کرنے والے	۱۷۱
راتوں کو جاگنے والے	۱۷۱
دُنیا ایک کھیتی ہے	۱۷۱
دانا و ناداں	۱۷۱
خاموشی	۱۷۱
آخرت کی خوشی	۱۷۱
اے دُنیا دارو!	۱۷۲
ایسے کیوں ہو؟	۱۷۲
بے جا تعریف	۱۷۲
دُنیا کی زندگی آخرت کی تیاری کے لیے ہے	۱۷۲
محنت کے بغیر پھل	۱۷۲
گناہ سے دُوری	۱۷۲
ایمان کی نمود	۱۷۳
حِلم و بُردباری	۱۷۳
دینی فہم و فراست	۱۷۳
خُدا پسند کا کردار	۱۷۳
حِکمت دلوں کا نُور ہے	۱۷۳
عمل کی بنیاد: خوشنودیٔ پروردگار	۱۷۳
حکمت دل کو پاک کرتی ہے	۱۷۳
نافہم سے دانائی کی بات کرنا	۱۷۴
مُردوں جیسی زندگی	۱۷۴
ایسے نہ بنو	۱۷۴
دُنیا ایک ضعیفہ کی صورت میں	۱۷۴
ایک تباہ شدہ گاؤں	۱۷۵

عنوانات	صفحہ
نصیحت حاصل کرو	١٧٥
علماء کے لیے نصیحت	١٧٥
زیادہ کھانے سے پرہیز کرو	١٧٥
دریا کی موجوں پر گھر نہ بناؤ	١٧٦
خود پسندی سے بچو	١٧٦
ایک عبادت گزار سے مکالمہ	١٧٦
خوفِ خدا اور شوقِ بہشت	١٧٦
دلوں کو خوفِ خدا سے آشنا کرو	١٧٦
یومِ حساب سے ڈرنا	١٧٦
نامحرم کو مت دیکھو	١٧٧
علم کے مطابق عمل بھی کرو	١٧٧
دُنیا ہی پیشِ نظر نہ رکھو	١٧٧
سیکھو، عمل کرو اور سکھاؤ	١٧٧
اہلِ علم دُنیا پرست نہیں ہوتے	١٧٧
مہمان کے ہاتھ دُھلانا	١٧٨
بے عمل عُلماء	١٧٨
نادان سے ادب سیکھنا	١٧٨
ترکِ شہوت	١٧٨
خاموشی اور لوگوں سے دُوری	١٧٨
دُنیا و آخرت کی محبت	١٧٨
حضرت عیسیٰؑ بیابان میں	١٧٨
خدا کی دوستی، دنیا کی دشمنی	١٧٩
تھوڑے پر راضی رہو	١٧٩
دُنیا و آخرت کی مثال	١٧٩

عنوانات	صفحہ
حضرت عیسیٰؑ کا پانی پر چلنا	١٧٩
بے عمل علماء	١٧٩
آپ کے ہمسفر کی داستان	١٨٠
عبادت کے کاموں کو مخفی رکھا کرو	١٨١
وہ شخص خوش قسمت ہے	١٨٢
ڈرنے والے، شوق رکھنے والے، چاہنے والے	١٨٢
سب سے زیادہ بلند مرتبہ شخص	١٨٢
آرزو کا اثر	١٨٢
معین رزق	١٨٣
ایک گنہ گار کی نصیحت	١٨٣
دُنیا پر تسلط	١٨٤
گنہ گاروں سے دشمنی	١٨٤
غصّہ سے دور رہو	١٨٤
ترکِ گناہ مغفرت کا سبب ہے	١٨٤
زیادہ گفتگو	١٨٤
کچھ نصیحتیں	١٨٤
ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک	١٨٥
ناممکن باتیں	١٨٥
ماضی پر افسوس نہ کرو	١٨٥
صبر سے کام لو	١٨٥
شیطان کا مالِ تجارت	١٨٥
شدید ترین چیزیں	١٨٦
اولاد سے نصیب ہونا	١٨٦
میاں بیوی کا جھگڑا	١٨٧

عنوانات	صفحہ
نادان آدمیوں سے حکمت کی بات نہ کہو	۱۸۷
معیارِ فضیلت	۱۸۷
علم، صاحبانِ علم سے سیکھو	۱۸۷
زیادہ کھانے سے پرہیز کرو	۱۸۸
سب سے زیادہ بدبخت	۱۸۸
گفتارِ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ	۱۸۹
لوگوں میں سب سے بہتر	۱۹۱
دو اعضاء	۱۹۱
تین باتوں کا خوف ہے	۱۹۱
بہترین آدمی	۱۹۱
نیت اساس و بنیاد ہے	۱۹۲
عبادت پر مجبور نہ کرو	۱۹۲
آنحضرتؐ کی راتیں	۱۹۲
شکرِ پیغمبر	۱۹۲
خوش اخلاقی	۱۹۲
خندہ پیشانی	۱۹۳
دنیا و آخرت کی بہترین صفات	۱۹۳
عفو و درگزر	۱۹۳
بہشت کی طرف رہنمائی	۱۹۳
لوگوں سے اچھے تعلقات	۱۹۳
راہِ خدا میں دوستی	۱۹۴
ایمان کے مضبوط ترین رشتے	۱۹۴
بشارت ہے اس کے لیے	۱۹۴

عنوانات	صفحہ
صلۂ رحم	۱۹۴
ماں باپ کی خدمت	۱۹۵
بندوں کو فیض پہنچانا	۱۹۵
مسافر کا فریضہ	۱۹۵
مومن کی ملاقات	۱۹۵
کسی کو خوش کرنا	۱۹۶
مسلمان بھائی کا احترام	۱۹۶
عملی سبق	۱۹۶
پیشِ پروردگار سب سے برا عمل	۱۹۶
غصہ	۱۹۷
تین قسم کے افراد	۱۹۷
بداخلاق کی توبہ	۱۹۷
بدترین اشخاص	۱۹۷
سب سے جلد ملنے والی سزا	۱۹۸
مسجد میں غیبت	۱۹۸
سب سے زیادہ شریر آدمی	۱۹۸
دوسروں کے عیب پر ہنسنا	۱۹۸
مومن کا اسلحہ	۱۹۸
دشمن سے نجات کی راہ	۱۹۸
لائقِ افسوس بزم	۱۹۹
باز پرس	۱۹۹
ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا	۱۹۹
لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک	۱۹۹
گرمیوں کی نشست	۱۹۹

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
پڑوسی کی حد	۲۰۰	چھ صفات	۲۰۴
موت بہترین ناصح ہے	۲۰۰	پیاسا حیوان	۲۰۴
فال، بدگمانی اور حسد	۲۰۰	ترکِ شہوت	۲۰۴
اسلام کا تعارف	۲۰۰	مومن اور کافر کی موت	۲۰۵
جماعت سے وابستہ رہو	۲۰۰	باعظمت آنکھیں	۲۰۵
دو باتیں	۲۰۰	بیماری، تنگدستی اور موت	۲۰۵
چار صفتیں	۲۰۱	آنحضرتؐ کی سات نصیحتیں	۲۰۵
تیر اندازی	۲۰۱	بدبختی کی علامتیں	۲۰۵
علم نہ حاصل کرنے والے	۲۰۱	ایک شخص کو نصیحت	۲۰۶
۲۳ چیزوں سے پناہ	۲۰۱	نزدیک ترین اور دور ترین	۲۰۶
چار چیزوں کے شر سے	۲۰۱	مایوسی اور لالچ	۲۰۶
ماں باپ اور قرابت داروں کا احترام	۲۰۲	خوش اخلاقی و بداخلاقی	۲۰۶
اگر چاہتے ہو کہ خدا تم سے محبت کرے	۲۰۲	قائم آل محمدؐ کا ظہور	۲۰۶
اگر نعمت کی قدر سمجھنا چاہتے ہو	۲۰۲	نیکی اور بدی	۲۰۷
عمل اور کوشش	۲۰۲	ایمانِ کامل کی علامتیں	۲۰۷
ایک معیار	۲۰۲	پیغمبر کا اعلان	۲۰۷
قول بلا عمل	۲۰۲	جہادِ اکبر	۲۰۷
رحمت کی نظر	۲۰۳	جمعہ کا تحفہ	۲۰۸
زمین	۲۰۳	امام علی رضاؑ کی زیارت کا ثواب	۲۰۸
پانچ باتوں کے نتائج	۲۰۳	ذخیرہ اندوزی کی ممانعت	۲۰۸
بہترین شخص	۲۰۳	موت کے ذکر سے غافل نہ ہوں	۲۰۸
کس کا اجر زیادہ ہے	۲۰۳	شرم و حیا اور تقسیمِ خداوندی پر راضی رہنا	۲۰۸
سات گروہ	۲۰۳	خوش اخلاقی اور خوفِ خدا	۲۰۹
رشتہ داروں کا پڑوس	۲۰۴	تسبیحاتِ اربعہ	۲۰۹

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
مسجدوں میں دُنیادی باتیں	۲۰۹	حرام نظر	۲۱۱
ملاوٹ	۲۱۰	تندرستی اور فرصت	۲۱۱
مومن ومنافق کی علامت	۲۱۰	نیکی کے خزانے	۲۱۱
جنّت کے راستے	۲۱۰	مکمّل سعادت	۲۱۱
خسارہ	۲۱۰	نہایت افسوسناک	۲۱۲
بہترین پارسائی	۲۱۰	آتشِ جہنّم سے محفوظ رہنے والی آنکھیں	۲۱۲
مُردوں کے ساتھ بیٹھنا	۲۱۰	دو طلب گار	۲۱۲
استغفار	۲۱۱	بڑھاپے میں بھی جوان	۲۱۲
صاحبِ قبر کے لیے تحفہ	۲۱۱	سب سے زیادہ معزز	۲۱۲

گفتار حضرت آدمؑ

قرآن کریم میں خالق دوجہاں نے فرمایا ہے :

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے جس نے انکار کیا، غرور میں مبتلا ہوا اور کافروں میں سے ہوگیا۔

نیکی و بدی کی صفات

منقول ہے کہ حضرت آدمؑ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں چھ اشخاص آ گئے، جن میں سے تین آدمی اُن کے داہنی طرف بیٹھ گئے، اور تین آدمی بائیں طرف۔

اُن چھ آدمیوں میں سے تین گورے تھے اور تین کالے۔

جو اشخاص گورے تھے اُن میں سے ایک سے حضرت آدمؑ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟

اُس نے کہا: عقل۔

پوچھا: کہاں رہتی ہو؟

کہا: دماغ میں۔

پھر آپؑ نے دوسرے سے پوچھا: تم کون ہو؟

اُس نے کہا: شفقت و محبّت۔

پوچھا: کہاں قیام ہے؟

کہا: دل میں۔

پھر آپ نے تیسرے سے پوچھا: تم کون ہو؟

کہا: شرم و حیا۔

پوچھا: کہاں رہتی ہو؟

کہا: آنکھوں میں۔

اِس کے بعد حضرت آدمؑ نے بائیں طرف رُخ کیا اور جو لوگ بیٹھے تھے اُن میں سے ایک سے دریافت کیا: تم کون ہو؟

کہا: تکبّر۔

پوچھا: کہاں رہتے ہو؟

کہا: دماغ میں۔

پوچھا: عقل بھی تو وہیں رہتی ہے (پھر تمہارا وہاں کیسے گزر ہوتا ہے) ؟

کہا: جب میں داخل ہو جاؤں تو وہ نکل جاتی ہے۔

پھر آپ نے دوسرے سے پوچھا: تم کون ہو ؟

کہا: حسد۔

پوچھا: کہاں رہتے ہو ؟

کہا: دل میں۔

پوچھا: محبّت بھی تو وہیں رہتی ہے (پھر تم کیسے وہاں رہتے ہو) ؟

کہا: جب میں آجاؤں تو وہ رخصت ہو جاتی ہے۔

پھر آپ نے تیسرے سے دریافت کیا: تم کون ہو ؟

کہا: لالچ۔

پوچھا: کہاں رہتی ہو ؟

کہا: آنکھوں میں۔

پوچھا: حیا بھی تو وہیں رہتی ہے (پھر وہاں تمہارا اور اُس کا ساتھ کیسے ہو سکتا ہے) ؟

کہا: جب میں آتی ہوں تو وہ چلی جاتی ہے۔

حضرت آدمؑ کی پانچ نصیحتیں

منقول ہے کہ حضرت آدمؑ نے اپنے فرزند حضرت شیثؑ کو پانچ باتوں کی وصیت فرمائی اور حکم دیا کہ بعد میں وہ بھی اپنی اولاد کو ان باتوں کی وصیت کر دیں:

(۱) ــــ (فرمایا) کہ اپنی اولاد کو بتا دینا کہ دنیا پر بھروسا نہ کریں، کیونکہ میں نے جاودانی جنّت پر بھروسا کیا تھا (کہ اب ہمیشہ یہیں رہوں گا) تو قدرت کو یہ بات پسند نہ آئی اور مجھے وہاں سے نکلنے کا حکم دے دیا گیا۔

(۲) ــــ اپنی اولاد سے کہنا کہ اپنی بیویوں کی خواہشات کے مطابق عمل نہ کریں، کیونکہ میں نے اپنی شریک حیات کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے "شجر ممنوعہ" سے پھل کھا لیا تو مجھے ندامت اُٹھانی پڑی۔

(۳) ــــ جس عمل کا بھی ارادہ کرو اُس کے انجام پر نظر رکھنا، کیونکہ اگر میں نے شجر ممنوعہ کے استعمال سے قبل اس کے انجام پر غور کر لیا ہوتا تو جو کچھ میرے ساتھ ہوا، وہ نہ ہوتا۔

(۴) ــــ جس چیز کے بارے میں دل مطمئن نہ ہو تو اُس سے پرہیز کرو، کیونکہ جس وقت میں نے "شجر ممنوعہ" سے پھل کھایا، میرے دل میں بے چینی پیدا ہوئی تھی جس کا مجھے اُس وقت احساس نہ ہوا اور بعد میں ندامت اُٹھانی پڑی۔

(۵) ــــ اپنے معاملات میں مشورہ کر لیا کرو کیونکہ اگر میں نے فرشتوں سے مشورہ کر لیا ہوتا تو میرا یہ انجام نہ ہوتا۔

کعبہ کے پاس حضرت آدمؑ کی دُعا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب آدمؑ نے خانہ کعبہ بنایا اور اُس کا طواف کیا تو زبان مبارک پہ یہ جملے تھے،

اے پالنے والے! ہر عمل کرنے والے کے لیے ایک اجر ہوتا ہے، پروردگار! میں نے بھی ایک عمل انجام دیا ہے (جس کے اجر و ثواب کا میں حقدار ہوں)۔ تو (وحی نازل ہوئی اور) آدمؑ سے دریافت کیا گیا کہ آپ اپنی حاجتیں پیش کریں تا کہ انہیں پورا کیا جائے، یہ سن کر آدمؑ نے عرض کیا،

اے پالنے والے! مجھ سے جو کوتاہی ہوئی ہے اُسے معاف فرما دے۔

جواب آیا: میں نے معاف کیا۔

حضرت آدمؑ نے پھر درخواست کی،

میرے بعد، میری اولاد کے گناہوں کو معاف کر دینا۔

جواب آیا: اے آدمؑ جس طرح تم نے میرے اِس خاص گھر کے پاس آکر اعتراف کیا ہے، تمہاری اولاد میں سے جو شخص یہاں آکر اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا، اُس کے گناہ معاف کر دوں گا۔

خانہ خدا کے پاس کھڑے ہو کر گناہوں کا اعتراف

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور مقام ملتزم کے پاس پہنچے تو جناب جبرائیلؑ نے اُن سے کہا: اِس جگہ اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کیجیے۔

تو حضرت آدم وہاں ٹھہر گئے اور بارگاہِ معبود میں عرض کی:

اے پالنے والے! ہر عمل کرنے والے کے لیے ایک اجر ہوتا ہے، میں نے بھی ایک عمل انجام دیا ہے میرے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟ تو خداوند عالم نے وحی نازل کی:

اے آدم تمہاری اولاد میں سے جو شخص بھی اِس جگہ آکر اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا اُس کے گناہ معاف کر دوں گا۔

گفتگو کم کرو

جب حضرت آدمؑ کے بیٹوں اور پھر اُن کے بچوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو (بارہا ایسا ہوتا تھا کہ) بچے اُن کے پاس باتیں کرتے رہتے تھے لیکن وہ خود خاموش رہتے تھے۔

یہ دیکھ کر بچوں نے پوچھا: اے پدر بزرگوار آپ گفتگو کیوں نہیں کرتے؟

تو فرمایا کہ جب خداوند عالم نے عرش سے مجھے زمین پر بھیجا تو مجھ سے یہ عہد و پیمان لیا کہ گفتگو کم کرو گے تو میرے جوارِ رحمت میں واپس آجاؤ گے۔

بارگاہِ معبود میں حضرت محمد مصطفٰےؐ کی عظمت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ نے شجر ممنوعہ استعمال کیا اور پھر تائب ہوئے، تو بارگاہ معبود میں عرض کی :

اے پالنے والے! میں حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا واسطہ دے کر تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم فرما۔

خداوند عالم نے آدمؑ سے دریافت کیا کہ (پہچانتے ہو) محمدؐ کون ہیں ؟

حضرت آدمؑ نے عرض کیا :

اے پالنے والے! جب تو نے مجھے پیدا کیا اور میں نے عرش کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو وہاں لکھا ہوا نظر آیا :

"خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں"

تو میں سمجھ گیا کہ تیری بارگاہ میں اِن سے زیادہ عظیم الشان کوئی اور ہستی نہیں جن کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے ـــ تو خداوند عالم نے وحی نازل کی

اے آدم! یہ آخری نبی ہوں گے، یہ تمہاری ہی نسل سے ہوں گے، اگر ان کی ذات پیش نظر نہ ہوتی تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔

بارگاہِ معبود میں پنجتن کا واسطہ

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت آدمؑ نے بارگاہ معبود میں عرض کیا

اے پالنے والے! تجھے حضرت محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کا واسطہ میری توبہ قبول فرما۔

تو خداوند نے اُن کی طرف وحی نازل کی :

اے آدمؑ! تم محمدؐ کو کس طرح پہچانتے ہو ؟

تو کہا : اے پالنے والے جب تو نے مجھے پیدا کیا اور میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو عرش پر یہ لکھا ہوا نظر آیا :

محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور علیؑ مومنین کے حاکم ہیں۔

حضرت آدمؑ کو حکم تھا کہ محنت کر کے اپنی روزی حاصل کریں

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم نے جب حضرت آدمؑ کو زمین کی طرف بھیجا تو یہ حکم بھی دیا کہ اب جبکہ جنت اور اُس کی نعمتوں سے (محروم ہو چکے ہو تو) اپنے ہاتھوں سے زراعت کرو اور محنت کر کے رزق حاصل کرو۔

حضرت آدمؑ فراق جنت کے بعد دو سال تک اُسے یاد کرتے رہے اور روتے رہے، پھر ایک ایسا طولانی سجدہ کیا کہ تین شب و روز تک سجدہ سے سر نہ اُٹھایا، پھر عرض کیا :

اے پالنے والے! کیا تو نے ہی مجھے نہیں پیدا کیا ؟

جواب آیا : بیشک میں نے ہی پیدا کیا ہے۔

پھر پوچھا: کیا تو نے ہی اپنی روح میرے جسم میں نہیں پھونکی؟
ارشاد ہوا: بیشک میں نے ہی ایسا کیا ہے۔
پھر سوال کیا: کیا تو نے اپنی جنّت میں مجھے نہیں ٹھہرایا؟
جواب آیا: یقیناً ایسا ہی ہے۔
پھر دریافت کیا، کیا تیرا غضب تیری رحمت پر غالب نہیں ہے؟
قدرت نے فرمایا: بیشک غالب ہے (لیکن) کیا تم نے (جنت میں رہتے ہوئے) صبر و شکر سے کام لیا؟
یہ سن کر حضرت آدمؑ نے عرض کیا کہ: تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو پاک و بے نیاز ہے، یقیناً میں نے اپنی ذات کے ساتھ خود ہی کوتاہی کی ہے، تو اب تُو مجھے معاف کر دے، بیشک تو غفور و رحیم ہے جس کے بعد خداوند عالم نے اُن پر رحم فرمایا اور ان کی توبہ قبول کی، بیشک وہ توبہ کو بہت قبول کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

حضرت شیثؑ کے نام حضرت آدمؑ کی وصیت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حضرت آدمؑ کی نسل اور پھر اُن کی اولاد کی نسل کے آگے بڑھنے کی کیفیت کے بارے میں دریافت کیا گیا.... پھر گفتگو یہاں تک پہنچی کہ . . .
"... تھوڑے عرصہ کے بعد حضرت آدمؑ بیمار ہوئے تو اُنہوں نے حضرت شیثؑ کو اپنے قریب بلایا اور فرمایا:
(اے نورِ نظر) میں اس وقت بیمار ہوں، میری وفات کا وقت نزدیک آچکا ہے، پروردگار عالم کا فرمان نازل ہو چکا ہے، اور اُس نے مجھ سے جن باتوں کا عہد و پیمان لیا تھا اُن میں سے یہ بھی ہے کہ میں تمہیں اپنا وصی و جانشین بناؤں اور جو کچھ میرے پاس موجود ہے اُس کا امین قرار دوں ___ تو (دیکھو) میرے سرہانے میرا وصیت نامہ موجود ہے جس میں علمی آثار بھی ہیں اور خدائے بزرگ و برتر کا نام بھی ___ جب میرا انتقال ہو جائے تو اُس صحیفہ کو اُٹھا لینا، اور خبردار کسی کو بھی اُسے دیکھنے کی اجازت نہ دینا.... البتہ جب اس تک تمہاری رسائی ہو تو اُسے (غور سے) پڑھنا، کیونکہ دین و دنیا میں تمہیں جن باتوں کی ضرورت پیش آسکتی ہے ہر بات کا تذکرہ اِس صحیفہ کے اندر موجود ہے۔
یاد رہے کہ
حضرت آدمؑ اُس صحیفہ کو جنّت سے اپنے ساتھ لائے تھے۔

حضرت آدمؑ کی نمازِ جنازہ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت قابیل نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا تو درحقیقت دو بھائیوں میں سے جو شَر تھا اُس نے خیر کو دنیا سے مٹایا۔
جس کے بعد خداوند عالم نے آدمؑ کو ایک اور بیٹا مرحمت فرمایا اور اس کا نام ہبۃ اللہ رکھا۔ جو ان کا جانشین قرار پایا۔
جب آدمؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے اپنے اس فرزند سے فرمایا:
اے ہبۃ اللہ جاؤ، جبرائیلؑ سے کہو کہ میرے والد آدمؑ تم کو سلام کہتے ہیں اور جنّت کے طعام کی فرمائش کرتے ہیں جو اُنہیں

بہت مرغوب ہے۔

چنانچہ ہبتہ اللہ (گھر سے) نکلے، اور جبرائیلؑ سے ملاقات کر کے اُن تک حضرت آدمؑ کا پیغام پہنچایا جسے سُن کر جناب جبرائیلؑ نے کہا کہ خدا تمہارے پدر بزرگوار پر رحم فرمائے۔

جبرائیلؑ کا جواب سُن کر جب ہبتہ اللہ واپس آئے تو حضرت آدمؑ انتقال فرما چکے تھے،۔۔۔ پھر آپ نے اپنے والد کی تجہیز و تکفین کا سامان کیا اور اُن کی نماز جنازہ پڑھی جس میں ۵ ، تکبیریں کہیں۔۔۔۔ ستر تکبیریں حضرت آدمؑ کے لیے اور پانچ ان کے بعد دنیا سے رُخصت ہونے والی اُن کی اولاد کے لیے!

طوفانِ نوح کی پیشین گوئی

حضرت آدمؑ نے جناب نوحؑ کی نبوّت کی پیشین گوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک پیغمبر آئیں گے جن کا نام نوحؑ ہوگا، تم میں سے جس شخص کی بھی اُن سے ملاقات ہو وہ اُن تک سلام پہنچا دے، نوحؑ کی قوم طوفان میں غرق ہو کر ہلاک ہوگی، البتہ اس تباہی سے صرف وہ لوگ بچ سکیں گے جو اُن پر ایمان لائیں گے، اُن کے قول کی تصدیق کریں گے اور اُن کے فرمان کو عملی جامہ پہنائیں گے۔

عقل، دین اور حیا کے درمیان حقِ انتخاب

حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ جبرائیلِ امینؑ حضرت آدمؑ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ کو تین چیزوں میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا اختیار دوں، ان میں سے آپ ایک چیز لے لیجئے، باقی دو چیزوں کو چھوڑ دیجئے۔

حضرت آدمؑ نے دریافت کیا کہ وہ تین چیزیں کیا ہیں؟ تو جبرائیلؑ نے کہا: عقل، حیا، اور دین۔

یہ سن کر حضرت آدمؑ نے فرمایا: میں عقل کو اختیار کرتا ہوں۔

جبرائیلؑ نے حیا اور دین سے کہا کہ اب تم لوگ واپس جاؤ تو اُن دونوں نے جواب دیا:

اے جبرائیلؑ ہم دونوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہیں رہیں جہاں عقل رہے۔

یہ سن کر جبرائیلؑ نے اُن دونوں سے کہا: جیسا چاہو کرو۔۔۔۔۔۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلے گئے۔

حضرت امام حسینؑ پر گریہ و بکا

جب جناب جبرائیلؑ نے حضرت آدمؑ کو پنجتن پاک کے نام یاد کرائے تو حالت یہ تھی کہ، جب پانچواں نام آتا تھا تو حضرت آدمؑ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے تھے اور دل میں رنج و غم کی لہریں اُٹھنے لگتی تھیں۔

اُنہوں نے جبرائیلؑ سے کہا: اے جبرائیلؑ پانچواں نام سن کر میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگتا ہے اور آنسو بہنے لگتے ہیں (اس کا کیا سبب ہے؟)

جبرائیلؑ نے کہا: یہ آپ ہی کی اولاد میں سے ہوں گے اور ان پر اتنے مصائب پڑیں گے جن کے مقابلہ میں دنیا

کی ہر مصیبت ہیچ ہوگی۔ اُنہیں غریب الوطنی کی حالت میں یکہ وتنہا اور بھوکا پیاسا شہید کیا جائے گا، اُس وقت اُن کا کوئی ناصرو مددگار نہ ہوگا۔ اے آدمؑ! اگر آپ اُس وقت تک موجود ہوتے تو دیکھتے کہ وہ کس طرح فریاد بلند کر رہے ہوں گے:

"ہائے پیاس.... ہائے مددگاروں کی کمی" (اور جدائی).... یہاں تک کہ پیاس کی شدّت کے سبب اُنہیں زمین و آسمان کے درمیان (ہر طرف) دھواں محسوس ہو رہا ہوگا۔

لیکن اُن کی فریاد کو کوئی نہیں پہنچے گا، بلکہ اُن کے استغاثہ کا جواب صرف تلواروں سے دیا جائے گا اور اُنہیں گوسفند کی طرح ذبح کر دیا جائے گا۔

اس کے بعد جبرائیلؑ اور آدمؑ (دونوں) نے اِس طرح امام حسین علیہ السلام پر گریہ کیا جس طرح وہ عورت گریہ وزاری کرتی ہے جس کا جوان فرزند مرگیا ہو۔

گفتارِ حضرت ادریسؑ

قرآن مجید میں خالق دو جہاں نے ارشاد فرمایا ہے :

اس کتاب میں ادریس کو یاد کرو جو بہت راست گو اور عظیم الشان پیغمبر تھے ، اور ہم نے انہیں مرتبۂ بلند عطا فرمایا۔

حضرت ادریسؑ کے گراں قدر ارشادات

یاد رکھو یقیناً خداوند عالم سے ڈرنا ہی سب سے بڑی حکمت اور عظیم ترین نعمت ہے (یہی) خیر کی طرف دعوت دینے والا (اہم ترین) سبب نیکی، فہم و فراست اور عقل کی گرہوں کو کھولنے والا باب ہے، خداوند عالم بندوں میں سے جس سے محبت کرتا ہے اُسے علم و حکمت سے نوازتا ہے اُس نے اپنے انبیا اور اولیا کے لیے روح القدس کو مخصوص قرار دیا، رموز و دیانت اور حقائق و حکمت کو اُن کے لیے آشکار کیا تاکہ وہ گمراہی کے راستوں سے دور اور رُشد و ہدایت کی راہ پر گامزن رہیں، اُن کے دلوں میں یہ بات جاگزیں رہے کہ پروردگار عالم کی ذات لوگوں کے احاطۂ افکار، حدود اوہام اور اُن کی نگاہوں کی رسائی سے بہت بلند ہے، حالات اُس کا حصار نہیں کر سکتے، البتہ وہ ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور جس طرح چاہتا ہے نظام کو چلاتا ہے اُس کے افعال سے روگردانی نہیں کی جاسکتی، نہ اُس کی انتہا تک پہنچا جاسکتا ہے نہ اُس کی حد بندی کی جاسکتی ہے نہ اُس کو مشورہ دیا جاسکتا ہے نہ وہ کسی سے عبرت و نصیحت حاصل کرتا ہے نہ اُسے (کنہ ذات کے اعتبار سے) سمجھا جاسکتا ہے نہ مکمل تشریح کی جاسکتی ہے، اور نہ مخلوقات میں یہ طاقت و سکت ہے کہ اُس کی سِرِّ ذات اور رازِ علم تک پہنچ سکیں۔

روزہ دار کو معلوم ہونا چاہیے

جب تم لوگ روزے شروع کرو تو اپنے نفوس کو ہر قسم کی کثافت اور رجس سے پاک کرنے کی کوشش کرو، اور خوشنودیٔ خدا کے لیے خالص اور صاف و شفاف دل سے روزہ رکھو جو ہر قسم کے بُرے افکار اور ناپسندیدہ خیالات سے پاک ہو، کیونکہ خداوند عالم اُن دلوں کو جن میں (ریا کا) شائبہ ہو اور اُن نیتوں کو جو پوری طرح خالص نہ ہوں قید کر دے گا۔

جیسا روزہ کی حالت میں تم کھانے اور پینے سے گریز کرتے ہو اسی طرح اپنے اعضا و جوارح کو (بھی) گناہوں سے روکو، کیونکہ خداوند عالم کو یہ بات پسند نہیں کہ تم روزہ میں صرف غذاؤں سے دور رہو بلکہ (وہ چاہتا ہے کہ) تم ہر قسم کی ناپسندیدہ باتوں اور جملہ برائیوں سے دور رہو۔

نماز کے بارے میں آپؑ کا ارشاد

جب نماز شروع کرو تو تمام تر توجہ اسی کی طرف مرکوز کرو۔ اپنے دل کو اُسی کی طرف مائل رکھو، خدا کی ذات سے پاک

پاکیزہ دعائیں مانگو اور اُس کے علاوہ ہر قسم کے خیال سے دل کو آزاد رکھو، خضوع و خشوع اور اطاعت و فرماں برداری کے ساتھ خداوند عالم کی بارگاہ میں اُن چیزوں کی درخواست کرو جن سے تمہاری اصلاح اور منفعت وابستہ ہو، پھر جب تم (سجدہ کے لیے) اپنا سینہ زمین کی طرف جھکاؤ اور اُس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو تو اپنے آپ کو دنیا کے افکار، برے خیالات، ناپسندیدہ افعال، حیلہ سازی کے تصورات، حرام غذا (کے اثرات) اور کینہ و سرکشی (کے جذبات) سے بہت دور رکھو!۔

گفتارِ حضرت نوحؑ

قرآن مجید میں حضرت نوحؑ کا تذکرہ متعدد جگہوں پر آیا ہے: ارشادِ قدرت ہے:

یقیناً ہم نے ہی نوح کو پیغمبر بنا کر اُن کی قوم کی طرف بھیجا، تو اُنھوں نے (قوم کے سامنے) اعلان کیا،

اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو، اُس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، مجھے تم لوگوں کے بارے میں بہت بڑے عذاب کا اندیشہ ہے۔

(یہ سن کر) اُن کی قوم کے کچھ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم تو تمہیں کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھ رہے ہیں۔ حضرت نوحؑ نے کہا:

اے قوم کے لوگو، میں گمراہ نہیں ہوں بلکہ پروردگارِ عالم کی جانب سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، تم لوگوں تک اپنے پروردگار کا حکم پہنچاتا ہوں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جن کی تمہیں کوئی خبر نہیں ہے۔

(سورۂ اعراف آیت ۵۹ تا ۶۱)

پھر دوسری جگہ فرمایا:

اور ان لوگوں کے سامنے نوح کا واقعہ بیان کرو، جب اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا: اے میری قوم کے لوگو! اگر میرا تم لوگوں کے درمیان رہنا اور آیاتِ خداوندی کے بارے میں تمہیں یاد دہانی کراتے رہنا، تمہارے لیے ناقابلِ برداشت ہے تو (اس بات سے میں دل برداشتہ نہیں ہوں گا) میرا تو اپنے خدا پر اعتماد ہے تم اپنے مقرر کردہ بتوں اور شریکوں کو ساتھ لے کر ایک متفقہ فیصلہ کر لو اور اپنے فیصلہ پر اچھی طرح غور کر لو تاکہ اُس کا کوئی پہلو تمہاری نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہے، پھر اُس فیصلہ کو میرے خلاف عمل میں لاؤ اور مجھے ہرگز مہلت نہ دو۔

تم نے اگر میری نصیحت سے منہ موڑا تو (مجھے کیا نقصان ہوگا) میں تم سے کسی اُجر کا طلب گار تو نہیں، میرا اُجر تو خداوندِ عالم کے ذمہ ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں (خدا کے آگے) سرِ تسلیم خم رکھوں اور اُس کا مسلمان (بندہ) بن کر رہوں۔

(قوم کے) لوگوں نے نوح کو جھٹلایا لیکن ہم نے اُن کو اور اُن کے ساتھ جو لوگ کشتی میں تھے اُنہیں بچا لیا اور اُنہیں زمین میں جانشینی کا منصب عطا فرمایا، اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا رہے تھے اُن سب کو غرق کر دیا، دیکھ لو جن لوگوں کو ڈرایا جا رہا تھا (اور وہ پھر بھی نہیں مان رہے تھے) اُن کا کیا انجام ہوا۔

(سورہ یونس آیت ۷۱ تا ۷۳)

ایک اور جگہ فرمایا:

اور یقیناً ہم نے ہی نوح کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا (جنھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ) بیشک میں تم لوگوں کو واضح طور پر خبردار کر رہا ہوں کہ خدا کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ ایک روز تم پر دردناک عذاب آئے گا۔

لیکن اُن کی قوم کے کافر لوگوں نے جواب دیا کہ ہماری نظر میں تم ہمارے ہی جیسے ایک آدمی ہو اور ہمیں یہ بھی دکھائی دے

رہا ہے کہ ہماری قوم کے اندر جو پست درجہ کے لوگ تھے اُنہوں نے کچھ سوچے سمجھے بغیر تمہاری پیروی اختیار کرلی ہے اور ہمیں تو تمہارے اندر کوئی فضیلت نظر نہیں آتی، بلکہ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ تم لوگ جھوٹ بول رہے ہو۔ (سورۂ ہود آیت ۲۵ تا ۲۷)

ایک اور جگہ ارشاد قدرت ہے :

(نوح نے) کہا: اے میری قوم! غور تو کرو، اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل پر قائم ہوں اور پھر اُس نے مجھ کو اپنی خاص رحمت سے بھی نواز دیا جو تمہیں نظر نہیں آتی، تو کیا میں زبردستی تم سے اپنی بات تسلیم کراؤں جبکہ تم ماننا ہی نہیں چاہتے ہو؟

اے قوم! میں تم سے کوئی مالی مدد نہیں چاہتا میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے اور میں اُن لوگوں کو دور نہیں کر سکتا جنہوں نے ایمان قبول کر لیا، یقیناً وہ اپنے پروردگار کی رضا حاصل کریں گے البتہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بے وقوفی و نادانی کر رہے ہو اور اے میری قوم یہ تو بتاؤ کہ اگر میں اِن ایمان والوں کو دھتکار دوں تو خدا کی گرفت سے مجھے کون بچا سکے گا، تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ سمجھتے ہی نہیں ہو؟

میں تم لوگوں سے یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس علم غیب ہے، نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، اور یہ بھی نہیں کہہ سکتا ہوں کہ جو لوگ تمہاری نگاہوں میں حقیر ہیں اُنہیں خداوند عالم نے کوئی بھلائی دی ہی نہیں ہے، اُن کے نفس کا حال تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اگر میں ایسا کہوں تو میں ظالموں میں سے قرار پاؤں گا۔

لوگوں نے جواب دیا، اے نوح تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت تکرار کی، بس اب تو اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب ہی لاؤ جس کی تم دھمکی دیتے رہتے ہو۔

(حضرت نوح نے) کہا، وہ تو اللہ ہی لائے گا اگر اُس نے چاہا، البتہ تم لوگ اُسے روک نہیں سکو گے، اور میں چاہوں بھی تو میری نصیحت اُس صورت میں تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی جبکہ خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہو کہ تم اپنی ضلالت ہی پر پڑے رہو بیشک وہی تمہارا پروردگار ہے اور اُسی کی بارگاہ میں تمہیں جانا ہے۔

(اے ہمارے پیغمبر) کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہ سب کچھ خود ہی گھڑ لیا ہے؟۔ اِن سے کہہ دیجئے کہ اگر میں نے بہتان باندھا ہے تو اس جرم کی ذمہ داری مجھ پر ہی ہوگی، اور وہ جرم جو تم لوگ کر رہے ہو اُس سے میں بری الذمہ ہوں۔

(سورۂ ہود آیت ۲۷ تا ۳۶)

ایک اور جگہ ارشاد خداوندی ہے :

ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو اُنہوں نے (لوگوں سے) کہا: اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اُس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟

تو اُن کی قوم کے کافروں نے جواب دیا

یہ شخص تو بس تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہے۔ اِس کی نیت یہ ہے کہ تم پر برتری حاصل کرے، اگر اللہ کسی کو بھیجنا چاہتا تو فرشتہ بھیج دیتا ــــ یہ بات تو ہم نے اپنے باپ دادا سے سنی ہی نہیں (کہ کوئی انسان پیغمبر بن کر آئے)، کچھ نہیں۔ اِس آدمی کو تو دیوانگی لاحق ہوگئی ہے، کچھ دن انتظار کرلو (شاید خود ہی ٹھیک ہو جائے)۔

(نوح نے) کہا: اے پالنے والے! یہ لوگ جو میری تکذیب کر رہے ہیں ان کے مقابلہ میں تو ہی میری مدد فرما۔

(سورۂ مومنون آیت ۲۳ تا ۲۶)

ایک اور جگہ ارشاد باری ہے ۔

ہم نے نوح کو اُن کی طرف (اس ہدایت کے ساتھ) بھیجا کہ اپنی قوم کو باخبر کردو قبل اس کے کہ اُن پر دردناک عذاب نازل ہو۔ تو اُنہوں نے کہا، اے میری قوم! میں تمہیں واضح طور پر خبردار کرتا ہوں کہ اللہ کی ہی عبادت کرو، اُس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو تو وہ تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا اور تمہیں ایک وقتِ مقرّر تک باقی رکھے گا، یاد رکھو کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت جب آئے تو اُسے ٹالا نہیں جاسکتا، کاش تمہیں اس کا علم ہوتا۔

پھر دربارگاہ معبود میں، عرض کیا: اے پالنے والے میں نے اپنی قوم کو شب و روز پکارا، مگر میری پکار نے اُن کے فرار میں اضافہ ہی کیا، اور میں نے جب اُنہیں بلایا کہ وہ میری بات سنیں اور تیری مغفرت حاصل کریں، اُنہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں، کپڑوں سے اپنے چہرے چھپالیے، اپنی روش پر اَڑ گئے اور بہت زیادہ تکبّر کیا۔

میں نے بلند آواز سے انہیں پکارا، اُنہیں علانیہ طریقہ سے بھی دعوت دی اور چپکے چپکے بھی سمجھایا (لیکن اُن پر کوئی اثر نہیں ہوا)

میں نے اُن سے کہا کہ اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی مانگ لو وہ بہت معاف کرنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے خوب بارش نازل کرے گا، تمہیں مال و اولاد سے نوازے گا، تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا، تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کے لیے تم کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے (اُسے عظمت کے ساتھ یاد نہیں کرتے) جبکہ اُسی نے تم سب لوگوں کو طرح طرح کا پیدا کیا ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان تہ بہ تہ بنائے ان میں چاند کو نور اور سُورج کو چراغ بنایا اور تمہیں زمین سے انوکھے طریقہ سے پیدا کیا، پھر اسی زمین میں تم کو واپس لے جائے گا اور بعد میں اسی کے اندر سے تمہیں یکایک نکال کھڑا کرے گا، اللہ نے ہی زمین کو تمہارے لیے فرش کی طرح بچھایا تاکہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو۔

(پھر) نوح نے عرض کی: اے میرے پروردگار! قوم نے میری بات رد کردی اور ایسے (مالداروں) کی پیروی کرلی ہے جو مال و اولاد کی زیادتی سے اور زیادہ نامراد ہو گئے ہیں، ان لوگوں نے بہت بڑے مکر کا جال پھیلا رکھا ہے، یہ (مالدار) لوگ ان سے کہتے ہیں کہ تم اپنے معبودوں: وَد، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو ہرگز نہ چھوڑنا۔

(اے پالنے والے) ان لوگوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کرلیا ہے (اے خدا) تو بھی ان ظالموں کو گمراہی کے علاوہ کسی اور چیز میں ترقی نہ دے۔

(آخرکار) اپنی خطاؤں ہی کی وجہ سے وہ لوگ غرق کردیے گئے، پھر آتش جہنم میں جھونک دیے گئے جہاں اُنہیں (عذاب) الٰہی سے بچانے والا کوئی مددگار نہیں مل سکا۔

(نوحؑ نے کہا) اے پالنے والے! ان کافروں میں سے زمین پر بسنے والے کسی کو نہ چھوڑنا، اگر تو نے انہیں چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی نسل میں جو پیدا ہوگا وہ بھی سخت کافر و بدکار ہی ہوگا۔

اے پالنے والے، مجھے، میرے والدین کو، جو شخص میرے گھر میں مومن کی حیثیت سے داخل ہو اور تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو معاف کردے اور ظالموں کے لیے ہلاکت کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔ (سورۂ نوح تا آخر)

حضرت نوحؑ کی شیطان سے ملاقات

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ نے اپنی قوم کے خلاف خداوند عالم کی بارگاہ میں دُعا کی تو شیطان نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا ،

اے نوحؑ آپ کا مجھ پر احسان ہے میں چاہتا ہوں اُس کا بدلہ اُتاروں۔

نوحؑ نے کہا: مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ تو میرے ساتھ کوئی احسان کرے۔ ہاں یہ بتا کہ تجھ پر میرا کون سا احسان ہے؟

کہنے لگا : آپؑ نے جب اپنی قوم کے لیے بددعا کی اور طوفان آیا جس نے سب کو غرق کر دیا تو کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا جس کو میں گمراہ کرسکوں، چنانچہ اب مجھے اُس وقت تک آرام کرنے کا موقع مل گیا جب تک کہ دوسری نسل جوان نہ ہوجائے۔ تاکہ پھر اُسے بہکانے میں لگ جاؤں۔

نوحؑ نے پوچھا: تم مجھے بدلہ کیا دینا چاہتے ہو؟

شیطان بولا: مجھے تین مواقع پر یاد کیجئے کیونکہ ان میں سے ہر موقع ایسا ہوتا ہے جب میں لوگوں سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہوں (۱) غصہ کے موقع پر (۲) دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کے وقت اور (۳) جب کسی عورت کے پاس اِس طرح تنہا بیٹھے ہو کہ وہاں کوئی تیسرا موجود نہ ہو۔

حضرت نوحؑ کا گھر

حضرت نوحؑ نے چار سو سال یا (بروایتِ دیگر) ایک ہزار سال تک بالوں سے بنے ہوئے ایک گھر میں زندگی گزاری، ان سے جب بھی کہا گیا اے پیغمبر خدا آپ اگر مٹی کا ایک گھر بنا لیتے اور اسی میں زندگی گزارتے (تو کیا حرج تھا)؟

تو حضرت نوحؑ ان لوگوں کو جواب دیتے تھے کہ میں تو کل دنیا سے جانے والا ہوں.. اور اسی طرح رہتے ہوئے وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

حضرت نوحؑ کی نظر میں دنیا کی زندگی

منقول ہے کہ جناب جبرئیلؑ نے حضرت نوحؑ سے کہا: اے انبیائے کرام میں سب سے زیادہ زندگی گزارنے والے! آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟

فرمایا : جیسے ایک گھر ہو جس کے دو دروازے ہوں ایک دروازہ سے میں اس میں داخل ہوا اور دوسرے دروازہ سے نکل گیا۔

حضرت نوحؑ سے شیطان کی التماس

(طوفان کے بعد) حضرت نوحؑ جب کشتی سے اُترے تو اُن کے پاس شیطان آیا اور کہنے لگا ،

زمین پر جتنے لوگ بھی ہیں اُن میں سے کسی کا مجھ پر اتنا احسان نہیں ہے جتنا آپ کا ہے، آپ نے اپنی قوم کے کافر و بدکار

لوگوں کے لیے بد دعا کر کے سب کو واصل جہنم کرا دیا جس کے بعد مجھے آرام کرنے کا موقع مل گیا، تو کیا میں آپ کو دو عمدہ باتیں یاد نہ دلاؤں :

دیکھئے کبھی حسد نہ کیجئے گا کیونکہ حسد نے ہی مجھے برباد کیا اور حرص بھی نہ کیجئے گا کیونکہ اسی نے حضرت آدمؑ کو نقصان پہنچایا۔

ملک الموت کا حضرت نوحؑ سے مکالمہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نوح دو ہزار پانچ سو برس زندہ رہے، جس میں سے آٹھ سو پچاس برس کا عرصہ وہ ہے جو بعثت سے قبل گزرا، پھر نو سو پچاس برس تک وہ قوم کو نصیحت کرتے رہے، پھر دو سو برس کشتی کی تعمیر میں صرف کئے، اور آخر میں طوفان ختم ہونے اور کشتی سے اُترنے کے بعد پانچ سو برس زندہ رہے۔ اِس مدّت میں آپ نے شہروں کو آباد کیا اور ان میں اپنی اولاد کو بسایا۔

جب مدّت پوری ہوئی اور فرشتۂ موت آیا تو حضرت نوحؑ دھوپ میں کھڑے تھے۔

ملک الموت نے سلام کیا۔

حضرت نوحؑ نے جواب سلام دیا اور پوچھا: کس لیے آئے ہو؟

کہا: قبض روح کرنے کے لیے۔

دریافت کیا: کیا اتنی مہلت ہے کہ دھوپ سے سایہ میں چلا جاؤں؟

کہا: ہاں۔

حضرت نوحؑ سایہ میں چلے گئے، پھر کہا: اے ملک الموت میں نے دنیا میں جو زندگی گزاری وہ گویا ایسی ہی تھی کہ میں دھوپ سے سایہ میں آگیا، اب جہاں چاہو مجھے لے چلو، یہ سُن کر ملک الموت نے آپ کی روح قبض کر لی۔

شیطان پر حضرت نوحؑ کا حق

ابلیس نے حضرت نوحؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے، آپ مجھ پر اعتماد کریں، میں آپ کے ساتھ خیانت نہیں کروں گا، لیکن حضرت نوحؑ کو اُس سے گفتگو کرنا اور کوئی بات دریافت کرنا ناگوار گزرا، اسی دوران خداوند عالم کی جانب سے وحی نازل ہوئی کہ آپ اِس سے بات کریں، میں اس کی زبان سے ایسی بات نکلواؤں گا جو خود اسی کے خلاف ثابت ہوگی۔

حضرت نوحؑ نے ابلیس سے کہا کہ بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو تو شیطان نے کہا کہ جب میں کسی آدمی کو بخیل، لالچی، حاسد، سرکش یا جلد باز پاتا ہوں تو جلدی سے اُسے اپنے پھندے میں گرفتار کر لیتا ہوں، پھر اگر یہ ساری صفتیں اس میں جمع ہو جائیں تو اُس کا نام "شیطان مرید" رکھ دیتا ہوں۔

پھر حضرت نوحؑ نے شیطان سے پوچھا کہ تم کس بات کو میرا بہت بڑا احسان سمجھتے ہو؟

اُس نے کہا کہ آپ نے اہل زمین کے لیے بددعا کر کے تمام گمراہ انسانوں کو واصل جہنم کر دیا اور اب مجھے ایک لمبے عرصہ تک آرام کرتے رہنے کا موقع مل گیا، ورنہ اگر آپ نے بددعا نہ کی ہوتی تو ان لوگوں کے ساتھ لمبی مدّت تک مصروف رہتا۔

صبح اور شام کے وقت حضرت نوحؑ کی دُعا

حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے ۔ حضرت نوحؑ صبح و شام یہ دعا پڑھتے تھے :
اے پالنے والے! میں تجھے گواہ قرار دے کر کہتا ہوں کہ مجھے صبح و شام دین و دنیا کی جو نعمتیں بھی نصیب ہوتی ہیں وہ صرف تیری ہی طرف سے آتی ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، اِن نعمتوں پر تیری ہی مدح کرتا ہوں، تیرا ہی شکر ادا کرتا ہوں ۔

حضرت نوحؑ اور انگور کی کاشت

حضرت امام جعفر صادقؑ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب نوحؑ کو شجر کاری کا حکم ملا تو شیطان آپؑ کے پاس آیا اور جب نوحؑ نے انگور کی کاشت کا ارادہ کیا تو کہنے لگا کہ یہ درخت میرا ہے ۔

نوحؑ نے فرمایا : غلط کہتا ہے ۔

اُس نے پوچھا : اچھا یہ بتائیے اس میں میرا کتنا حصّہ ہے ؟

فرمایا کہ : ⅔ حصّہ ۔

یہی وجہ ہے کہ اگر انگور کے شیرہ میں جوش آجائے تو جب تک ⅔ حصّہ جلا نہ دیا جائے حلال و مباح نہیں ہوتا ۔

غرور، لالچ اور حسد

جناب ابن عباس سے منقول ہے کہ ابلیس نے حضرت نوحؑ سے کہا کہ آپؑ کا مجھ پر احسان ہے جس کے عوض میں کچھ باتیں آپ کو بتاؤں گا ۔

نوحؑ نے پوچھا کہ میرا تجھ پر کیا احسان ہے ۔

کہنے لگا کہ : آپ نے اپنی قوم کے لیے بددعا کی جس کی وجہ سے اللہ نے تمام (گمراہوں) کو ہلاک کر دیا (جس کے بعد میرے پاس کوئی کام باقی نہیں رہا اس لیے مکمل آرام کر رہا ہوں، اس احسان کے عوض آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ) :

دیکھئے کبھی غرور مت کیجئے گا نہ لالچ میں آیئے گا نہ حسد کو اپنے دل میں جگہ دیجئے گا ۔

کیونکہ غرور نے ہی مجھے ورغلایا تھا کہ میں آدمؑ کو سجدہ نہ کروں جس کی وجہ سے میں کافر ہوا اور شیطان رجیم قرار دیا گیا اور لالچ ایسی چیز ہے کہ پروردگار عالم نے حضرت آدمؑ کے لیے پوری جنّت مباح قرار دی تھی صرف ایک درخت سے منع کیا تھا لیکن لالچ سبب بنی کہ اُنھوں نے اس میں سے کھا لیا (اور جنّت سے زمین پر آنا پڑا) اور جہاں تک حسد کا تعلق ہے تو قابیل نے حسد ہی کی بنا پر اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا ۔

حضرت نوحؑ نے شیطان سے دریافت کیا کہ یہ بتاؤ انسان پر تمہارا حملہ کس وقت سب سے زیادہ کارگر ہوتا ہے ؟

کہا، جب وہ غصّہ میں ہو ۔

حضرت ہودؑ کے بارے میں پیشین گوئی

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ کے انتقال کا وقت نزدیک آیا تو اپنے شیعوں کو بلا کر فرمایا :

دیکھو! عنقریب میرے بعد ایک زمانۂ غیبت ہوگا جس میں کچھ گمراہ لوگ ظاہر ہوں گے...

پھر خداوند عالم میری اولاد میں سے "ہود" نامی شخص کو قائم (آل نوحؑ) کے طور پر ظاہر کرے گا جو وجاہت، سکون ووقار اور طینتؒ سیرت میں میرے مشابہ ہوں گے۔ جب وہ ظاہر ہوں گے تو پروردگار عالم تم لوگوں کے دشمنوں کو (طوفانی) ہواؤں کے ذریعہ ہلاک کر دے گا۔

چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد لوگ مسلسل جناب ہودؑ کا انتظار کرتے رہے، یہاں تک کہ انتظار کی مدت بہت طولانی ہو گئی اور ان میں سے اکثر لوگوں کے دل پتھر جیسے ہو گئے، پھر جب ان لوگوں کا انتظار ناامیدی کی حد تک پہنچا اور لوگوں کی پریشانیاں اور آزمائشیں بہت بڑھ گئیں تو خداوند عالم نے حضرت ہودؑ کو بھیجا اور طوفانی ہواؤں کے ذریعہ سے دشمنوں کو تباہ کر دیا۔

حضرت نوحؑ کا گریہ

حضرت نوحؑ ایک چیچک زدہ کتے کے قریب سے گزرے تو بے اختیار زبان سے نکلا: یہ کیسا کتا ہے!

تو اس کتے نے (بقدرت خدا) جواب دیا: اے نوحؑ خدا نے مجھے ایسا ہی پیدا کیا ہے۔ اب اگر آپ میری صورت اس سے بہتر بنا سکتے ہیں تو بنا دیجئے۔

یہ سن کر حضرت نوحؑ کو ندامت محسوس ہوئی اور جو بات زبان سے نکلی تھی اس پر چالیس سال تک گریہ کیا۔ جس کی وجہ سے خداوند عالم نے ان کا نام "نوحؑ" (بہت رونے والے) رکھا ___ ورنہ اس سے قبل ان کا نام عبدالجبار تھا۔

گفتارِ حضرت ہودؑ

قرآن مجید میں خالق دوجہان کا ارشاد ہے

اور قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہود کو (بھیجا) جنہوں نے (فرمایا)،

اے میری قوم کے لوگو! خداوند عالم کی عبادت کرو، اُس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ہو؟

وہ لوگ جو اُن کی قوم سے تعلق رکھنے کے (باوجود) کافر تھے کہنے لگے کہ ہمیں تو یہ نظر آتا ہے کہ آپ نادانی میں مبتلا ہیں، بلکہ ہمارا گمان یہ ہے کہ آپ جھوٹے ہیں۔

اُنہوں نے فرمایا،

اے میری قوم کے لوگو! میرے اندر کوئی نادانی نہیں ہے، میں تو پروردگار عالم کی جانب سے پیغمبر بنایا گیا ہوں، تم لوگوں تک اپنے پروردگار کا پیغام پہنچا رہا ہوں اور میں تم لوگوں کے لیے امانتدار نصیحت کنندہ ہوں ــــ کیا تم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے کہ تم میں سے ایک شخص کے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے ذکر نازل ہوا، تاکہ وہ شخص تمہیں خدا سے ڈرائے!

اور اُس وقت کو یاد کرو جب حضرت نوحؑ کی قوم کے (ختم ہو جانے کے) بعد خدا نے تمہیں زمین کی خلافت بخشی اور تمہیں خلقت کے اندر وسعت عطا کی، تو اب تم لوگ خداوند عالم کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

اُن لوگوں نے کہا، کیا تم اس لیے آئے ہو کہ ہم اُن معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے آباؤ اجداد پرستش کرتے تھے، اور صرف ایک خدائے واحد کی عبادت کرنے لگیں ؟ ــــ تو اگر تم سچے ہو تو جن باتوں کی ہمیں دھمکی دیتے ہو اُنہیں پورا کرکے دکھاؤ۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا

اور قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی جناب ہودؑ کو (مبعوث کیا گیا تو) اُنہوں نے فرمایا:

اے قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو، اُس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں، اور تم جو کچھ کہتے ہو وہ محض من گھڑت بات ہے۔

اے قوم کے لوگو! میں تم لوگوں سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اُس ذاتِ (کردگار) کے ذمہ ہے جو میرا پروردگار ہے، کیا تم لوگ عقل نہیں رکھتے ؟

اے قوم کے لوگو! اپنے پروردگار سے مغفرت کی درخواست کرو، اُس سے توبہ کرو تو وہ تمہارے لیے بلندیوں سے رحمتِ فراواں نازل کرے گا اور تمہاری قوت میں اضافہ کرے گا ــــ اور خبردار جرم و معصیت کے ذریعہ اللہ سے روگردانی نہ کرو۔

اُن لوگوں نے کہا: اے ہود! تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل تو لائے نہیں اور ہم تمہارے کہنے سے نہ تو اپنے معبودوں کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ تم پر ایمان لائیں گے۔ ہم تو بس یہ کہتے ہیں کہ تمہیں ہمارے معبودوں میں سے کسی نے آسیب پہنچایا ہے۔

(حضرت ہود نے) فرمایا:

میں پروردگار عالم کو شاہد قرار دیتا ہوں اور تم لوگ بھی گواہ رہنا کہ جن چیزوں کو تم خدا کا شریک قرار دیتے ہو میں اُن سب سے

بَری اور پاک ہوں۔ تم لوگوں کے ذہن میں جتنی تدبیریں میرے خلاف ہوں سب کو کام میں لاؤ اور مجھے بالکل مہلت نہ دو (پھر دیکھو میرا کیا نقصان ہوتا ہے)؟ ___ میں خداوند عالم پر بھروسا رکھتا ہوں جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی۔ اور زمین پر جو چیزیں بھی چل رہی ہیں سب کی زمام اختیار اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ بیشک میرا پروردگار صراط مستقیم (کی طرف میری رہنمائی کرتے) والا ہے۔ اب اگر تم لوگ روگردانی کرتے ہو تو (یاد رکھو کہ) جن باتوں کا مجھے پیغام دیا گیا تھا، سب میں نے تم لوگوں تک پہنچا دی ہیں۔ تم لوگوں (کی ہلاکت) کے بعد پروردگار عالم ایک اور قوم کو تمہاری جگہ پیدا کرے گا جن کا تم لوگ کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے، یقیناً میرا پروردگار ہر شے کا محافظ اور پاسباں ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد قدرت ہے:

قومِ عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

جب اُن کے بھائی (حضرت) ہودؑ نے اُن سے فرمایا

تم لوگ ڈرتے کیوں نہیں ہو؟ میں تمہارے لیے پروردگار عالم کی جانب سے پیغام لانے والا امانتدار ہوں، للٰذا خدا سے ڈرو اور اُس کی اطاعت کرو۔

میں تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا، میرا اَجر تو صرف پروردگار عالم کے ذمہ ہے۔

کیا تم لوگ ہر جگہ ایسی بلند و بالا عمارتیں بنا رہے ہو جس میں لہو و لعب کا بازار گرم کرو، اور بڑی ٹھوس صنعت گری کر رہے ہو گویا تمہیں ہمیشہ زندہ رہنا ہے۔ اور جب ظلم و بیدادگری کی راہ پر چلتے ہو تو سرکش و جبار بن جاتے ہو۔

اللہ سے ڈرو میری بات مانو، اُس ذات (کردگار) سے ڈرو کہ جس نے تمہیں وہ (سب کچھ) دیا ہے جس کو تم خوب جانتے ہو۔ اُس نے تمہیں مویشی بھی دیے۔ اولاد بھی، باغات بھی اور چشمے بھی ___ مجھے تمہارے بارے میں قیامت کے دن کا بہت خوف ہے۔

اُن لوگوں نے جواب دیا

چاہے آپ ہمیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، ہماری حالت تو یکساں رہے گی یہ جو کچھ آپ کہتے ہیں سب پرانی باتیں ہیں، ہمیں ہرگز کوئی عذاب نہ ہوگا۔

پھر اُن لوگوں نے (اللہ کے نبی کو) جھٹلایا تو ہم نے اُن سب لوگوں کو ہلاک کر دیا، یقیناً اس میں ہماری نشانی ہے۔ ان لوگوں میں سے اکثر ایمان نہیں لائے (اور ہلاک ہوئے) بیشک تمہارا پروردگار صاحب عزت و مہربان ہے۔

گفتارِ حضرت صالحؑ

اور قومِ ثمود کی طرف (ہم نے) صالحؑ کو بھیجا، تو اُنہوں نے فرمایا:

اے قوم کے لوگو! خدا کی عبادت کرو، اُس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔

یہ "ناقہ" اللہ کی طرف سے تمہارے لیے ایک معجزہ اور اُس کی نشانی بن کر آیا ہے، اسے چھوڑ دو کہ زمین میں چرے اور رزقِ خدا کھائے، اسے ستانا نہیں ورنہ تم پر دردناک عذاب آجائے گا۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ قومِ عاد کے بعد تم ہی کو اُس نے زمین پر جانشین بنایا اور زمین میں تمہیں تمکن و اختیار سے نوازا کہ اب تم اس کی ہموار زمینوں پر محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر اپنے گھروں کو زینت دیتے ہو، تو اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھو اور زمین میں فتنہ و فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

تو اُن کی قوم کے سرکش و مغرور لوگوں نے اُن خستہ حال لوگوں سے جو ایمان لا چکے تھے، کہا کہ کیا تم لوگوں کو یقین ہے کہ صالح کو خداوند عالم نے پیغمبر بنایا ہے؟

اُن لوگوں نے کہا کہ ہم اُن کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں۔

تو مغرور لوگوں نے کہا کہ جس چیز پر تمہارا ایمان ہے ہم اُس کا انکار کرتے ہیں۔

چنانچہ اُن لوگوں نے (نبی کی تکذیب کرتے ہوئے اُن کے) ناقہ کے پیر کاٹ دیئے، اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کی اور کہنے لگے:

اے صالح اگر تم واقعاً رسول ہو تو جس (عذاب) کی دھمکی دیتے ہو اُسے لے آؤ۔

(جس کے بعد) سخت زلزلہ آیا اور وہ سب اپنے گھروں میں ہی ملیامیٹ ہو گئے۔

دوسری جگہ ارشادِ قدرت ہے:

اور ثمود کی طرف اُن ہی کی قوم سے صالح (کو بھیجا جنہوں) نے فرمایا:

اے قوم کے لوگو! خدا کی عبادت کرو، اُس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ اُسی نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور زمین میں آباد ہونے کا تمہیں موقع فراہم کیا، لہٰذا اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور توبہ کرو، بیشک میرا پروردگار نزدیک ہے اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

اُن لوگوں نے کہا:

اے صالح اِس سے پہلے تو تم سے ہماری امیدیں وابستہ تھیں۔

کیا جن معبودوں کی ہمارے آبا واجداد پرستش کرتے رہے ہیں اُن کی عبادت سے ہم لوگوں کو تم روکتے ہو؟ (لیکن جس (پروردگار) کی عبادت و اطاعت کی طرف تم بلا رہے ہو اُس کے بارے میں تو ہمیں بہت شک و شبہہ ہے

(حضرت صالحؑ نے) فرمایا:

اے قوم کے لوگو! سوچو تو سہی میں جو اپنے پروردگار کی جانب سے روشن دلیل پر قائم ہوں، اور اُس کی جانب سے مجھ پر رحمت نازل ہو رہی ہے، تو اب اگر میں اُس کی نافرمانی کرنے لگوں تو اُس کے عذاب سے مجھے کون بچائے گا، اور خود تم لوگ تو صرف میرے ضرر و نقصان ہی میں اضافہ کر سکتے ہو۔

(پھر) فرمایا:

اے قوم کے لوگو! یہ ناقہ تمہارے لیے اللہ کی نشانی ہے اِسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین پر رزق کھاتی رہے، اسے کوئی گزند نہ پہنچانا ورنہ بہت جلد عذابِ الٰہی کی گرفت میں آ جاؤ گے۔

لیکن اُن لوگوں نے (نافرمانی کی اور) ناقہ کے پیر کاٹ ڈالے تو حضرت صالحؑ نے فرمایا:

بس اب تم لوگ تین دن مزید اپنے اپنے گھروں میں عیش و آرام کی زندگی گزار لو (اس کے بعد عذاب آنے والا ہے) اور یہ وعدہ ایسا ہے جو ہرگز غلط ثابت نہ ہوگا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا:

قوم ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

جب اُن کے نبی حضرت صالحؑ نے اُن سے کہا کہ تم لوگ خدا سے کیوں نہیں ڈرتے؟

میں تمہارے لیے اللہ کی جانب سے امانتدار پیغام رساں ہوں تم خدا سے ڈرو میری بات مانو ــــ اور میں تم سے اِس کام کی کوئی اُجرت نہیں مانگتا، میرا اُجر تو پروردگار عالم کے ذمہ ہے۔

کیا جو چیزیں یہاں (دنیا میں) موجود ہیں: باغات، چشمے، کھیتیاں، کھجور کے درخت جن کی کلیاں لطیف و نازک ہوتی ہیں ان ہی میں تم لوگ اطمینان سے (ہمیشہ کے لیے) چھوڑ دیے جاؤ گے اور (اسی وجہ سے) پوری مہارت اور تکلیف کے ساتھ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر گھر بناتے ہو۔

خدا سے ڈرو اور میری بات مانو اور زیادتی کرنے والوں کی بات مت مانو جو روئے زمین پر فساد پھیلاتے ہیں اور خرابیوں کی اصلاح نہیں کرتے۔

(یہ سُن کر) وہ لوگ کہنے لگے:

تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے، تم بھی تو آخر ہمارے ہی جیسے آدمی ہو، تو اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ۔

(حضرت صالحؑ نے) فرمایا:

یہی اونٹنی (ایک معجزہ) ہے ایک باری اس کے پانی پینے کی ہے اور ایک مقررہ دن تمہارے پانی پینے کا ہے، (دیکھو) اِسے کوئی گزند نہ پہنچانا ورنہ کسی سخت دن بہت بڑے عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

لیکن ان لوگوں نے اُس ناقہ کے پیر کاٹ ڈالے پھر خود پشیمان ہو گئے اُنہیں عذاب نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ بیشک اِس

(واقعہ) میں بہت بڑی عبرت ہے، لیکن زیادہ تر لوگ ایمان لانے والے نہیں تھے، اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب اور مہربان ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے :

یقیناً ہم نے ہی قوم ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ "خدا کی عبادت کرو"۔ لیکن پھر وہ لوگ دو حصوں میں بٹ کر جھگڑا کرنے لگے۔

(جناب صالحؑ نے) فرمایا :

اے میری قوم (کے لوگو) تم لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے لیے کیوں جلدی کر رہے ہو، تم لوگ خدا کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی کیوں نہیں مانگتے ؟ ہوسکتا ہے رحمت تمہارے شامل حال ہو جائے۔

اُن لوگوں نے کہا : ہم تو تمہاری ذات اور تمہارے ساتھیوں کے وجود کو بدشگونی سمجھتے ہیں۔

(حضرت صالحؑ نے) فرمایا : تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس (محفوظ) ہے، بلکہ درحقیقت تم لوگوں کی آزمائش ہو رہی ہے۔

اور شہر میں تو بڑے آدمی تھے جو روئے زمین پر فساد پھیلا رہے تھے اور اصلاح کا کام نہیں کرتے تھے۔ اُن لوگوں نے (آپس میں) کہا کہ باہمی طور سے خدا کی قسم کھاؤ کہ ہم لوگ صالح اور اُن کے گھر والوں پر شبخون ماریں گے، پھر اُن کے (جو) والی و وارث (آئیں گے اُن) سے کہہ دیں گے کہ ہم لوگ تو ان کے گھر والوں کے قتل ہونے کے وقت موجود ہی نہیں تھے اور ہم لوگ تو بالکل سچے ہیں۔

(چنانچہ) ان لوگوں نے حیلہ تیار کیا اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی جس کی اُن لوگوں کو خبر بھی نہیں ہوئی۔ تو دیکھو کہ اُن لوگوں نے جو حیلہ کیا تھا اُس کا کیا انجام ہوا۔ ہم نے اُن کو اور ان کی پوری قوم کو ہلاک کر ڈالا۔ ـــــ اب یہ اُن کے گھر ہیں جو ان کے ظلم اور نافرمانیوں کی وجہ سے ویران پڑے ہیں۔

بیشک اس واقعہ میں واقف کار لوگوں کے لیے بہت بڑی عبرت و نصیحت ہے۔

اور ہم نے اُن لوگوں کو بچا لیا جو ایمان لائے تھے اور خدا ترس تھے۔

گفتار حضرت ابراہیمؑ

ارشادِ خداوند عالم ہے ،

اُس وقت کو یاد کرو جب حضرت ابراہیم نے اپنے (منہ بولے) باپ آزر سے کہا :
کیا تم بُتوں کو خدا مانتے ہو ؟ میں تو تمیں اور تمہاری قوم کو کُھلی ہوئی گمراہی میں دیکھتا ہوں ۔

اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا نظام دکھایا تاکہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے ہوجائیں ۔
جب رات کی تاریکی چھائی ، اور اُنہوں نے ایک ستارہ دیکھا تو کہنے لگے ،
(کیا) یہ میرا رب ہے ؟ ۔ پھر جب وہ چُھپ گیا ، تو فرمایا کہ مجھے ڈوب جانے والے پسند نہیں ۔
پھر جب چاند کو جگمگاتا ہوا دیکھا تو فرمایا (کیا) یہ میرا پروردگار ہے ؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہا کہ اگر میرا پروردگار میری ہدایت نہ کرتا تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہوجاتا ۔
پھر جب آفتاب کو روشن و تاباں دیکھا تو کہنے لگے (کیا) یہی میرا پروردگار ہے ؟ یہ تو سب سے بڑا (بھی) ہے ۔ پھر جب وہ بھی غروب ہوگیا تو فرمایا :
اے میری قوم کے لوگو ___ جن چیزوں کو تم خدا کا شریک قرار دیتے ہو میں اُن سب سے بیزار ہوں ۔

اور اُن کی قوم کے لوگ اُن سے حجت کرنے لگے تو اُنہوں نے کہا کہ کیا تم لوگ مجھ سے خدا کے بارے میں حجت کرتے ہو جس نے میری ہدایت کی ہے اور تم لوگ جن چیزوں کو اس کا شریک قرار دیتے ہو میں اُن سے نہیں ڈرتا ۔
البتہ اگر میرا خدا کچھ چاہے تو (اُسے کوئی ٹال نہیں سکتا) کیونکہ اُسے اس چیز کا بہت وسیع علم ہے ۔ کیا تم لوگ سمجھتے نہیں ہو ؟
جن چیزوں کو تم خدا کا شریک قرار دیتے ہو میں اُن سے کیونکر ڈر سکتا ہوں جبکہ تم اُس خدائے قہار سے نہیں ڈرتے جس کے ساتھ شرک کر رہے ہو ؟ جس کے بارے میں کوئی دلیل و برہان نہیں آئی ۔
(تو) ان دونوں فریقوں میں سے امن وامان کا زیادہ حقدار کون ہے ؟ اگر تم واقف کار ہو (تو خود ہی فیصلہ کرلو)
یقیناً جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور پھر اپنے ایمان کو ظلم و ستم سے آلودہ نہ کیا ، اُن ہی کے لیے امان ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں ۔

ایک اور جگہ ارشادِ ربّانی ہے ،

اس کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو جو بہت زیادہ سچے (اور بلند مرتبہ) پیغمبر تھے جب اُنہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ سے کہا :
بابا ! آپ کیوں ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں نہ دیکھتی ہیں اور نہ آپ کو کسی قسم کا فائدہ پہنچا سکتی ہیں ۔ اے بابا !

مجھے ایسا علم عطا کیا گیا ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے، للذا آپ میرے نقش قدم پر چلیں میں سیدھے راستہ کی طرف آپ کی رہنمائی کروں گا۔

اے بابا! شیطان کی عبادت نہ کریں، کیونکہ شیطان خداوند عالم کا سخت نافرمان ہے۔

بابا! مجھے ڈر ہے کہ پروردگار عالم کی جانب سے آپ پر عذاب نازل ہو جائے اور آپ شیطان کے دوست بن جائیں۔

(آذر نے) کہا: اے ابراہیم کیا تم میرے معبودوں سے روگرداں ہو؟ اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آئے تو میں تمہیں پتھروں سے ماروں گا یا پھر مجھ سے برسوں دور رہو۔

(حضرت ابراہیمؑ نے) فرمایا،

سلامت رہیں، میں اپنے پروردگار سے آپ کے لیے معافی مانگوں گا، یقیناً وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔ میں آپ سے، اور ان بتوں سے جن کی آپ پرستش کرتے ہیں دور ہوتا ہوں پروردگار عالم سے دعا کروں گا، امید ہے کہ جب میں اپنے پروردگار سے دعا مانگوں گا تو اس کی رحمت سے محروم نہیں رہوں گا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا ،

اور اس سے قبل ہی ہم نے ابراہیم کو رشد و کمال تک فائز کر دیا تھا اور ہم خوب واقف تھے ــــــ جب انہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور قوم سے کہا کہ، یہ کیسے مجسمے ہیں جن کی تم لوگ پرستش کرتے ہو؟

وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو دیکھا تھا کہ وہ ان (بتوں) کی پرستش کرتے تھے۔

تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا

اس میں کوئی شک نہیں کہ تم اور تمہارے باپ دادا سب ہی نہایت کھلی ہوئی گمراہی میں ہو۔

اُن لوگوں نے کہا کیا تمہارے پاس کوئی دلیل و برہان بھی ہے یا یوں ہی ہنسی مذاق کر رہے ہو۔

تو فرمایا کہ: تمہارا پروردگار وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے، اسی نے ان کو پیدا کیا ہے اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔

خدا کی قسم تم لوگ جب واپس پلٹ کر جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔

(چنانچہ جب وہ لوگ چلے گئے) تو آپ نے سارے بتوں کو توڑ پھوڑ دیا صرف ان میں سے جو بڑا تھا اُسے چھوڑ دیا تاکہ اسی کی طرف پلٹ کر آئیں۔

(جب ان لوگوں نے بتوں کی حالت دیکھی تو) کہنے لگے، کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ سلوک کیا، بیشک وہ ظالم ہوگا۔

اُن (کے ساتھیوں) نے کہا، ہم نے ایک جوان کا ذکر سنا ہے جو ان بتوں کے خلاف باتیں کرتا ہے اُسے ابراہیم کہتے ہیں۔

تو وہ لوگ کہنے لگے، اُسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ سب دیکھیں۔

(ابراہیمؑ جب لائے گئے تو) لوگوں نے ان سے پوچھا، اے ابراہیمؑ کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے؟

فرمایا، بلکہ ان کے بزرگ نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے وہ یہ ہے، ان ہی سے پوچھ لو اگر یہ بول سکیں۔

اُن لوگوں نے تھوڑی دیر غور کیا اور کہنے لگے، تم لوگ خود ہی ظالم ہو (کہ ان بتوں کی پرستش کرتے ہو)

پھر اُن لوگوں نے سر جھکا لیا اور (جناب ابراہیمؑ سے) کہا کہ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ بول نہیں سکتے۔ (پھر کیوں کہتے ہو کہ ان ہی سے پوچھ لو)؟

تو فرمایا: سوال یہ ہے کہ تم لوگ خداوند عالم کے بجائے اُن (بتوں) کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہیں نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان؟ ـــــ افسوس ہے تم لوگوں پر بھی اور خدا کے علاوہ جن (بتوں) کی پرستش کرتے ہو اُن پر بھی ـــــ کیا تم بالکل ہی عقل نہیں رکھتے؟

ایک اور جگہ ارشاد قدرت ہے:

اور اُن لوگوں کے سامنے جناب ابراہیم کا ذکر کرو جنہوں نے اپنے (منہ بولے) بابا اور قوم سے کہا
تم لوگ کس کی عبادت کرتے ہو؟
تو ان لوگوں نے کہا: بتوں کی، جن کی پرستش پر ہم ڈٹے ہوئے ہیں۔
حضرت ابراہیم نے دریافت کیا:
کیا جب تم لوگ انہیں پکارتے ہو تو یہ سنتے ہیں؟
یا تمہیں کوئی فائدہ پہنچاتے ہیں؟
یا کوئی نقصان پہنچاتے ہیں؟
اُن لوگوں نے کہا
(ایسا تو کچھ نہیں ہے) البتہ ہم نے اپنے آباو اجداد کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
تو ابراہیمؑ نے فرمایا
کیا تمہیں یہ بات معلوم ہے کہ جن بتوں کی تم پرستش کرتے ہو اور جن کی تمہارے آباو اجداد گزشتگان پرستش کرتے تھے، میں ان سب کا دشمن ہوں۔

صرف خدائے رب العالمین پر (ایمان رکھتا ہوں) جس نے مجھے پیدا کیا وہی میری ہدایت کرنے والا ہے۔ وہی مجھے کھلاتا پلاتا ہے، جب بیمار ہو جاؤں تو وہی شفا دیتا ہے۔ وہی مجھے موت دے گا، پھر وہی دوبارہ زندہ کرے گا اور اُسی سے اُمید ہے کہ روز قیامت میری خطائیں معاف کرے گا۔

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

اور جب ابراہیم نے کہا: اے پالنے والے! مجھے دکھا دے، تو کس طرح مردوں کو زندہ کرے گا؟
فرمایا: کیا ایمان نہیں رکھتے ہو۔
کہا: بیشک (ایمان رکھتا ہوں) لیکن چاہتا ہوں دل بیقرار کو قرار آجائے۔
ارشاد (قدرت) ہوا:
چار پرندے لو، اُنہیں ذبح کر کے اُن کے گوشت کا قیمہ بنا کر سب کو باہم مخلوط کر دو، پھر تمام پہاڑیوں پر اس میں سے تھوڑا تھوڑا حصہ رکھ دو اس کے بعد ان کو آواز دو تو یہ سب تمہارے پاس تیزی سے آئیں گے ـــــ اور یاد رکھو کہ خداوند عالم

صاحبِ قدرت بھی ہے اور صاحبِ حکمت بھی۔

حضرت ابراہیمؑ کا خلیل کے درجہ پر فائز ہونا

حضرت ابراہیمؑ ایک غیرت مند انسان تھے، جب کسی ضرورت کے تحت گھر سے باہر جاتے تھے تو دروازہ بند کر کے چابی اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔

ایک روز جب گھر سے نکلے، دروازہ بند کر کے باہر تشریف لے گئے، پھر جب واپس آئے اور دروازہ کھولا تو ایک انتہائی حسین وجمیل شخص وہاں نظر آیا۔

حضرت ابراہیمؑ کو تھوڑی جھجک محسوس ہوئی تو آپ نے اُس شخص سے دریافت فرمایا:

اے بندۂ خدا ے گھر میں تم کیسے داخل ہوئے؟

کہا: پروردگار عالم کے حکم سے۔

فرمایا: بیشک اِس گھر پر میرے پروردگار کا حق سب سے زیادہ ہے۔ لیکن تم کون ہو؟

کہا کہ میں ملک الموت ہوں۔

یہ سن کر جناب ابراہیمؑ کو ہیبت محسوس ہوئی، پوچھا:

کیا میری روح قبض کرنے آئے ہو؟

جواب دیا: نہیں (اس لیے نہیں آیا ہوں) بلکہ خداوند عالم نے اپنے ایک بندے کو اپنا دوست بنایا ہے جس کی خوشخبری دینے کے لیے آپ کے پاس آیا ہوں۔

یہ سن کر آپؑ نے پوچھا: وہ بندہ کون ہے؟ (مجھے بتاؤ) تاکہ میں ساری زندگی اس کی خدمت میں گزاروں؟

کہا: وہ آپ ہی ہیں۔

یہ سن کر حضرت ابراہیمؑ بہت خوش ہوئے اور جناب سارہ کے پاس جا کر یہ نوید سنائی کہ خداوند عالم نے انھیں خلیل بنایا ہے۔

فرشتوں کا حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہونا

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے:

جب خداوند عالم کے بھیجے ہوئے (فرشتے) جناب ابراہیمؑ کے پاس (انسانی شکل میں) آئے تو آپ نے اُن کے لیے گائے کا ایک بچھڑا بھنوا کر پیش کیا۔ اور کہا: کھاؤ۔

وہ بولے: ہم اُس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک کہ آپ ہمیں اس کی قیمت نہ بتائیں۔

(حضرت ابراہیمؑ نے) فرمایا کہ (اس کی قیمت یہ ہے کہ) جب کھانے لگیں تو کہیں: بسم اللہ ..... اور جب (کھانے سے) فارغ ہوں تو کہیں: الحمد للہ۔

یہ سن کر جناب جبرائیلؑ نے اپنے ساتھیوں کی طرف توجہ سے دیکھا، یہ چار فرشتے حضرت جبرائیلؑ کی سرکردگی میں آئے تھے

(جناب ابراہیم کا جواب سُن کر بولے ،
خدا کے لیے لازمی تھا کہ ایسے ہی بندے کو اپنا خلیل قرار دے۔

حضرت ابراہیمؑ کو جب اپنے چہرہ پر سفید بال نظر آیا

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے ،
(ایک روز) حضرت ابراہیمؑ صبح اُٹھے تو آپ کو اپنی داڑھی میں ایک سفید بال نظر آیا۔ جسے دیکھ کر آپ نے فرمایا پروردگار عالم کا شکر ہے کہ اُس نے مجھے عمر کے اس حصّہ تک پہنچایا ، اور میں نے (اس دوران) پلک جھپکنے کے برابر بھی اُس کی نافرمانی نہیں کی۔

حضرت ابراہیمؑ کا نمرود سے مناظرہ

جب نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا ، اور خداوند عالم نے اُسے خنکی و سلامتی قرار دیا ، تو نمرود نے کہا :
اے ابراہیمؑ تمہارا پروردگار کون ہے ؟
فرمایا : میرا پروردگار وہ ہے جو زندگی بھی عطا کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے۔
کہنے لگا ، میں بھی (جسے چاہوں) زندہ کرتا ہوں (جسے چاہوں) مار ڈالتا ہوں۔
حضرت ابراہیمؑ نے دریافت کیا : تم کس طرح کسی کو زندہ کرتے ہو یا کسی کو موت دیتے ہو ؟
تو کہا ، دو ایسے قیدیوں کو بلاؤں گا جو واجب القتل ہوں ، اُن میں سے ایک کو آزاد کردوں گا ایک کو قتل کردوں گا ، تو جس کو آزاد کروں اُسے (گویا) زندہ کیا اور جسے قتل کیا اُسے میں نے موت دی۔
حضرت ابراہیمؑ نے یہ سن کر فرمایا : اگر تم (اپنی اس بات میں) سچے ہو (کہ تم مارنے بھی ہو زندہ بھی کر دیتے ہو) تو جس کو قتل کیا ہے اُسے دوبارہ زندہ کرکے دکھا دو۔
(جب وہ کوئی جواب نہ دے سکا تو) پھر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا
اچھا اسے چھوڑو ، میرا پروردگار تو وہ ہے جو مشرق سے آفتاب نکالتا (اور مغرب میں غروب کرتا ہے تمہیں بھی اگر خدائی کا دعویٰ) ہے تو تم آفتاب کو مغرب کی طرف سے نکال کر دکھا دو۔
یہ سن کر نمرود مبہوت ہو گیا جیسا کہ قرآن مجید کی آیت ہے ،
فبهت الذی کفر (پس کافر مبہوت ہو گیا)

حضرت ابراہیمؑ اپنی حاجتیں بارگاہِ معبود میں پیش کرتے ہیں

جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا اور وہ اُس کے نزدیک پہنچنے والے تھے کہ جناب جبرائیلؑ آئے اور پوچھا :
اے ابراہیمؑ کسی (مدد) کی ضرورت ہے ؟

تو فرمایا : تم سے تو نہیں!

پھر (بارگاہ رب العزت میں مناجات کرتے ہوئے) فرمایا :

اے خدا، اے یکتا، اے برگزیدہ، اے وہ جس کی نہ کوئی اولاد ہے نہ خود کسی کی اولاد ہے، نہ کوئی جس کا ہمسر ہے، اپنی رحمت کے ذریعہ سے مجھے نجات عطا فرما۔

تو خداوند عالم نے وحی نازل کی : اے آگ! ابراہیمؑ کے لیے ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی (کا ذریعہ) بن جا۔

آگ میں اُترتے وقت حضرت ابراہیمؑ کی گفتگو

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

جس وقت جناب ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا (اور وہ اُس کے قریب پہنچے) تو آخری الفاظ جو آپ کی زبان پر تھے وہ یہ ہیں،

حسبی اللہ و نعم الوکیل (اللہ میرے لیے کافی ہے اور وہ بہترین نگراں ہے)

تین صفات

حضرت ابراہیمؑ سے دریافت کیا گیا

کس بات پر خداوند عالم نے آپ کو اپنا دوست بنایا (خلیل کا لقب عطا فرمایا)؟

تو کہا : تین باتوں کی وجہ سے :

(۱) میں نے اُس کے حکم کو دوسری ہر بات پر ترجیح دی۔

(۲) جس (رزق) کی خداوند عالم نے ضمانت لے رکھی ہے اُس کی کبھی فکر نہیں کی اور

(۳) کسی مہمان کے بغیر نہ دن کے وقت کھانا کھایا نہ رات کے وقت۔

حضرت ابراہیمؑ کا ملک الموت سے مکالمہ

منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ایک دن ملک الموت سے فرمایا :

اے ملک الموت! میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اُس صورت میں دیکھوں جس صورت میں تم کسی مومن کی روح قبض کرتے ہو

تو ملک الموت نے کہا،

آپ ذرا اپنا رُخ دوسری طرف موڑ لیجئے تو میں آپ کو وہ صورت پیش کرتا ہوں۔

چنانچہ رُخ موڑنے کے بعد جب دوبارہ آپ نے ملک الموت پر نظر ڈالی تو ایک حسین و جمیل گورے چٹے نوجوان کی شکل نظر آئی جس کے پورے پیکر سے روشنی کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں اور تصور سے زیادہ خوبصورت خدوخال تھے۔

یہ دیکھ کر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا :

اے ملک الموت! اگر مومن کو موت کے بعد اور کچھ نہ بھی ملے تو اس قدر حسین و جمیل پیکر کو دیکھنا ہی بڑی نعمت اور راحت ہے۔

پھر فرمایا: (اے ملک الموت) میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اس صورت میں (بھی) دیکھوں جس صورت میں تم کسی کافر کی روح قبض کرتے ہو۔
تو ملک الموت نے عرض کیا آپ برداشت نہ کر سکیں گے۔
فرمایا کہ (پھر بھی) چاہتا ہوں (کہ مجھے وہ صورت بھی دکھادو)
کہا: اچھا! ایک بار پھر (رخ موڑیے۔ (جب حضرت ابراہیمؑ نے دوسری طرف رخ موڑا تو) کہا اب دیکھیے۔
اب جو حضرت ابراہیمؑ نے ملک الموت پر نظر ڈالی تو انتہائی تاریک رات کے مانند سیاہ فام، کھجور کے درخت کی طرح لمبا تڑنگا پیکر نظر آیا، جس کے نتھنوں سے آگ اور دھواں نکل رہا تھا اور دہانہ اوپر کی طرف اٹھا ہوا تھا۔
یہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام بیہوش ہو گئے چنانچہ ملک الموت نے (وہ ڈراؤنی شکل ختم کر دی اور) اپنی اصلی صورت اختیار کر لی۔
جب جناب ابراہیمؑ کو افاقہ ہوا تو فرمایا:
اے ملک الموت! اگر کافر کو (مرنے کے بعد) کوئی اور عذاب نہ ملے تو موت کے وقت کا یہی عذاب اس کے لیے کافی ہے۔

گفتار حضرت لوطؑ

قرآن مجید میں خالق دوجہاں نے فرمایا ہے، ،

اور لوطؑ نے جب اپنی قوم (کے لوگوں) سے فرمایا کہ تم لوگ تو ایسی بدکاری میں مبتلا ہو جس کی مثال تم سے قبل پوری کائنات میں نہیں ملتی تم لوگ عورتوں کے بجائے مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو۔ یقیناً تم لوگ نہایت فاسد اور نابکار لوگ ہو۔

(ایک اور جگہ ارشاد قدرت ہے)

اور جب ہمارے فرستادہ (فرشتے) جناب لوط کے پاس آئے تو ان کو پریشانی لاحق ہوئی، اور آشفتہ خاطر ہو کر انہوں نے فرمایا کہ آج کا دن بہت سخت ہے۔

(اسی دوران) اُن کی قوم کے لوگ جس بدکاری میں پہلے سے مبتلا تھے (اسی کی خاطر) دوڑتے ہوئے اُن کے پاس آئے (اور اپنے فاسد ارادوں کا اظہار کیا)

حضرت لوطؑ نے فرمایا،

اے میری قوم کے لوگو! یہ ہماری لڑکیاں تمہارے لیے زیادہ بہتر ہیں، اللہ سے ڈرو اور مجھے اپنے مہمانوں کے سامنے شرمندہ نہ کرو، کیا تم لوگوں میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں ہے۔

یہ سن کر اُن لوگوں نے کہا ، (اے لوط) آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ کی لڑکیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے، اور ہمیں جس چیز کی خواہش ہے اُس سے بھی آپ خوب واقف ہیں۔

(حضرت لوطؑ نے) فرمایا: اے کاش تمہارا مقابلہ کرنے کی میرے پاس طاقت ہوتی، یا یہ کہ پھر میں کسی مستحکم پناہ گاہ کی طرف رُخ کروں (تاکہ اپنے ان مہمانوں کو بچا سکوں)

تو اُن (فرشتوں) نے کہا، اے لوط ہم خداوند عالم کی جانب سے بھیجے گئے ہیں (ہمیں کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا اور) یہ لوگ آپ تک نہیں پہنچ سکتے، البتہ آپ رات کے وقت ہی اپنے گھر والوں کے ساتھ یہاں سے نکل جایئے، اور آپ میں سے کوئی شخص پلٹ کر نہ آئے۔ سوائے آپ کی بیوی کے، جو اُسی عذاب میں مبتلا ہوگی جو اس قوم پر آنے والا ہے۔

ان لوگوں کے لیے (قدرت کی جانب سے) صبح کے وقت کا وعدہ کیا جا چکا ہے، کیا صبح نزدیک نہیں ہے؟

تو جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے اُس قوم کو زیر و زبر کر دیا، اُن پر سخت ہلاکت خیز پتھروں کی بارش کر دی یہ پتھر ایسے تھے جن پر پروردگار عالم کی طرف سے نشان لگائے جا چکے تھے۔ اور ظالموں کے ساتھ ایسا ہونا کوئی بعید نہیں تھا۔

ایک اور جگہ ارشاد قدرت ہے ،

قوم لوط نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا ، جب اُن ہی کی قوم کے ایک فرد حضرت لوط نے اُن سے فرمایا

تم لوگ کیوں (خدا سے) نہیں ڈرتے ؟ میں تمہارے لیے خداوند عالم کی جانب سے امانتدار پیغمبر (بناکر) بھیجا گیا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری بات مانو۔

اور میں تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا ، میرا اجر تو صرف پروردگار عالم کے ذمہ ہے۔

(کس قدر شرم کی بات ہے کہ) تم لوگ مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو اور خداوند عالم نے تمہارے لیے جو بیویاں پیدا کی ہیں اُنہیں چھوڑ رکھا ہے تم لوگ تو انتہائی نافرمان اور سرکش ہو۔

اُن لوگوں نے کہا اے لوط! اگر تم (اپنی نصیحتوں سے) باز نہ آئے تو ہم تمہیں یہاں سے نکال دیں گے۔

حضرت لوط نے فرمایا : مجھے تم لوگوں کا عمل سخت ناپسند ہے (پھر اُنہوں نے خدا کی بارگاہ میں دُعا کی)

اے پالنے والے! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے عمل (کے عذاب) سے بچالے۔

چنانچہ ہم نے لوط اور اُن کے تمام گھر والوں کو بچا لیا سوائے اُن کی بوڑھی (بیوی) کے جو پیچھے رہ گئی تھی۔

پھر باقی سب لوگوں کو ہم نے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا اُن پر (پتھروں کی) سخت بارش کی جو اُن بدبختوں کے لیے بہت بُری ثابت ہوئی . بیشک اس میں ہماری نشانی تھی لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لائے یقیناً تمہارا پروردگار صاحب حکمت بھی ہے ، اور مہربان بھی۔

گفتارِ حضرت یعقوبؑ

قرآن مجید میں خالقِ دوجہاں کا فرمان ہے :

کیا تم لوگ اُس وقت موجود تھے جب (حضرت) یعقوب کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو اُنھوں نے اپنے فرزندوں سے دریافت کیا

تم لوگ میرے بعد کس کی عبادت کروگے ؟

اُنھوں نے کہا : (خداوندِ عالم کی عبادت کریں گے جو) آپ کا بھی پروردگار ہے اور آپ کے آباؤ اجداد حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق ... سب کا ایک ہی پروردگار ہے اور ہم سب اُسی کے مطیع و فرماں بردار ہیں ۔

ستم رسیدہ لوگوں کے ساتھ بے توجہی کا نتیجہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

جب حضرت یعقوبؑ سے بنیامین رخصت ہو چکے تو فرمایا :

اے پالنے والے ! کیا تیری رحمت (خاص) میرے شامل حال نہ ہوگی میری بینائی بھی جاتی رہی اور بیٹا بھی گیا ؟

تو خداوندِ عالم نے وحی نازل کی

اگر میں نے (تمہارے) دونوں (بیٹوں) کو موت بھی دی ہوتی تو میں اُنہیں دوبارہ زندہ کر کے تم سے ملا دیتا ۔ لیکن ذرا یاد کرو (تمہاری حالت یہ ہے کہ) تم نے (ایک دفعہ) ایک بکری ذبح کی ، اُسے پکایا اور کھا لیا ، جبکہ تمہارا فلاں پڑوسی روزہ دار تھا اور تم نے اُس (بکری کے گوشت) میں سے اُسے کچھ بھی نہ دیا ۔

حضرت یوسفؑ کی حضرت یعقوبؑ کو جستجو

جناب یعقوبؑ نے اپنے نالہ سحر گاہی میں پروردگار عالم سے دُعا کی کہ ملک الموت کو بھیج دے ۔

چنانچہ ملک الموت ایک نہایت ہی حسین و جمیل انسان کی شکل میں بہترین خوشبو میں رَچے ہوئے اُن کی خدمت میں حاضر ہو گئے ۔

حضرت یعقوبؑ نے اُن کو دیکھ کر پوچھا : تم کون ہو ؟

تو جواب دیا :

میں ملک الموت ہوں ، کیا آپ نے خداوندِ عالم سے یہ درخواست نہیں کی تھی کہ میں آپ کے پاس حاضری دوں ؟

فرمایا : ہاں (درخواست کی تھی) ۔

(ملک الموت نے) دریافت کیا : اے یعقوبؑ ! کوئی حاجت درپیش ہے ؟

تو فرمایا : روحوں کے بارے میں بتاؤ کہ انہیں اکٹھا قبض کرتے ہو یا الگ الگ؟

کہا : میرے جو مددگار (فرشتے) ہیں وہ الگ الگ ارواح کو قبض کرتے ہیں، پھر سب کو اکٹھا میرے پاس پیش کرتے ہیں۔

یہ سُن کر حضرت یعقوبؑ نے فرمایا :

میں تمہیں ابراہیمؑ واسحٰقؑ و یعقوبؑ کے پروردگار کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ کیا اُن ارواح کے درمیان یوسفؑ کی روح بھی تمہارے پاس پیش کی گئی ہے۔

ملک الموت نے کہا : نہیں۔

جس سے جناب یعقوبؑ کو پتہ چلا کہ یوسفؑ زندہ ہیں۔

گفتارِ حضرت یوسفؑ

قرآن مجید میں خالقِ دوجہان کا ارشاد ہے :

جس وقت یوسف نے اپنے پدر بزرگوار سے کہا :

اے پدر بزرگوار! میں نے گیارہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کو دیکھا ہے کہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں ....

دوسری جگہ ارشادِ قدرت ہے :

(حضرت یوسف نے) کہا: اے پالنے والے! جس بات کی طرف مجھے بلایا جارہا ہے اُس کی بہ نسبت قید خانہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ (اے پالنے والے) اگر تو نے ان کی مکاریوں سے مجھے نہ بچایا تو (اندیشہ ہے کہ) میں بھی جُھک جاؤں، اور میرا شمار بھی جاہلوں میں ہونے لگے۔

ایک اور جگہ ارشادِ ربانی ہے :

(حضرت یوسفؑ نے قید خانہ میں اپنے ساتھیوں سے کہا) اے میرے قید خانہ کے ساتھیو! تم میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کے پیے ساقیٔ شراب کے فرائض انجام دے گا اور دوسرے کو پھانسی دی جائے گی (اور پھانسی کے بعد) اُسے اس طرح چھوڑ دیا جائے گا کہ) پرندے اُس کے سر (کا مغز) کھائیں گے۔

(اے قید خانہ کے ساتھیو) جس چیز کے بارے میں تم مسئلہ پوچھ رہے ہو اُس کے بارے میں حکم پروردگار نافذ ہو چکا ہے۔ اور اُن دونوں میں سے جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ رہا ہو جائے گا اُس سے حضرت یوسف نے فرمایا

اپنے بادشاہ کے پاس میرا بھی تذکرہ کرنا ____ لیکن شیطان نے اس کے ذہن سے یہ بات بُھلادی اور وہ بادشاہ سے ذکر نہ کرسکا، چنانچہ وہ کئی سال تک قید خانہ ہی میں رہے۔

خُدا سے حیا

منقول ہے کہ جب زلیخا نے حضرت یوسف کو تنہائی میں (اپنی گرفت میں) لینا چاہا تو اپنی جگہ سے اُٹھی اور اس نے اُس جگہ جو بُت رکھا تھا اُس پر ایک پردہ ڈال دیا۔

تو حضرت یوسفؑ نے فرمایا: (اے زلیخا) تم خود تو ایک پتھر سے حیا کرتی ہو (کہ گناہ کے وقت اُس کی نظر بھی نہ پڑے) اور میں خدائے قہار کی نظروں سے نہ ڈروں (اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ دیکھ رہا ہے گناہ میں مبتلا ہو جاؤں)؟

صرف خدا کی دوستی پر بھروسا

ایک شخص سے حضرت یوسفؑ کی ملاقات ہوئی تو اُس نے کہا کہ اے یوسف! قسم بخدا مجھے آپ سے محبت ہے، تو حضرت یوسفؑ نے اُس سے فرمایا :

یہ محبّت ہی ہے جس کی وجہ سے مجھے (اتنی مُصیبتیں اُٹھانی پڑیں) میرے باپ نے مجھ سے محبت کی، تو بھائیوں کو حسد پیدا ہوا اور اُنہوں نے میرے ساتھ جو کچھ سلوک کیا (وہ تمہیں معلوم ہی ہے) ——— پھر عزیزِ مصر کی ملکہ (زلیخا) نے مجھ سے محبّت کی، اور اُس کے نتیجہ میں بھی مجھے مصائب ہی برداشت کرنے پڑے (اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کے لیے قید و بند کی مصیبتیں اُٹھانی پڑیں)

میری تمنّا تو بس یہ ہے کہ مجھ سے صرف میرا پروردگار ہی محبّت کرے۔

قیدخانہ کے دروازہ پر حضرت یوسفؑ کے کلمات

حضرت یوسف علیہ السّلام نے جس قید خانہ میں زندگی گزاری اُس کے دروازہ پر مندرجہ ذیل چار جملے لکھے :

یہ اہلِ آزمائش کا گھر ہے۔

یہ زندوں کا قبرستان ہے۔

یہ دشمنوں کی شماتت گاہ ہے۔

یہ دوستوں کی تجربہ گاہ ہے۔

کنویں میں حضرت یوسفؑ کی مناجات

جس وقت حضرت یوسفؑ کنویں میں تھے، اُن کی زبان مبارک پر یہ جملے تھے :

اے ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ (اور ہم سب) کے پروردگار! میری کمزوری، کمسنی اور راہ چارہ و تدبیر کی کمی پر رحم فرما، چنانچہ اسی کے بعد وہ قافلہ پہنچا (جس نے آپ کو کنویں سے نکالا)۔

دربان کی حضرت یوسفؑ سے محبّت

حضرت امام علی رضا علیہ السّلام سے منقول ہے ،

زندان کے دربان نے حضرت یوسف سے کہا : میں آپ سے محبّت کرتا ہوں۔

تو فرمایا : مجھے محبّت ہی کے نتیجے میں یہ مصائب و آلام اُٹھانے پڑے ہیں، میری خالہ مجھ سے محبت کرتی تھیں تو اُنہوں نے مجھے (اپنے گھر والوں سے) مخفی طور پر اپنے پاس رکھ لیا ——— میرے والد ماجد نے مجھ سے محبّت کی تو میرے بھائیوں کو مجھ سے حسد پیدا ہوا (اور اُنہوں نے مجھے کنویں میں پھینک دیا) ——— پھر عزیزِ مصر کی ملکہ کو مجھ سے محبت ہو گئی، اور اس کے نتیجہ میں مجھے زندان کے اندر زندگی گزارنی پڑی۔

منقول ہے

حضرت یوسفؑ نے قید خانہ میں خداوند عالم کی بارگاہ میں عرض کی :

اے پالنے والے! میں کیوں قید خانہ کا مستحق قرار پایا۔

تو وحی نازل ہوئی

یہ تو تم نے اپنی مرضی سے اختیار کیا ہے۔ تم نے (اپنی عصمت کی حفاظت کے لیے) ہماری بارگاہ میں دعا کی تھی پالنے والے! جس (عملِ بد) کی طرف مجھے بلایا جارہا ہے اُس سے زیادہ پسندیدہ تو قید خانہ ہے۔

حضرت یوسفؑ اور زلیخا کا مکالمہ

ایک روز زلیخا نے حضرت یوسفؑ سے التجا کی کہ ذرا آنکھیں اُٹھا کر مجھے دیکھو۔

تو فرمایا : مجھے اندیشہ ہے کہ اندھا ہو جاؤں!

وہ کہنے لگی : تمہاری آنکھیں کس قدر خوبصورت ہیں!

تو فرمایا : جب میں قبر میں اُتارا جاؤں گا تو میرے چہرے کی جو چیز سب سے پہلے گر جائے گی وہ یہی آنکھیں ہیں۔

پھر کہنے لگی : تمہارے جسم کی خوشبو کتنی اچھی ہے!

تو فرمایا : اگر میری وفات کے تین دن بعد میری لاش کو سونگھو تو بھاگ کھڑی ہوگی!

زلیخا نے (التجا کرتے ہوئے) کہا :

آپ میرے نزدیک کیوں نہیں آتے؟

تو فرمایا (تم سے دور رہ کر) خداوند عالم کی قربت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

اُس نے پھر التجا کی،

میرا بستر ریشمی (نرم و ملائم) ہے اُٹھو اس پر چل کر میری خواہش پوری کرو۔

تو فرمایا : مجھے خوف ہے کہ جنت میں میرا جو حصہ ہے وہ ختم ہو جائے گا۔

کہنے لگی (اگر تم میری بات نہیں مانو گے تو تمہیں شکنجوں میں جکڑ کر رکھ دوں گی۔

تو فرمایا : خدا میری حفاظت کرے گا۔

maablib.org

گفتارِ حضرت ایوبؑ

قرآن مجید میں خالق دوجہاں کا فرمان ہے ،

اور ایوب، جنہوں نے اپنے پروردگار سے مناجات کرتے ہوئے عرض کیا۔

اے پالنے والے! میں سخت پریشانی میں مبتلا ہوں اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر مہربان ہے (مجھ پر رحم فرما)

تو ہم نے اُن کی دُعا قبول کی، اُن کی پریشانیوں کو دور کیا، اور اپنی خصوصی رحمت سے (نوازتے ہوئے) (انہیں (پہلے سے) دوگنا اہل و عیال عطا کئے، تاکہ عبادت گزار بندے (ہماری خاص رحمت کو) یاد رکھیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا ،

اور ہمارے (خاص) بندے ایوب کو یاد کرو جنہوں نے اپنے پروردگار سے التجا کی (اور کہا کہ) ،

(اے پالنے والے) شیطان نے مجھے سخت تکلیف پہنچائی (تو رحم فرما)۔

(ہم نے کہا، اے ایوب) زمین پر پیروں کو رگڑو (دیکھو) ٹھنڈے اور خوشگوار پانی کا چشمہ اُبل پڑا۔ (اس سے غسل بھی کرو اور پیو بھی)۔

(چنانچہ اُنہوں نے غسل کیا اور پیا بھی، جس سے اُن کو شفا حاصل ہوئی) اور ہم نے اُنہیں (پہلے سے) دوگنا اہل و عیال عطا کئے۔ (یہ) ہماری رحمت تھی اور صاحبان عقل کے لیے یادِ خدا کی نشانی بھی)۔

اور اپنے ہاتھ میں درخت خرما کی پتلی سی لکڑی لے کر اُس سے (آہستہ سے) اپنی بیوی کو مارو (جس کو مارنے کی تم نے قسم کھائی تھی تاکہ) قسم کی مخالفت نہ ہو۔

اور ہم نے ایوب کو صبر کا مالک پایا، وہ بہت اچھے بندے تھے جو ہمیشہ ہماری طرف توجہ رکھتے تھے۔

نُورِ حکمت

حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا :

خداوند عالم حکمت (کے پودے) کی ہر بڑے اور چھوٹے کے دل میں کاشت کرتا ہے۔ تو اگر وہ کسی شخص کو کمسنی کے عالم میں ہی صاحب حکمت بنا دے تو دوسرے صاحبان حکمت کی نظروں میں وہ اپنی کمسنی کی وجہ سے کمتر نہیں رہتا۔ بلکہ وہ لوگ بھی اس کا ادراک کرتے ہیں کہ پروردگار عالم نے اسے اپنے نور کرامت سے نوازا ہے۔

حضرت ایوبؑ سے ان کی زوجہ کی التماس

(منقول ہے کہ، حضرت ایوبؑ سے اُن کی زوجہ نے کہا،

کاش آپ دعا کرتے کہ خداوند عالم آپ کو شفا عطا کرے تو فرمایا:
افسوس (کیسی بات کرتی ہو) ــــ ہم ستر سال تک خداوند عالم کی نعمتوں سے مالا مال رہے ہیں، اب اتنا ہی عرصہ مصیبتوں پر ہم لوگوں کو صبر بھی کرنا چاہیئے۔
اِس گفتگو کو تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ اُنہیں شفا اور عافیت نصیب ہوئی۔

حضرت ایوبؑ کا خدا سے مکالمہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے ،
جب حضرت ایوبؑ نے (اپنی بیماری کے دوران) خداوند عالم کی بارگاہ میں مناجات کی تو عرض کیا،
اے پالنے والے! تو نے مجھے ایسے مرض میں کس طرح مبتلا کر دیا جس میں آج تک کسی کو مبتلا نہیں کیا تھا؟ ــ جبکہ تجھے تیری عزت و جلال کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ ،
تجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ جب بھی میرے سامنے ایسی دو باتیں آئیں جو دونوں ہی تیری عبادت و اطاعت کے مطابق تھیں تو میں نے اُن دونوں باتوں میں سے اُس بات کو اختیار کیا جس میں میرے لیے زیادہ مشقت تھی۔
خداوند عالم نے دریافت کیا:
اے ایوبؑ! یہ بتاؤ تمہیں اس کی توفیق کس نے دی تھی؟
(یہ سُن کر) حضرت ایوبؑ نے تھوڑی سی مٹی اُٹھا کر اپنے سر پر ڈالی اور کہا،
بیشک تو نے اس کی توفیق دی تھی!

زراعت کے سلسلہ میں خُدا سے دُعا

خداوند عالم نے جب حضرت ایوبؑ کو شفا و عافیت عطا کی تو اُنہوں نے بنی اسرائیل کو دیکھا کہ اپنے کھیتوں میں بیج ڈال چکے ہیں۔
تو آپؑ نے آسمان کی طرف سر اُٹھا کر عرض کیا،
اے پالنے والے! بنی اسرائیل کی کھیتی تو آباد ہے، لیکن تیرا یہ بندہ ایوب، جسے تو نے صحت و عافیت عطا کی، اس کے پاس کوئی کھیتی نہیں ہے؟
تو خداوند عالم نے وحی نازل فرمائی
اپنی زمین سے ایک مٹھی (مٹی) اُٹھایئے اور اس کو اپنی کھیتی میں ڈال دیجئے۔
حضرت ایوبؑ کی زمین شور (نمک والی تھی)، لیکن حکم خدا کے مطابق اُنھوں نے ایک مٹھی (مٹی) اٹھائی، اور اُسے کھیت کے اندر چھڑک دیا تو قدرت خدا سے اُس میں مسور کی دال پیدا ہو گئی۔

گفتارِ حضرت شعیبؑ

قرآن مجید میں خالق دوجہاں کا فرمان ہے :

اور مدین والوں کی طرف (ہم نے) شعیب کو (بھیجا) تو اُنہوں نے کہا:

اے میری قوم کے لوگو! خدا کی عبادت کرو، اُس کے علاوہ تمہارا کوئی اور پروردگار نہیں ہے، تمہارے پاس خدا کی طرف سے واضح نشانی آچکی ہے، ناپ تول پورا کیا کرو، اور لوگوں کے ساتھ کم فروشی نہ کرو۔ اور جب (قوانینِ الٰہی کے ذریعہ) زمین میں (نظم وضبط اور) اصلاح حال کی جاچکی ہے۔ تو اب تم لوگ فتنہ وفساد نہ پھیلاؤ۔

یہی بات تمہارے حق میں (بھی) بہتر ہے اگر تم ایمان قبول کرلو۔

اور ہر راستہ پر بیٹھ کر لوگوں کو دھمکی نہ دو، اور مومنین کو خدا کے راستہ سے نہ روکو، اور نہ لوگوں کو گمراہی وکجی کی طرف موڑنے کی کوشش کرو بلکہ اُس وقت کو یاد کرو جب تم تعداد میں کم تھے تو اللہ نے تمہاری تعداد بڑھادی، اور یہ بھی دیکھو کہ فساد برپا کرنے والوں کا انجام کیا ہوا !۔

(اور جناب شعیبؑ نے اپنی قوم سے یہ بھی فرمایا کہ) اگرچہ میری رسالت پر تم لوگوں کا ایک گروہ ایمان لایا ہے اور دوسرا گروہ اسے نہیں مانتا (البتہ اے ایمان والو) تم لوگ صبر کرو یہاں تک کہ خداوند عالم ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ بیشک بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

اُن کی قوم کے مغرور اور سرکش لوگ کہنے لگے

اے شعیبؑ تم بھی ہمارے ہی راستہ پر پلٹ آؤ ورنہ ہم تمہیں اور تم پر ایمان لانے والوں کو اس بستی سے نکال دیں گے!

حضرت شعیبؑ نے فرمایا:

کیا تمہاری اپنے گروہ سے نفرت کے باوجود ہم اس میں داخل ہوجائیں؟ اگر ہم نے ایسا کیا تو درحقیقت ہم خدا پر جھوٹا بہتان باندھنے والوں میں سے ہوجائیں گے، جبکہ خدا ہمیں نجات عطا کرچکا ہے۔

اور ہمارے لیے تمہاری طرف آنا ممکن ہی نہیں ہے جبتک خدا نہ چاہے بیشک ہمارے پروردگار کا علم ہر شئے سے وسیع ہے، ہم نے خدا پر ہی بھروسا کیا ہے۔

اے پالنے والے! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کو آشکار کردے اور تو یقیناً سب سے بہتر طریقہ سے حق کو آشکار کرنے والا ہے۔

.. پھر زلزلہ آیا جس نے اُنہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا اور وہ اپنے گھروں میں ہی ہلاک ہو گئے جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا وہ اس طرح تباہ ہو گئے کہ، اُن کا نشان تک باقی نہ رہا ــــ بیشک جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا وہ بہت خسارے میں رہے۔

حضرت شعیب نے اُن (ہلاک ہونے والوں) کی طرف سے منہ موڑ لیا اور قوم سے کہا ،

اے قوم! میں نے اپنے پروردگار کا پیغام تم لوگوں تک پہنچایا اور تمہارے ساتھ اخلاص و نصیحت سے پیش آیا تو اب میں (ان ہلاک ہونے والے) کافروں پر افسوس کیسے کروں ؟

ایک اور جگہ ارشادِ قدرت ہے :

اور اہلِ مدین کی طرف (ہم نے) شعیب کو بھیجا تو اُنہوں نے) فرمایا ،

اے قوم! اللہ کی عبادت کرو، خدا کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، ناپ تول میں کمی نہ کرو، مجھے اسی میں تمہاری بھلائی نظر آتی ہے۔ اور مجھے ڈر ہے (کہ اگر تم نے ظلم کا راستہ اختیار کیا تو) ایک دن سخت عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

اور اے میری قوم! چیزوں کی ناپ تول میں پورا انصاف کرو، لوگوں کو چیزیں کم تول کر مت دو اور نہ زمین میں فساد پھیلاتے پھرو۔ (یاد رکھو کہ) جس چیز کو خدا تمہارے لیے باقی رکھے وہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایمان لائے ــــ اور میں تمہارا پاسبان تو نہیں ہوں!

اُن (کی قوم کے گمراہ) لوگوں نے کہا:

اے شعیب! کیا تمہاری نماز تم سے یہ کہتی ہے کہ ہم اُن (بتوں) کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے آباؤ اجداد پرستش کرتے تھے یا یہ کہ (صرف تمہاری وجہ سے) ہم اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف نہ کریں (حالانکہ) تم تو بہت بردبار اور سمجھدار آدمی ہو۔

(حضرت شعیبؑ نے) فرمایا:

اے میری قوم! تمہاری کیا رائے ہے اگر مجھے اپنے خدا کی طرف سے واضح دلیل و برہان حاصل ہے (تو میں کیسے منہ موڑ لوں) وہی مجھے عمدہ رزق سے نوازتا ہے، اور میں جن باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں اُن میں محض ضد اور تمہاری مخالفت مقصود نہیں ہے، بلکہ میں تو جس حد تک ممکن ہو اصلاح چاہتا ہوں، اور خدا سے ہی توفیق کا اُمیدوار ہوں، اسی پر میرا بھروسا ہے اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اے میری قوم! کہیں ایسا نہ ہو کہ میری مخالفت کرنے سے تم پر بھی ویسا ہی عذاب آ جائے جیسا حضرت نوحؑ یا حضرت ہودؑ یا حضرت صالحؑ کی قوموں پر آیا ــــ اور قوم لوطؑ کا زمانہ تو تم سے بہت زیادہ دور بھی نہیں!

اپنے پروردگار سے معافی مانگو، اس کی بارگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار نہایت رحم والا اور مہربان ہے۔

وہ لوگ کہنے لگے : اے شعیبؑ! تم جو باتیں کہتے ہو اُن میں سے زیادہ تر باتیں تو ہماری سمجھ میں ہی نہیں ہیں، اور ہمارے

درمیان تمہاری حیثیت بھی معمولی نظر آتی ہے، اگر تمہارے خاندان والوں (کا پاس و لحاظ) نہ ہوتا تو ہم لوگ تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیتے، (کیونکہ) تمہاری تو کوئی عزت یا احترام ہمیں ملحوظ ہی نہیں ہے۔

(شعیبؑ نے) کہا:

اے میری قوم کے لوگو! یہ تو بتاؤ کیا میرا خاندان تمہارے نزدیک خداوند عالم سے زیادہ عزت کا حقدار ہے (کہ خاندان کا تو لحاظ کرتے ہو مگر خدا کا خیال نہیں کرتے) ؟ اُس کو پس پشت ڈالا ہوا ہے (یاد رکھو کہ) تم جو کچھ بھی کرتے ہو خدا اُس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

اے قوم! تم اپنی جگہ جو چاہو کرو میں اپنے فریضہ کو ادا کرتا رہوں گا، عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کس پر رسوا کن عذاب نازل ہوتا ہے، اور کس کی بات سچائی سے خالی ہے۔ انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔

تو جب ہمارا (حتمی) فرمان آپہنچا تو ہم نے شعیب اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والوں کو تو بچا لیا، لیکن جن لوگوں نے ظلم و نافرمانی (کا راستہ) اختیار کر رکھا تھا اُنہیں چنگھاڑتے ہوئے عذاب نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور وہ اپنے گھروں کے اندر ہی اِس طرح تباہ و برباد ہو گئے جیسے کبھی زندگانی دنیا سے بہرہ در ہوئے ہی نہیں تھے۔

یقیناً مدین والے بھی اسی طرح (رحمتِ خداوندی سے) دور ہو گئے جس طرح (اس سے قبل) قوم ثمود دور ہو چکی تھی۔

ایک اور جگہ ارشاد قدرت ہے :

اصحاب ایکہ (قوم شعیبؑ) نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا، جب شعیبؑ نے اُن سے کہا کہ :

کیا تم لوگوں کو خدا کا خوف نہیں ہے؟ میں تمہاری طرف ایک امانتدار رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں، خدا سے ڈرو اور میری بات مانو، اور میں تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف پروردگار عالم کے ذمہ ہے۔

(سامان بیچتے وقت) پورا تولو، کم فروشی نہ کرو، صحیح ترازو پر چیزوں کو وزن کرو۔ لوگوں کو (چیزیں بیچتے وقت) نقصان نہ پہنچاؤ اور رُوئے زمین پر ظلم اور فساد نہ پھیلاؤ۔

اُس ذات (پروردگار) سے ڈرو جس نے تم کو بھی پیدا کیا اور گزشتہ نسلوں کو بھی۔

(یہ سُن کر) وہ لوگ کہنے لگے تم پر تو یقیناً جادو کر دیا گیا ہے (ورنہ) تم بھی تو آخر ہم جیسے انسان ہی ہو، اور ہمارا خیال تو یہ ہے کہ تم جھوٹ بولتے ہو (کہ خود کو اللہ کا رسول کہتے ہو)۔

شعیبؑ کے دل میں خدا کی شدید محبت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے :

حضرت شعیبؑ نے خداوند عالم کی محبت میں اتنے آنسو بہائے کہ نابینا ہو گئے ____ خداوند عالم نے دوبارہ اُنہیں بینائی عطا

کی، پھر اتنا روئے کہ اندھے ہوگئے ___ تو پروردگار عالم نے تیسری مرتبہ اُن کی آنکھوں میں روشنی مرحمت فرمائی اور اُنھوں نے پھر اتنا گریہ کیا کہ آنکھوں کی روشنی جاتی رہی ___ جب چوتھی مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو خداوند عالم نے وحی کے ذریعہ سے دریافت کیا۔

اے شعیب! کب تک اس طرح کرتے رہوگے؟ ___ اگر آتش جہنم کے خوف سے ایسا کر رہے ہو تو اُس سے تو میں تمہیں اپنی پناہ میں لے چکا ہوں، اور اگر جنّت کے اشتیاق میں ایسا کرتے ہو تو وہ بھی میں نے تمہیں عطا کردی۔

(تو حضرت شعیبؑ نے) کہا،

اے پالنے والے! تو خوب جانتا ہے کہ میں نہ تو آتش جہنم کے خوف سے روتا ہوں اور نہ ہی جنت کے اشتیاق میں آنسو بہائے ہیں۔ البتہ تیری محبت میرے دل میں اس طرح راسخ ہوگئی ہے کہ اس نے مجھے بیقرار کر رکھا ہے۔

خداوند عالم کا جواب آیا، (اے شعیبؑ) ایسا ہے، تو میں عنقریب اپنے کلیم موسیٰ کو حکم دوں گا کہ تمہاری خدمت کریں۔

ناپ تول کے موجد

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے : سب سے پہلے جس ذات نے ناپ تول کے پیمانے بنائے وہ اللہ کے نبی جناب شعیبؑ ہیں، اُنھوں نے اپنے ہاتھ سے یہ پیمانے تیار کئے، جس سے لوگ چیزیں ناپتے اور تولتے تھے اور (ناپنے تولنے میں) کمی نہیں کرتے تھے البتہ بعد میں وہ لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگے جس پر (جناب شعیبؑ نے اُنہیں ڈرایا دھمکایا لیکن جب نہ مانے تو اُن پر) دردناک عذاب نازل ہوا، کہ اپنے گھروں کے اندر ہی وہ تباہ و برباد ہوگئے۔

معصیت پر احتجاج نہ کرنے کی سزا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے : خداوند عالم نے جناب شعیبؑ پیغمبر کو وحی کے ذریعہ پیغام دیا کہ تمہاری قوم کے ایک لاکھ اشخاص پر عذاب نازل ہونے والا ہے، جن میں سے چالیس ہزار تو بدکار ہیں اور ساٹھ ہزار نیک لوگ (ہلاک ہونے والے) ہیں۔

حضرت شعیبؑ نے بارگاہ معبود میں عرض کیا

پالنے والے! بدکار لوگوں پر تو (اُن کی بداعمالیوں کی وجہ سے) عذاب آئے گا، لیکن نیک لوگوں (کی ہلاکت) کا سبب کیا ہے؟

تو خداوند عالم نے جواب بھیجا

اِن (نیک لوگوں) کا قصور یہ ہے کہ انھوں نے گنہ گاروں کے ساتھ بے جا نرمی اختیار کی اور جب (اُن گنہ گاروں نے معصیت کرکے) مجھے ناراض کیا (تو اِن نیک لوگوں نے) اُن پر اپنی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔

گفتارِ حضرت موسیٰؑ

قرآن مجید میں خالقِ دوجہاں کا ارشاد ہے :

(موسیٰؑ نے) کہا: پالنے والے! میرے سینہ کو کشادہ کردے، میرے کام کو آسان بنا دے، میری زبان کی لکنت دور کردے، تاکہ یہ لوگ میری بات سمجھیں، اور میرے گھر کے لوگوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا، اُن کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کردے اُنہیں میرا شریک کار بنا دے، تاکہ ہم دونوں تیری زیادہ تسبیح کریں اور زیادہ ذکر کریں۔ یقیناً تو ہمارے حالات سے اچھی طرح باخبر ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا

یقیناً ہم نے ہی موسیٰ کو اپنے معجزات کے ساتھ فرعون اور اُس کی قوم کی طرف بھیجا جنھوں نے اُن لوگوں سے کہا کہ میں پروردگارِ عالم کی جانب سے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہوں۔
(لیکن) جب وہ اُن لوگوں کے پاس ہماری طرف سے معجزے لے کر پہنچے تو اُن لوگوں نے اُن پر ہنسنا شروع کر دیا۔

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا :

اے میری قوم! مجھے کیوں اذیت پہنچاتے ہو؟ جبکہ تم (اچھی طرح) جانتے ہو کہ میں اللہ کی طرف سے رسول بن کر تمہارے پاس آیا ہوں؟ —— (لیکن اُن لوگوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا) پھر جب اُنھوں نے کجروی اختیار کی تو اللہ نے بھی اُن کے دلوں کو اُسی کجروی پر چھوڑ دیا۔ یقیناً خداوندِ عالم بدکار لوگوں کو راہِ راست تک نہیں پہنچاتا۔

اور جب فرعون نے کہا (اے لوگو!) ہٹو میں خود ہی موسیٰ کو قتل کر دیتا ہوں تو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا:
میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ہر اُس متکبر و سرکش سے، جو قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا، پناہ چاہتا ہوں۔

پھر فرمایا

اے میری قوم کے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ میں تو تمہیں نجات کی طرف بلا رہا ہوں اور تم لوگ آتشِ جہنم کی طرف مجھے دعوت دے رہے ہو مجھ سے تقاضا کرتے ہو کہ میں خدا کا انکار کردوں اور اُن چیزوں کو اُس کا شریک قرار دوں جن کا مجھے علم نہیں —— جبکہ میں تمہیں بلا رہا ہوں اُس پروردگار کی طرف جو صاحبِ عزت بھی ہے اور صاحبِ مغفرت بھی!

(یاد رکھو کہ) تم لوگ جس چیز کی طرف مجھے بلا رہے ہو اُس کا دنیا و آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور بالآخر ہم سب کو پلٹ کر خدا کی بارگاہ میں ہی جانا ہے اور راہِ حق سے تجاوز کرنے والے واصلِ جہنم ہوں گے اُس وقت تمہیں میری باتیں یاد آئیں گی — اور میں تو اپنے معاملہ کو خدا کے سپرد کر رہا ہوں بیشک وہ بندوں کے حالات سے اچھی طرح باخبر ہے۔

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے فرمایا :

اے لوگو! خداوندِ عالم کی اُن نعمتوں کو یاد کرو جن سے اُس نے تمہیں نوازا، تمہارے اندر انبیا بھی پیدا کیے، تمہیں (حاکم و) بادشاہ بھی بنایا اور تمہیں وہ سب کچھ عطا کیا جو کائنات میں کسی کو بھی نہیں دیا تھا۔

ایک اور جگہ ارشادِ قدرت ہے :

اور جب حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے فرمایا : اے میری قوم! تم نے بچھڑے کی پرستش کر کے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے، اب اپنے پروردگار سے توبہ کرو۔

(چنانچہ لوگوں نے توبہ کی) تو خداوندِ عالم نے ان کی توبہ قبول کی، بیشک وہ توبہ کو قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اور جب موسیٰؑ میقات پر تشریف لے گئے اور پروردگار نے اُن سے گفتگو کی تو اُنہوں نے کہا :

پالنے والے! مجھے اپنے آپ کو دکھا دے۔

جواب آیا : تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے، البتہ پہاڑ کی طرف نگاہ کرو، اگر (میری تجلی کے بعد) وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہ جائے تو سمجھنا کہ تم مجھے دیکھ سکو گے۔

لیکن جب پروردگار نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو اُسے ریزہ ریزہ کر دیا اور جناب موسیٰؑ غش کھا کر گر پڑے، پھر جب ہوش آیا تو عرض کیا :

اے پالنے والے! تیری ذات پاک و بے نیاز ہے، میں توبہ کرتا ہوں اور تجھ پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔

حضرت موسیٰؑ کی خدا سے مناجات

جناب عبدالعظیم حسنی نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا :

جب خداوندِ عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، تو حضرت موسیٰؑ نے بارگاہِ معبود میں عرض کی :

اے پالنے والے! جو شخص گواہی دے میں تیرا نبی، تیرا رسول اور تجھ سے کلام کرنے والا ہوں، اُس کے لیے کیا جزا ہے؟

جواب آیا : اُس کے پاس میرے فرشتے آئیں گے اور اُسے جنت کی خوشخبری سنائیں گے۔

موسیٰؑ نے پوچھا : اے پالنے والے! جو بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر نماز ادا کرتا ہے اُس کے لیے کیا جزا ہے؟

جواب آیا : اے موسیٰؑ! ایسے بندہ کے ذریعہ میں فرشتوں کے سامنے اُس کے رکوع، سجود، قیام و قعود (ہر عمل کے ذریعہ) فخر و

مباہات کرتا ہوں اور جس بندہ کے بیسے میں فرشتوں کے سامنے فخر و مباہات کروں اُسے ہرگز عذاب نہیں کروں گا۔
موسیٰؑ نے عرض کیا:۔ اے پالنے والے! اگر کوئی شخص تیری خوشنودی کے لیے کسی مسکین کو کھانا کھلائے تو اُسے کیا جزا ملے گی؟
جواب آیا: اے موسیٰؑ! میں ایک منادی کو حکم دوں گا کہ وہ روز قیامت تمام لوگوں کے سامنے یہ اعلان کرے کہ فلاں ابن فلاں کو آتش جہنم سے آزاد کیا جا چکا ہے۔
حضرت موسیٰؑ نے پوچھا: اے پالنے والے! جو شخص صلۂ رحم کرے اُس کے لیے کیا جزا ہے؟
جواب آیا: اے موسیٰؑ! میں اُس کی زندگی بڑھا دوں گا، موت کی سختیوں کو اُس پر آسان کروں گا، اور اُسے جنت کے دربان یہ خبر سنائیں گے کہ ہماری طرف آؤ، اور جس دروازہ سے تمہارا دل چاہے جنت میں داخل ہو جاؤ۔
حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا: اے پالنے والے! اگر کوئی شخص لوگوں کی پریشانیوں کو دور کرے اور ان کے درمیان نیکیاں پھیلائے تو اُسے کیا جزا ملے گی؟
جواب آیا: اُس کے لیے قیامت کے دن جہنم کی طرف سے آواز آئے گی کہ میرا تم پر کوئی حق نہیں ہے۔
حضرت موسیٰؑ نے سوال کیا: اے پالنے والے! جو شخص زبان و دل سے تجھے یاد کرے اُس کے لیے کیا جزا ہے۔
جواب آیا: اے موسیٰؑ! ایسے شخص کو میں قیامت کے دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دوں گا اور اُسے اپنے قریب رکھوں گا۔
موسیٰؑ نے پھر دریافت کیا: اے پالنے والے! جو شخص تیرے حکمت پاروں کی مخفی طور پر بھی اور علی الاعلان بھی تلاوت کرتا ہے اُس کے لیے کون سی جزا ہے؟
جواب آیا: ایسا شخص پل صراط سے برق رفتاری سے گزر جائے گا۔
"عرض کیا: اے پالنے والے! جو شخص لوگوں کے مظالم اور اُن کے سب و شتم پر صرف تیری خوشنودی کی خاطر صبر کرے اُس کی جزا کیا ہے؟
جواب آیا: میں روز قیامت کی سختیوں کے مقابلہ میں اُس کی مدد کروں گا۔
.. پھر عرض کیا: اے پالنے والے! جو شخص تیرے خوف سے روئے اُس کے لیے کیا جزا ہے؟
جواب آیا: میں اُس کے چہرہ کو آتش جہنم سے محفوظ رکھوں گا اور سخت پریشانی کے دن اُسے امن و عافیت عطا کروں گا۔
پھر سوال کیا: اے پالنے والے! جو شخص صرف تجھ سے حیا کرتے ہوئے خیانت کو ترک کرے اُس کو کیا جزا ملے گی؟
جواب آیا: اُس کے لیے قیامت کے دن امن و امان ہوگا۔
پھر دریافت کیا: جو شخص تیرے اطاعت گزار بندوں سے محبت کرے! اُس کے لیے کیا جزا ہے؟
جواب آیا: میں اُس کے لیے آگ کو حرام قرار دوں گا۔
پھر پوچھا: اے پالنے والے! جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کر دے اُس کی سزا کیا ہے؟
جواب آیا: روز قیامت اُسے میری رحمت نصیب نہیں ہوگی اور اُس کی کوئی خطا معاف نہیں کروں گا۔
موسیٰؑ نے عرض کیا: اے پالنے والے! اگر کوئی شخص کسی کافر کو مسلمان بنا دے تو اُس کے لیے کیا جزا ہے؟
جواب آیا: میں اُسے قیامت کے دن اجازت دوں گا کہ جس کی چاہے شفاعت کرے۔
پھر عرض کیا: جو شخص تمام نمازیں مقررہ اوقات میں پڑھتا ہے اُس کو کیا جزا ملے گی؟

جواب آیا: میں اُس کی تمنائیں پوری کروں گا اور جنت میں اُسے کشادہ جگہ عطا کروں گا۔

پھر سوال کیا: اے پالنے والے! جو تیری ذات کو پیش نظر رکھتے ہوئے باوضو رہتا ہے اُس کی جزا کیا ہے؟

جواب آیا: قیامت کے دن اس طرح اُٹھے گا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور جگمگا رہا ہوگا۔

دریافت کیا: پالنے والے! جو شخص تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ماہ رمضان المبارک میں روزہ رکھے اُس کی کیا جزا ہے؟

جواب آیا: اے موسیٰ! قیامت کے دن اُسے ایسی جگہ رکھوں گا جہاں کسی قسم کا خوف نہ ہوگا۔

پھر سوال کیا: پالنے والے! اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں روزہ تو رکھے مگر اُس کی نیت لوگوں کو صرف دکھانا ہو تو اُسے کیا بدلہ ملے گا؟

تو جواب آیا کہ اُس کو وہی بدلہ دیا جائے گا جو روزہ نہ رکھنے والوں کے لیے ہے۔

خداوند عالم سے حضرت موسیٰ ع کی التماس

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا:

حضرت آدم ع کس طرح اس بات پر قادر ہوئے کہ تیرے احسانات کا شکریہ ادا کریں، تو نے اُنہیں اپنے دست قدرت سے بنایا، اُن کے اندر اپنی خاص روح پھونکی، اپنی جنت میں اُن کو ٹھہرایا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ اُنہیں سجدہ کریں (تیری اس قدر زیادہ نعمتوں کا اُنہوں نے کیونکر شکر ادا کیا)؟

تو خداوند عالم نے فرمایا:

آدم کو یقین تھا کہ یہ سب میرے ہی احسانات ہیں تو اُنہوں نے میری حمد و ثنا کی، یہی حمد و ثنا میرے احسانات کا شکریہ قرار پائی۔

شیطان کی حضرت موسیٰ ع سے ملاقات

منقول ہے: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں ابلیس ملعون پہنچ گیا، جس کے سر پر بہت لمبی سی ٹوپی تھی جس میں انواع و اقسام کے رنگ تھے، جب وہ نزدیک آیا تو اُس نے ٹوپی اُتار کر رکھ دی، پھر آگے بڑھا اور سلام کیا تو حضرت موسیٰ ع نے دریافت کیا:

تم کون ہو؟

کہا: میں ابلیس ہوں۔

حضرت موسیٰ ع نے فرمایا: خدا تجھے موت دے، یہاں کیوں آیا ہے؟

کہنے لگا: خداوند عالم کی بارگاہ میں آپ کو جو عظمت و منزلت حاصل ہے اُس کے پیش نظر آپ کو سلام کرنے آیا ہوں۔

حضرت موسیٰ ع نے فرمایا: تم اپنے سر پر کیا چیز رکھے ہوئے تھے (جسے اُتار کر آئے ہو)؟

کہا: اس کے ذریعہ فرزندان آدم کے دل کو فریب دیتا ہوں۔

حضرت موسیٰ ع نے دریافت کیا: وہ کون سی بات ہے جو اگر انسان کے اندر پیدا ہو جائے تو تم اُس پر حاوی ہو جاتے ہو؟

تو جواب دیا : جب وہ خود پسندی میں مبتلا ہو جائے، اپنے عمل کو بہت (زیادہ) سمجھنے لگے اور اپنے گناہوں کو بھول جائے۔

پھر (خود ہی) کہنے لگا :

میں آپ کو تین باتوں سے ڈراتا ہوں : ــــ ۱۔ کبھی کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہا نہ بیٹھئے، کیونکہ اگر انسان کسی بھی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھے تو میں وہاں پہنچ جاتا ہوں اور اُس شخص کو اس عورت کے بارے میں ورغلانے کی کوشش کرتا ہوں۔ ۲۔ یہ کہ جب بھی خدا سے کوئی وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں ــــ ۳۔ یہ کہ جب بھی صدقہ نکالیں، اُسے حقدار تک پہنچادیں، کیونکہ اگر کوئی شخص صدقہ نکالے اور حقدار تک نہ پہنچائے تو میں اُس کے پاس پہنچ کر اتنی رکاوٹ ڈالتا ہوں کہ صدقہ کا مال حقدار تک نہ پہنچنے پائے۔

یہ باتیں کرنے کے بعد ابلیس وہاں سے روانہ ہوگیا اور (غفلت میں اُس کی زبان سے جو سچی اور اچھی باتیں نکل گئی تھیں اُن پر پشیمان ہو کر) یہ کہتا ہوا گیا

افسوس، موسیٰؑ کو اُن باتوں کا پتہ چل گیا جن سے وہ فرزندان آدم کو ہوشیار کردیں گے۔

تین صفات

منقول یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار سے مناجات کی غرض سے تیزی سے چلے، تو اُنہوں نے عرش کے سایہ میں ایک شخص کو دیکھا تو اُس کی منزلت دیکھ کر آپؑ کو مسرت آمیز حیرت ہوئی، اور فرمایا کہ یقیناً یہ شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں معزز و محترم ہے ــــ چنانچہ آپؑ نے خداوند عالم سے دُعا کی کہ اس شخص کے نام سے آگاہ فرما۔

تو قدرت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نام نہیں بتایا البتہ فرمایا کہ میں تمہیں اس کی تین خوبیوں سے باخبر کرتا ہوں،

۱ : خداوند عالم نے بندوں کو جو نعمتیں دی ہیں، اُن کی وجہ سے یہ شخص لوگوں سے حسد نہیں کرتا تھا۔ ۲۔ اس نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہیں کی۔ اور ۳ : یہ شخص کسی کی چغلخوری نہیں کرتا تھا۔

محبتِ دنیا کا نتیجہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے (تو دیکھا) کہ وہ رو رہا ہے (آپؑ آگے بڑھ گئے) جب واپس آئے تو دیکھا کہ (ابھی تک رو رہا ہے۔

یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ معبود میں عرض کیا :

اے پالنے والے! تیرا یہ بندہ تیرے ہی خوف سے رو رہا ہے۔

قدرت کا ارشاد ہوا : اے موسیٰ اگر یہ روتے روتے آنسوؤں کے ساتھ ساتھ اپنا مغز بھی بہا دے، اور (مناجات کے لیے) اپنے ہاتھوں کو (اتنی دیر) اُٹھائے رکھے کہ اس کے ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی میں اسے اپنی مغفرت سے نہیں نوازوں گا، کیونکہ یہ دنیا پرست ہے۔

سب سے زیادہ بے نیاز اور سب سے عادل آدمی

منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم سے دریافت کیا

تیرے بندوں میں سب سے زیادہ بے نیاز کون ہے؟

فرمایا: وہ شخص جو میرے عطا کئے ہوئے مال پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہو۔

پھر پوچھا، لوگوں میں سب سے زیادہ انصاف پسند کون ہے؟

فرمایا: وہ شخص جو اپنی ذات سے (خلاف فیصلہ کر کے خود اپنے) ساتھ انصاف کرے۔

سب سے بڑا گناہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم کی بارگاہ میں عرض کیا: اے پالنے والے! تیری مخلوقات میں کس کا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟

فرمایا: وہ شخص جو مجھ پر تہمت لگائے۔

کہا: اے پالنے والے! کیا کوئی شخص تجھ پر تہمت لگا بھی سکتا ہے۔

فرمایا: ہاں اے موسیٰؑ! وہ شخص جو مجھ سے طلبِ خیر بھی کرتا ہے لیکن نہ میرے فیصلوں پر راضی رہتا ہے، نہ میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا ہے اور نہ میری آزمائشوں پر صبر کرتا ہے۔

ذکرِ خدا کا نتیجہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم کی بارگاہ میں درخواست کی

(اے پالنے والے!) جو شخص زبان و دل سے تیرا ذکر کرے اُس کی کیا جزا ہے؟

قدرت نے فرمایا: اے موسیٰ! ایسے شخص کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دوں گا اور اُسے اپنی پناہ گاہ میں رکھوں گا۔

ماں کے حقوق کے بارے میں تاکید کیوں زیادہ ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی بارگاہ میں مناجات کی:

اے پالنے والے! مجھے نصیحت فرما!

جواب آیا: تمہیں مَیں اپنے بارے میں ہی نصیحت کرتا ہوں۔

موسیٰ نے پھر کہا: پالنے والے مجھے نصیحت فرما۔

جواب آیا: میں اپنے بارے میں تمہیں تین بار نصیحت کرتا ہوں۔

پھر عرض کیا: اے پالنے والے (مزید) نصیحت فرما۔

جواب آیا: میں تمہیں تمہاری ماں کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں۔

پھر کہا: اے پالنے والے (مزید) نصیحت فرما۔

جواب آیا: ماں کے بارے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔

پھر عرض کیا: اے پالنے والے (مزید) نصیحت فرما۔

جواب آیا: باپ کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں۔
اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ حسن سلوک میں دو تہائی ماں کا حصہ ہے اور ایک تہائی باپ کا۔

حضرت موسیٰؑ اور لب دریا کے شکاری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام ساحل سمندر پر ٹہل رہے تھے کہ ایک شکاری آیا، اُس نے آفتاب کو سجدہ کیا اور مشرکانہ باتیں بھی کیں اس کے بعد اُس نے سمندر میں جال پھینکا اور جب اسے نکالا تو وہ بھرا ہوا تھا۔ اُس نے جال کو (خالی کر کے سمندر میں) دوبارہ ڈالا، تو دوبارہ بھی جال بھرا ہوا باہر آیا، جب اُسے کافی مچھلی مل گئی تو وہاں سے روانہ ہو گیا۔

اسی اثنا میں ایک اور شخص آیا جس نے وضو کیا، (قبلہ رخ) کھڑا ہو، نماز پڑھی اور خداوند عالم کی حمد و ثنا بجا لانے کے بعد اپنا جال سمندر میں پھینکا۔ جب واپس نکالا تو اُس میں کچھ نہیں تھا، اُس نے دوبارہ جال کو سمندر میں پھینکا، اب جو نکالا تو اس میں ایک چھوٹی سی مچھلی نظر آئی (جسے دیکھ کر) اُس نے خداوند عالم کا شکر ادا کیا، اور وہاں سے چلا گیا۔

(یہ منظر دیکھ کر) حضرت موسیٰ نے عرض کیا: پالنے والے! ایک کافر آیا اُس نے تین دفعہ سمندر میں جال ڈالا تو ہر دفعہ بھرا ہوا نکلا، پھر تیرا مومن بندہ آیا اُس نے اچھی طرح وضو بھی کیا، نماز بھی پڑھی، تیری حمد و ثنا بھی کی، دعا بھی مانگی، پھر تین دفعہ جال ڈالا تو صرف ایک چھوٹی سی مچھلی نکلی، اُس نے اسی پر تیرا شکر ادا کیا اور روانہ ہو گیا (یہ کیا ماجرا ہے)؟

تو خداوند عالم نے وحی نازل کی:

اے موسیٰ! ذرا اپنی داہنی طرف دیکھو، جب اُنھوں نے داہنی طرف نگاہ کی تو اُن کے سامنے سے پردے ہٹا دیے گئے اور دکھایا گیا کہ خداوند عالم نے اپنے بندۂ مومن کے لیے (کس قدر نعمتیں) مہیا کی ہیں، پھر خطاب ہوا:

اے موسیٰ! ذرا بائیں طرف دیکھو: جب اُنھوں نے بائیں طرف نگاہ کی تو ایک بار پھر پردے ہٹا دیے گئے اور اُنھوں نے دیکھا کہ اُس کافر کے لیے کس قدر دردناک سزائیں مقرر ہیں۔

پھر خطاب ہوا: اے موسیٰ! مومن کے لیے جو درجات معین ہیں اُن میں رزق کی کمی سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، اور کافر کے لیے جو سزائیں مقرر ہیں اُن میں رزق کی فراوانی سے اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا ———— تو حضرت موسیٰ نے فرمایا:
جو شخص تجھے پہچانتا ہے اُس پر فرض ہے کہ تیرے فیصلوں پر راضی رہے۔

خدا جو چاہے اسی میں بہتری ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے

ایک روز حضرت موسیٰؑ گھر سے نکلے، بنی اسرائیل کے ایک شخص کے پاس سے گزرے تو اُسے اپنے ساتھ لے کر کوہ طور کی طرف تشریف لے گئے پھر (ایک جگہ پہنچ کر) اُس سے کہا: میرے واپس آنے تک یہیں بیٹھو۔ پھر اُس شخص کے اردگرد ایک لکیر کھینچ کر، گویا حصار قائم کیا پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر درخواست کی:

"میں اپنے ساتھی کو تیرے ہی سپرد کرتا ہوں، اور تو سب سے بہتر امانتدار ہے۔"

یہ کہہ کر وہاں سے آگے بڑھے (وہاں پہنچے جہاں قدرت سے مناجات کرتے تھے) تو جب تک خدا نے چاہا اس سے مناجات کی۔ پھر جب موسیٰؑ واپس آئے اور (اس جگہ پہنچے جہاں اپنے ساتھی کو بٹھایا تھا تو) دیکھا کہ ایک شیر نے حملہ کر کے اُن کے ساتھی کا پیٹ پھاڑ ڈالا اس کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور اس کا خون تک پی گیا ہے۔

یہ منظر دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آسمان کی طرف سر اُٹھا کر فریاد کی:

اے پالنے والے (تو بہترین امانتدار ہے) میں نے اپنے ساتھی کو تیرے سپرد کیا تھا، لیکن تو نے ایک خونخوار درندے کو موقع دے دیا کہ اس نے حملہ آور ہو کر میرے ساتھی کا پیٹ پھاڑ ڈالا، اُس کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اُس کا خون تک پی لیا۔

جواب آیا، اے موسیٰ تمہارے ساتھی کے لیے جنت میں ایک خاص منزل مقرر تھی جس میں اِس امتحان سے گزرے بغیر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ پھر قدرت نے نگاہوں کے سامنے کے پردے ہٹا دیے اور موسیٰ سے کہا کہ اب ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو تو موسیٰ علیہ السلام نے (دوبارہ) آنکھ کھول کر دیکھا تو وہ ساتھی جنت کے ایک نہایت ہی عمدہ مقام پر نظر آیا۔ جسے دیکھ کر حضرت موسیٰؑ نے کہا،

اے پالنے والے! میں راضی ہوں۔

حسد سے بچیں

منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کی منزل عرشِ الٰہی کے قریب دیکھی تو اُنہیں رشک پیدا ہوا اور اُس سے پوچھا: تم اس اعلیٰ منزل تک کیسے پہنچے؟

تو موسیٰؑ کو جواب ملا: یہ وہ شخص ہے کہ لوگوں پر فضل و کرم کی بارش ہوتے دیکھ کر حسد نہیں کرتا تھا۔

خالص اعمال

خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ سے سوال کیا: کیا میرے لیے کوئی خالص عمل بھی انجام دیا ہے؟

کہا، ہاں! تیرے لیے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، تسبیح پڑھی، لا الٰہ الا اللہ کا وِرد کیا۔

جواب آیا: جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو وہ تو تمہارے لیے پُل صراط سے گزرنے کا پروانہ ہے۔ اور روزہ تمہارے لیے آتشِ جہنم سے (محفوظ رہنے کے لیے) سپر ہے اور جہاں تک تسبیح پڑھنے اور لا الٰہ الا اللہ کا وِرد کرنے کی بات ہے تو یہ چیزیں تو جنت میں تمہارے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہیں۔

یہ سن کر حضرت موسیٰؑ رونے لگے اور عرض کیا:

پالنے والے تو ہی بتا کہ تیرے لیے خالص عمل کون سا ہو سکتا ہے؟

جواب آیا: کیا کسی مظلوم کی مدد کی؟ کسی ایسے شخص کو جو لباس سے محروم ہو لباس فراہم کیا؟ کسی پیاسے کو سیراب کیا؟ کسی عالم کا احترام کیا؟

یہ سب ہیں عمل خالص!!

دِل کے اندر غیر خدا کی یاد

منقول ہے کہ حضرت موسیٰؑ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو سجدہ کی حالت میں رو رہا تھا اور گڑگڑا کر دعا مانگ رہا تھا۔
(اُس شخص کی حالت دیکھ کر) ـــــــ موسیٰ علیہ السلام نے کہا،
اے پالنے والے! اگر اس شخص کی حاجت کو پورا کرنا میرے اختیار میں ہوتا تو میں ضرور پورا کر دیتا۔
تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی آئی:
اے موسیٰ! یہ دعا تو مجھ سے مانگ رہا ہے لیکن اِس کا دل اپنی بکری کی فکر میں اُلجھا ہوا ہے۔ اس طرح اگر یہ اتنی دیر تک سجدہ کرے کہ اس کی ہڈیاں چٹخ جائیں اور آنکھیں نکل پڑیں (تو جب تک دل سے مجھے یاد نہیں کرے گا) میں اس کی دعا کو قبول نہیں کروں گا۔

اجر و ثواب عقل کے مطابق ملے گا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:
حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک آدمی کو دیکھتے تھے کہ بہت لمبے سجدے کرتا ہے اور بہت زیادہ خاموش رہتا ہے (تو یہ دونوں باتیں آپ کو اچھی معلوم ہوتی تھیں) اور وہ جہاں جاتا حضرت موسیٰؑ بھی اُس کے ہمراہ چلے جاتے۔
اتفاقاً ایک روز کسی ضرورت کے تحت ایک ایسی سرسبز و شاداب زمین سے گزرے جس میں سبزہ لہلہا رہا تھا، یہ منظر دیکھ کر اُس عبادت گزار شخص نے ایک سرد آہ کھینچی ـــــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا
تم نے آہِ سرد کیوں کھینچی؟
تو کہنے لگا کہ: مجھے حسرت ہوئی کہ اے کاش میرے پروردگار کے پاس ایک گدھا ہوتا جسے میں اِس جگہ چرانے کیلئے لاتا۔
یہ بات سُن کر حضرت موسیٰؑ نے سر جھکا لیا، اور جو کچھ اس شخص سے سُنا تھا اُس پر انتہائی رنج و افسوس کی وجہ سے کافی دیر تک زمین سے نظریں نہ اُٹھا سکے۔
اسی اثنا میں اُن پر وحی نازل ہوئی: (اے موسیٰؑ) کیوں میرے بندے کا جواب سن کر اس قدر افسوس کر رہے ہو، میں (قیامت میں) اپنے بندوں کا حساب، اُن کی عقل و خرد کے مطابق لوں گا۔

سب سے بہتر عمل

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم سے دریافت کیا:
اے پالنے والے! تیرے نزدیک سب سے افضل اور بہتر عمل کون سا ہے؟
جواب آیا: بچوں سے محبت کرنا۔ کیونکہ یہ فطرتاً توحید پرست ہوتے ہیں، اگر کسی میں اُنہیں موت آ جائے تو میں اپنی رحمت (خاص) سے اُن کو جنت میں داخل کروں گا۔

کلمہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کی عظمت

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم سے مناجات کرتے ہوئے سوال کیا:

(پالنے والے!) مجھے بتا معرفت کی حقیقت کیا ہے؟

جواب آیا: لا إلہ الاّ اللہ کہا کرو۔

پھر پوچھا: نماز کی حقیقت کیا ہے؟

جواب آیا: لا الہ الا اللہ

پھر سوال کیا: نماز کہاں ہے؟

جواب آیا، لا الہ الا اللہ

اسی طرح میرے بندے قیامت تک کہتے رہیں گے۔ اس لیے کہ جو شخص اِس جملہ کو وردِ زبان رکھے، پھر اگر آسمان و زمین (کی نیکیاں) ترازو کے ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور لا الہ الا اللہ (کی عظمت) دوسرے پلڑے میں، تو جس پلڑے میں (اس کی عظمت) رکھی جائے گی وہی بھاری ہوگا۔ اگرچہ آسمان و زمین (کی نیکیاں) دوگنی کر کے ہی کیوں نہ رکھی جائیں۔

عظمتِ رسولِ مختارؐ اور فضیلتِ ایثار

منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ معبود میں یہ درخواست پیش کی کہ پالنے والے مجھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی قوم کے بعض درجات دکھا دیے جائیں۔

جواب آیا کہ تم برداشت نہیں کر سکو گے۔ البتہ میں تمہیں (حضرت محمد مصطفیٰؐ) کی منزلتوں میں سے صرف ایک نہایت عظیم الشان منزلت دکھاتا ہوں جس کی وجہ سے میں نے اُن کو تم پر اور اپنی تمام مخلوق پر فضیلت عطا کی ہے۔

راوی کہتا ہے

(اس کے بعد اُن کی نگاہوں کے سامنے سے) آسمانوں کے پردے ہٹا دیے گئے اور (اس کے ماورا جو کچھ بھی دکھایا گیا تو) حضرت موسیٰؑ نے (آنحضرتؐ کی منزلتوں میں سے) ایک منزلت کا مشاہدہ کیا۔ جو عرشِ الٰہی سے اتنی نزدیک تھی کہ اس کے نور کی چکا چوند سے (حضرت موسیٰؑ کو) اپنی سانس اکھڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔

(یہ منظر دیکھ کر) اُنہوں نے سوال کیا: اے پالنے والے! اتنی عظیم منزلت انہیں کیسے حاصل ہوئی؟

جواب آیا: ایک ایسی خصلت کی وجہ سے جو اُن ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور وہ ایثار ہے۔

اے موسیٰ! جو شخص بھی ایک مدت تک "ایثار" کو اپنائے رہا ہو اُس کا محاسبہ کرتے ہوئے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے اور جنت میں جہاں وہ چاہے اُسے جگہ دے دیتا ہوں۔

گفتار حضرت الیاسؑ

قرآن مجید میں خالق دو جہان کا فرمان ہے ،

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھے، جب اُنہوں نے اپنی قوم سے خطاب کیا ،

۔تم لوگ ڈرتے کیوں نہیں ؟ بعل (نامی بت) سے دُعا مانگتے ہو اور (خداوند عالم) جو احسن الخالقین ہے تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے گزشتہ آباؤ اجداد کا بھی، اُسے چھوڑ رکھا ہے !؟۔۔۔

تو لوگوں نے اُن کو جھٹلایا۔

(لیکن اُن جھٹلانے والوں کو روز قیامت) حاضر کیا جائے گا اور سخت عذاب دیا جائے گا)

صرف وہ لوگ (عذاب سے بچیں گے) جو اللہ کے مخلص بندے تھے۔

اور ہم نے (الیاسؑ کی نیک نامی کو) آنے والی نسلوں کے درمیان باقی رکھا۔

سلام ہو الیاس پر۔ ہم اسی طرح نیکو کاروں کو جزا دیتے ہیں یقیناً وہ ہمارے خاص مومن بندوں میں سے تھے۔

حضرت الیاسؑ کی بارگاہِ خدا میں مناجات

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک شاگرد جناب مفضل بن عمر ناقل ہیں ،

(ایک روز) میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے در دولت پر حاضر ہوا اندر جانے کی اجازت مانگنا چاہتا تھا کہ مجھے ایسی آواز آئی جیسے کوئی بات چیت کر رہا ہو لیکن زبان عربی نہیں تھی بلکہ سُریانی زبان معلوم ہو رہی تھی پھر یکایک رونے کی شدید آواز بلند ہوئی (جسے سُن کر) میں بھی رونے لگا۔

اسی دوران ایک لڑکا باہر آیا اُس نے مجھے اندر جانے کے لیے کہا تو ہم لوگ اندر چلے گئے۔

اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم لوگ حاضر ہوئے اجازت لینا چاہتے تھے، لیکن سُنا کہ آپ کسی سے بات کر رہے ہیں جو کہ عربی زبان میں تو تھی نہیں البتہ ہمارا خیال ہے کہ سریانی زبان میں تھی، پھر آپ رونے لگے (جسے سُن کر) ہم بھی روئے۔

امامؑ نے فرمایا: میں حضرت الیاس پیغمبرؑ کو یاد کر رہا تھا جو کہ بنی اسرائیل کے انبیا میں سے نہایت عبادت گزار نبی تھے اور جو کچھ وہ سجدے کی حالت میں پڑھا کرتے تھے، اُسی کو میں پڑھ رہا تھا۔

یہ کہنے کے بعد امامؑ نے اُن جملوں کا ترجمہ ہم لوگوں کو عربی زبان میں بتایا کہ :

حضرت الیاسؑ سجدے میں یہ پڑھتے تھے :

(اے پالنے والے!) کیا تو مجھے عذاب دے گا؟ جبکہ میں تیری خوشنودی کے لیے پیاسا رہتا ہوں ؟

۱ کیا تو مجھ پر عذاب نازل کرے گا؟ جبکہ میں تیری خاطر خاک پر اپنا چہرہ رکھتا ہوں؟
کیا تیری جانب سے مجھے عذاب دیا جائے گا؟ جبکہ میں تیری رضا کے لیے گناہوں سے بچتا ہوں؟
کیا تو مجھے عذاب میں مبتلا کرے گا؟ جبکہ میں تیرے ہی لیے راتوں کو جاگتا ہوں؟
تو وحی نازل ہوئی ، اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤ کیونکہ میں تمہیں عذاب نہیں دوں گا۔

یہ سُن کر اُنہوں نے کہا: اے پالنے والے! جب میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا پروردگار ہے اور تجھے اپنے فیصلے تبدیل کرنے کا بھی حق ہے، تو اگر اس وقت تیرا فیصلہ ہے کہ عذاب نہیں کرے گا، بعد میں تو نے مجھے عذاب میں مبتلا کرنے ہی کا فیصلہ (کیا تو میں) کیا کروں گا؟

تو پھر وحی نازل ہوئی

(اے الیاسؑ) سر اُٹھاؤ! میں تمہیں ہرگز عذاب نہیں دوں گا۔ کیونکہ میں اگر کسی چیز کا وعدہ کروں تو اُسے ضرور پورا کرتا ہوں۔

شادی کے بارے میں آپ کا فرمان

۲ ایک داستان کے اندر آیا ہے کہ ایک شخص کی اُردن کے راستہ میں مسافرت کے دوران ایک جگہ حضرت الیاسؑ سے ملاقات ہوئی تو اُس نے آپؑ سے بہت سی باتیں دریافت کیں (جن کا تذکرہ بحار الانوار میں موجود ہے) ہم اُن میں سے ایک نصیحت سے متعلق صرف چند جملے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں

حضرت الیاسؑ نے اُس شخص سے فرمایا

شادی کرو، مگر چار قسم کی عورتوں سے بچنے کی کوشش کرو۔

۱: نافرمان ۲: وہ جس نے پہلے کسی شوہر سے خلع حاصل کیا ہو ۳: وہ جو سابق شوہر پر لعن طعن کرکے اُس سے الگ ہوئی ہو اور ۴: وہ عورت جس نے اپنے سابق شوہر سے طلاقِ عبارات حاصل کی ہو۔

ان کے علاوہ جس عورت سے چاہو شادی کرو۔

گفتارِ حضرت خضرؑ

قرآن مجید میں خالق دو جہاں کا فرمان ہے۔

(جب حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھی سمندر کے کنارے اُس مقرر جگہ پر پہنچے) تو اُنھوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک ایسے (خاص) بندہ کو پایا جسے ہم نے اپنی (خاص) رحمت سے نوازا تھا اور علم (لدُنّی) عطا کیا تھا۔

حضرت موسیٰؑ نے اُن سے کہا،

(کیا آپؑ اجازت دیتے ہیں کہ) میں آپ کی متابعت کروں تاکہ جو (خاص) رُشد (و آگہی) کا علم آپ کو عطا کیا گیا ہے اُس میں سے کچھ آپ مجھے عطا کریں۔

اُنھوں نے جواب دیا

آپ میرے ساتھ (چلیں گے تو) صبر نہیں کر سکیں گے، اور جس چیز کے بارے میں آپ کے پاس پوری معلومات نہ ہوں اُس پر آپ سے صبر کیا بھی کیسے جائے گا۔

(حضرت موسیٰؑ نے) فرمایا:

اگر خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

(خضرؑ نے) کہا: اب اگر آپ میری متابعت کر رہے ہیں تو کسی چیز کے بارے میں مجھ سے اُس وقت تک سوال نہ کیجئے گا جب تک میں (خود ہی) اُس کے بارے میں آپ سے بیان نہ کر دوں۔

اِس کے بعد دونوں روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ جب ایک کشتی میں سوار ہوئے تو (خضرؑ نے) اُس میں سوراخ کر دیا۔

(حضرت موسیٰؑ نے) کہا، کیا آپ نے کشتی میں اِس لیے سوراخ کر دیا کہ اس میں بیٹھنے والوں کو آپ غرق کرنا چاہتے ہیں، بڑی ناپسندیدہ بات کی آپ نے!؟

(خضرؑ نے) کہا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ (چلیں گے تو) صبر نہیں کر سکیں گے؟

کہا: جو بات ذہن سے نکل گئی اُس پر باز پرس نہ کیجئے اور نہ میرے معاملہ میں اس قدر سختی سے کام لیجئے۔

پھر دونوں روانہ ہوئے۔

یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے اُن لوگوں کو) ایک لڑکا ملا تو (خضرؑ نے) اُسے قتل کر دیا۔

(حضرت موسیٰؑ نے) کہا: آپ نے ایک بے قصور شخص کو جس نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا، تہِ تیغ کر دیا، یہ تو بہت ہی خراب کام آپ نے کیا!؟

(خضرؑ نے پھر) کہا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ (چلیں گے تو میرے کاموں کو دیکھ کر) صبر نہیں کر سکیں گے!؟

(موسیٰؑ نے) کہا، اچھا اگر اس کے بعد کسی چیز کے بارے میں سوال کروں، تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیئے گا۔ (بے شک) اب تو میری طرف سے پوری معذرت ہوگئی! ؟

(اس قرارداد کے مطابق) دونوں پھر روانہ ہوئے، یہاں تک کہ ایک گاؤں (میں پہنچے، وہاں) کے لوگوں سے کچھ کھانے کو مانگا تو اُن لوگوں نے اِن دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کر دیا (جس کے بعد اُن لوگوں نے وہاں سے واپس جانے کا ارادہ کیا تو) اسی اثنا میں ایک دیوار تک پہنچے جو منہدم ہونے والی تھی تو (جناب خضر وہیں رُک گئے اور اُسے تعمیر کرانے میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ) اُسے بالکل ٹھیک کر دیا۔

(یہ دیکھ کر حضرت موسیٰؑ نے) کہا: آپ چاہتے تو اس کام کی اُجرت ہی لے لیتے (کہ اُسی سے ہم لوگ اپنے کھانے کا بندوبست کر لیتے)

(یہ سُن کر حضرت خضرؑ نے) کہا: بس اب ہمارے اور آپ کے درمیان جدائی ہوگئی (اب ہم ایک دوسرے کے ساتھ نہیں چل سکتے)۔

(البتہ) میں اُن کاموں کے اسرار و رموز آپ کو بتاتا ہوں جن پر (کاموں کو دیکھ کر) آپ سے صبر نہ ہوسکا۔

جہاں تک کشتی والی بات ہے (کہ میں نے اُس میں سوراخ کیوں کیا) تو وہ کچھ غریب لوگوں کی تھی جسے وہ سمندر میں چلاتے تھے (اور اس کے ذریعہ روزی حاصل کرتے تھے) اور چونکہ اُن کے تعاقب میں ایک بادشاہ ہے جو ہر (صحیح سالم) کشتی کو زبردستی چھین لیتا ہے اس لیے میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار بنا دوں (تاکہ بادشاہ کی دسترس سے محفوظ ہو جائے)

جہاں تک اُس لڑکے کا تعلق ہے، تو اُس کے ماں باپ مومن ہیں (اور لڑکا انتہائی سرکش و نافرمان کافر تھا) اس لیے خوف تھا کہ یہ اپنے ماں باپ کو بھی کفر و نافرمانی پر آمادہ کر دے گا، تو میں نے چاہا کہ خداوند عالم اس لڑکے کے بدلے اُس کے ماں باپ کو ایک ایسا فرزند عطا کرے جو زیادہ سعادت مند اور ماں باپ کے ساتھ زیادہ صلۂ رحم کرنے والا ہو۔

جہاں تک دیوار کا مسئلہ ہے تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی ملکیت تھی جس کے نیچے اُن دونوں کے لیے ایک خزانہ (پوشیدہ) تھا، اور اُن دونوں لڑکوں کے والد بہت نیک انسان تھے تو (جب دیوار گرنے لگی اور یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ دیوار گرنے سے اُس کے نیچے کا خزانہ باہر آجائے اور نااہل لوگ اسے اپنے قبضہ میں لے لیں تو) خداوند عالم نے چاہا کہ (دیوار ٹھیک کر دی جائے تاکہ اتنے عرصہ تک باقی رہ جائے کہ) وہ دونوں لڑکے بڑے ہو جائیں اور اپنے خزانہ کو نکال سکیں۔

یہ سب آپ کے پروردگار کی رحمت (کا کرشمہ) ہے اور میں نے یہ کام اپنی مرضی سے نہیں کیا (بلکہ جیسا حکم پروردگار ہوتا رہا میں انجام دیتا رہا)۔

یہ تشریح ہے اُن اسرار و رموز کی جن پر آپ صبر و تحمل نہ کر سکے تھے۔

جناب خضرؑ کی نصیحتیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے،

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جس وقت حضرت خضرؑ سے جدا ہونا چاہا تو عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمایئے۔

تو جن باتوں کی جناب خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ کو نصیحت فرمائی اُن میں یہ بھی تھا

بیجا اصرار، بے ضرورت چلنے پھرنے اور بلاوجہ ہنسنے سے پرہیز کیجئے گا، اپنی ذاتی کوتاہیوں کو تو یاد کرتے رہیں لیکن دوسروں کی خطاؤں سے چشم پوشی کریں (اُن کا ذکر نہ کریں)

حضرت خضرؑ کی آخری نصیحت

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے :

جناب خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ کو جو آخری نصیحت فرمائی وہ یہ تھی :

کسی شخص کو بھی اُس کے گناہ پر شرمندہ نہ کریں ۔ اور (یاد رکھیں کہ) تین باتیں خداوند عالم کی بارگاہ میں نہایت پسندیدہ ہیں ؛

۱ : جُود و عطا میں بھی میانہ روی ۲ : (انتقام کی) قدرت رکھتے ہوئے بھی معاف کر دینا۔ اور ۳ : بندگانِ خدا کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آنا۔

اور جو شخص بھی دنیا میں کسی کے ساتھ نرمی کا سلوک کرے گا، اُس کے ساتھ خداوند عالم آخرت میں نرمی و مہربانی کا سلوک کرے گا ——— اور (یہ بھی یاد رکھیں کہ) خداوند عالم سے ڈرتے رہنا تمام حکمتوں کا سرچشمہ ہے۔

وفاتِ پیغمبرؐ کے بعد حضرت خضرؑ کی آمد

حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے :

جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو جناب خضرؑ تشریف لائے اور جس گھر میں حضرت علیؑ، جناب سیدہؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ زندگی گزارتے تھے، اُس کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے، (اندر) رسولؐ کے جسد مبارک پر کپڑا پڑا ہوا تھا۔

(خضرؑ نے دروازہ پر کھڑے ہو کر) کہا: اے اہل بیت آپ پر سلام ہو، یقیناً ہر شخص کو موت کا مزا چکھنا ہے اور قیامت کے دن آپ لوگوں کو پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ خداوند عالم کی ذات ہر جانے والے کا نعم البدل ہے، ہر مصیبت کے موقع پر باعث تسلیت ہے اور ہر فوت شدہ چیز کا عوض ہے۔ اُسی پر توکل کریں، بھروسا رکھیں، میرے اور اپنے لیے (رحمت و مغفرت کی) دُعا فرمایئے۔

یہ کلام سن کر حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا : یہ ہمارے برادر خضرؑ ہیں جو آنحضرتؐ کی رحلت پر تعزیت پیش کرنے آئے ہیں۔

آخرت کو یاد رکھیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے :

جناب خضر نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ تمہارے (دنیا و آخرت کے) دو دنوں میں سے بہتر وہی ہے جو آنے والا (آخرت کا دن) ہے۔ اُس دن کو پیش نظر رکھو۔ اُس دن کے لیے (قدرت کے سوالوں کے) جواب تیار رکھو جہاں تمہیں کھڑا کیا جائے گا اور باز پرس کی جائے گی۔

زمانہ سے نصیحت حاصل کریں کیونکہ زمانہ (کسی کے لیے) طولانی ہوتا ہے (کسی کے لیے) مختصر۔

تو (اس دُنیا میں) اس طرح عمل کرو گویا تم اپنے عمل کے اجر و ثواب کو دیکھ رہے ہو، تاکہ اجر و ثواب کی تمہارے دل میں زیادہ تمنا پیدا ہو۔

اِس دنیا کی زندگی کے آنے والے (لمحات بھی) اسی طرح سے (گزر جائیں گے) جس طرح اس کے وہ لمحات جو پہلے گزر چکے ہیں۔

ایک عجیب و غریب داستان

ابو امامہ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے اصحاب سے فرمایا:

کیا میں تمہیں جناب خضرؑ کے بارے میں نہ بتاؤں؟۔

لوگوں نے کہا کہ: بیشک اے اللہ کے رسول ضرور بتایئے۔

تو آنحضرتؐ نے فرمایا:

ایک روز حضرت خضرؑ بنی اسرائیل کے ایک بازار سے گزر رہے تھے کہ اُنہیں دیکھ کر ایک مسکین نے کہا، مجھے کچھ صدقہ دیجئے، خداوند عالم آپؑ کو اپنی برکتوں سے نوازے گا۔

حضرت خضرؑ نے فرمایا کہ میں ایمان رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا چاہے گا وہی ہوگا ـــــ اے بندۂ خدا اس وقت، میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے کہ تجھے دوں۔

وہ مسکین بولا: مجھے ضرور کچھ صدقہ دیجئے، میں آپؑ کے چہرہ پر خیر و برکت کی علامتیں دیکھ رہا ہوں۔

حضرت خضرؑ نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ تو نے بہت عمدہ اور بڑی بات کہی ہے: میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں کہ تجھے دوں۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ تم مجھے کسی کے ہاتھوں فروخت کرکے (کچھ رقم) حاصل کرلو۔

اُس مسکین نے کہا: کیا یہ کام ہوسکتا ہے؟

تو حضرت خضر نے فرمایا، میں سچ کہتا ہوں کہ تو نے بہت بڑا واسطہ دے کر مجھ سے سوال کیا ہے، تو نے مجھے خداوند عالم کا واسطہ دیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ پروردگار عالم کا واسطہ دے کر جو شخص مجھ سے کوئی چیز مانگے اُسے نامراد واپس کردوں، اس لیے تم مجھے بیچ لو۔

چنانچہ وہ مسکین جناب خضرؑ کو لے کر بازار کی طرف بڑھا اور اُنہیں (غلام کے طور پر) چار سو درہم میں بیچ دیا۔

جس شخص نے آپؑ کو خریدا تھا اُس کے پاس ایک مدت تک آپؑ اس طرح رہے کہ وہ آپؑ سے کوئی کام نہیں لیتا تھا۔

خضرؑ نے اُس سے کہا کہ: تم نے مجھے اسی لیے تو خریدا ہے کہ مجھ سے خدمت لو، تو اب کسی کام کا مجھے حکم دو۔

اُس نے کہا کہ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ تمہیں زحمت دوں، کیونکہ تم سن رسیدہ بزرگ ہو۔

جناب خضرؑ نے کہا: نہیں مجھ پر شاق نہیں گزرے گا۔

یہ سن کر اُس شخص نے کہا: اچھا تو پھر ان پتھروں کو ہٹاؤ۔ وہ پتھر ایسے تھے کہ چھ آدمیوں سے کم اُسے ایک دن میں ہٹا نہیں سکتے تھے لیکن جناب خضرؑ اُٹھے اور اُنہوں نے ایک گھنٹے میں ہی ہٹا دیے۔

یہ دیکھ کر اُس شخص نے (بہت تعریف کی اور) کہا: تم نے بہت عمدہ اور نفیس کام کیا اور ایسی طاقت سے کام کیا جو کسی اور میں نظر بھی نہیں آتی۔

پھر ایک مرتبہ اُس شخص کو سفر پیش آیا تو جناب خضرؑ سے اُس نے کہا،
تم مجھے امانتدار انسان نظر آتے ہو۔ میں گھر سے باہر جا رہا ہوں تم میرے گھر کا اچھا خیال رکھنا ۔ اور مجھے اچھا تو نہیں معلوم ہوتا کہ تمہیں کوئی زحمت دوں۔
جناب خضرؑ نے کہا : نہیں مجھے کوئی زحمت نہیں ہوگی۔
تو اُس نے کہا : اچھا پھر میری واپسی تک کچھ اینٹ بنا دینا۔
یہ کہہ کر وہ شخص سفر پر چلا گیا، جب واپس آیا تو دیکھا کہ جناب خضرؑ نے پوری عمارت تیار کر دی ہے۔
یہ دیکھ کر اُس شخص نے کہا: تمہیں خدا کا واسطہ اپنی حقیقت بتاؤ اور صحیح صورت حال سے مجھے آگاہ کرو۔
جناب خضرؑ نے کہا : تم نے ایک بہت ہی بڑے واسطہ سے مجھ سے سوال کیا ہے، خداوند عالم کا واسطہ دینا بہت بڑی بات ہے، اسی واسطہ نے تو مجھے غلامی کی منزل تک پہنچایا تھا بہرحال (چونکہ تم نے اتنا بڑا واسطہ دیا ہے جسے میں رد نہیں کر سکتا اس لیے) بتاتا ہوں :
میں خضرؑ ہوں جس کی داستان تم نے سنی ہوگی ۔ مجھ سے ایک مسکین نے کچھ خیرات مانگی، میرے پاس اُسے دینے کے لیے کچھ نہیں تھا، اُس نے (دوبارہ) خداوند عالم کا واسطہ دے کر مجھ سے سوال کیا۔ تو میں نے اُس کو اختیار دیا کہ مجھے بیچ کر (رقم حاصل کر لے) چنانچہ اُس نے مجھے (تمہارے ہاتھوں) بیچ ڈالا۔
اب میں تمہیں بتاتا ہوں
اگر کوئی شخص خداوند عالم کی کبریائی کا واسطہ دے کر سوال کرے تو اگر قدرت رکھتے ہوئے بھی اُس کا سوال رد کر دیا جائے تو قیامت کے دن انسان کو (عرصۂ محشر میں) اس طرح کھڑا ہونا پڑے گا کہ چہرہ پر نہ کھال ہوگی نہ گوشت نہ خون، بس ہڈی کا خشک ڈھانچہ (رہ جائے گا)۔
(یہ سن کر) اُس شخص نے کہا، میں آپ کو پہچانتا نہیں تھا، آپؑ کو زحمت دی (معذرت چاہتا ہوں)۔
فرمایا کہ: کوئی حرج نہیں تم نے مجھے اپنے پاس رکھا اور اچھا سلوک کیا۔
اُس نے کہا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان، یہ فرمائیے کہ میں اپنا گھر اور اپنا مال آپؑ کی خدمت میں پیش کروں یا یہ کہ آپؑ کو آزاد کر دوں؟
فرمایا: میں تو چاہتا ہوں کہ مجھے آزاد کر دو تاکہ میں خداوند عالم کی عبادت کر سکوں۔
جب اُس نے آزاد کر دیا تو جناب خضرؑ نے فرمایا :
تمام تعریفیں خدائے برحق کے لیے ہیں جس نے مجھے غلامی میں ڈالا بھی اور آزاد بھی کر دیا۔

maablib.org

گفتارِ حضرت لقمان

(سفینۃ البحار جلد ۲ صفحہ ۵۱۵ پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے ،
خداوند عالم نے جناب لقمانؑ کو اختیار دیا کہ یا عہدہ نبوت قبول کرلیں یا وارث حکمت بن جائیں، تو اُنہوں نے (محض) حکمت کو اختیار کیا۔

اور بحار الانوار کی جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۳ پر طبرسی کا یہ قول ہے کہ جناب لقمانؑ کے حکیم یا نبی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے اُنہیں حکیم اور بعض نے نبی کہا ہے۔ ابن عباس، مجاہد، قتادہ اور بہت سے مفسرین کے نزدیک وہ نبی تھے اور قرآن مجید کی آیت وآتینا لقمان الحکمۃ سے نبوت مراد لی گئی ہے۔
بہر حال اُن کا صاحب نبوت یا صاحب حکمت ہونا طے شدہ ہے، علامہ مجلسی نے اُن کے حالاتِ زندگی کو انبیائے کرام کے حالاتِ زندگی کے ضمن میں بیان کیا ہے اسی لیے ہم بھی اُن کی گفتار کو گفتار انبیا کے ضمن میں یہاں درج کر رہے ہیں)۔

قرآن مجید میں خالق دوجہاں کا فرمان ہے ،
اور جب لقمان نے اپنے فرزند کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ،
اے بیٹا، اللہ کا (کسی کو) شریک مت قرار دینا، یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔
اے نور نظر! اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی (کوئی عمل ہو) جو کسی چٹان میں یا زمین وآسمان میں کسی جگہ چھپا ہوا ہو تو خداوند عالم اُسے بھی پیش کر دے گا، یقیناً خداوند عالم ہر چیز سے باخبر اور مہربان ہے۔

اے نورِ چشم! نماز قائم کرو، اچھائیوں کا حکم دو، برائیوں سے روکو، اور جو مصیبت آئے اُس پر صبر کرو، یقیناً یہ بلند ہمتی کی بات ہے۔

اور غرور و تکبر سے لوگوں سے مُنہ نہ موڑنا، نہ زمین میں اکڑ اکڑ چلنا کیونکہ خداوند عالم کسی متکبر یا خود پر فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

(چلتے وقت) اپنی رفتار درمیانی رکھو اور اپنی آواز مدھم رکھو، کیونکہ سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہے۔

خوف واُمّید کی منزل

حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا: اے بیٹے خدا سے اس حد تک خوفزدہ رہو کہ اگر قیامت کے دن جن وانس

کی نیکیاں لے کر پہنچو تب بھی اندیشہ رہے کہ وہ عذاب میں مبتلا کردے گا۔

اور اُس سے اُمید اتنی زیادہ رکھو کہ اگر جن وانس کے گناہوں کا بوجھ لے کر بھی اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو معاف کردیگا۔

بیٹے نے کہا: اے پدر بزرگوار میرے پاس دل تو ایک ہی ہے اُس میں یہ دونوں باتیں کیسے جمع ہوں گی؟

تو حضرت لقمان نے فرمایا: اے نورِ نظر اگر مومن کے قلب کو چیرا جائے تو اُس میں دو نور نظر آئیں گے ایک خوف کا دوسرا اُمید کا۔ اگر اُن دونوں کا موازنہ کیا جائے تو دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ذرہ برابر بھی ترجیح نہ ہو۔

تو جو شخص خدا پر ایمان رکھتا ہے، وہ اُس کے فرمان کی تصدیق کرتا ہے اور جو شخص خدا کے فرمان کی تصدیق کرتا ہے وہ اُس کے حکم کے مطابق عمل بھی کرتا ہے اور جو شخص اُس کے حکم کے مطابق عمل نہ کرے، وہ درحقیقت اُس کے فرمان کی تصدیق بھی نہیں کرتا۔

کیونکہ یہ وہ باتیں ہیں جو ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں۔

جو شخص خداوندِ عالم پر سچا ایمان رکھتا ہوگا وہ اخلاص کے ساتھ عمل بھی کرے گا، اور جو شخص خدا کے لیے اخلاص کے ساتھ عمل کرتا ہے، وہ اُس پر سچا ایمان بھی رکھتا ہے۔

جو شخص خداوندِ عالم کی اطاعت کرتا ہے، وہ اُس سے ڈرتا ہے اور جو اُس سے ڈرتا ہے، وہی اُس سے محبت کرتا ہے۔ اور جو اُس سے محبت کرتا ہے، وہ اُس کے حکم کی تعمیل کرتا ہے اور جو شخص حکمِ خدا کی تعمیل کرے، وہ اُس کی جنت و رضوان کا حقدار بن جاتا ہے۔

اور جو شخص مرضیٔ پروردگار کے مطابق عمل نہ کرے، وہ درحقیقت خداوندِ عالم کی ناراضگی کو معمولی بات سمجھتا ہے — اور اُس کی ناراضگی مول لینے سے خدا کی پناہ۔

اپنے دل کو دُنیا میں نہ اُلجھاؤ

اے نورِ نظر! دُنیا پر اعتماد نہ کرنا نہ اپنے دل کو اس میں الجھانا، کیونکہ خداوندِ عالم نے جو چیزیں پیدا کی ہیں اُن میں سب سے پست دُنیا ہی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خداوندِ عالم نے دنیا کی نعمتوں کو اطاعت گزاروں کے لیے ثواب نہیں قرار دیا، اور نہ یہاں کی آزمائشوں کو گنہ گاروں کے لیے سزا قرار دیا ہے۔

بُرے پڑوسی اور تنگدستی کی تلخیوں سے خدا کی پناہ

اے بیٹے! میں نے بڑے بڑے پتھر بھی اُٹھائے اور فولاد بھی اور ہر قسم کے بھاری وزن اُٹھائے، لیکن بُرے پڑوسی سے زیادہ بوجھل کوئی چیز نہیں پائی۔ اور میں نے ہر قسم کی تلخیوں کا مزا چکھا۔ مگر تنگدستی سے زیادہ کسی چیز کی تلخی سخت نہیں معلوم ہوئی۔

دوست اور دشمن

اے نورِ نظر! ہزار دوست بناؤ اور ہزار بھی کم ہیں، اور ایک آدمی کو بھی دشمن نہ بنانا (کیونکہ ایک بھی بہت زیادہ ہے دچاہنے والے ہزار ہوں تو کم ہیں عداوت کرنے والا ایک بھی ہو تو بہت زیادہ ہے)۔

خُدا رزق دینے والا ہے

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جن باتوں کی جناب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی، اُن میں یہ بھی تھا

اے نور نظر رزق کے سلسلہ میں جس کی نیت کوتاہ اور یقین و ایمان کمزور ہو اُسے اس بات سے درس نصیحت حاصل کرنا چاہیئے کہ خداوند عالم نے اپنے امر سے اُسے تخلیق کے تین مراحل سے گزارا اور اُسے رزق عطا کیا جبکہ ان تین مرحلوں میں سے کسی ایک میں بھی نہ اُس کی کسی کوشش کا کوئی دخل تھا نہ اس نے کوئی تدبیر کی تھی۔ تو اُسے یقین رکھنا چاہیئے کہ چوتھے مرحلہ میں بھی اُسے خدا ضرور رزق عطا کرے گا۔

اُن تین مراحل میں سے پہلا مرحلہ تو وہ تھا جب وہ ماں کے پیٹ میں تھا، وہ خود تو ایک محفوظ جگہ پر تھا اور اُس کا رزق اُسے ملتا رہتا تھا نہ گرمی اُسے تکلیف پہنچاتی تھی نہ سردی۔

پھر وہاں سے جب قدرت نے اُسے باہر کی دنیا میں بھیجا تو اُس کی ماں کے دودھ کو اُس کا رزق قرار دیا، جو اُس کی غذائی ضروریات کے لیے کافی بھی تھا، اسی سے وُہ پروان چڑھا اور اُسے تازگی ملی جس میں کسی شخص کی قوت و طاقت کا کوئی حصّہ نہیں تھا۔

پھر جب ماں کا دودھ چھوٹا تو خداوند عالم نے اس کے رزق کی ذمہ داری اُس کے ماں باپ پر رکھی جنھوں نے نہایت پیار و محبت کے ساتھ اُسے رزق فراہم کیا، اور اُن کے دل میں ایسی محبت پیدا کر دی کہ وہ اولاد کے مسئلہ میں بے تاب و بے اختیار ہو جاتے ہیں اور اکثر حالات میں وہ اولاد کو خود اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں (تو ان تینوں مراحل میں خداوند عالم بندے کو رزق عطا کرتا رہا اور وہ کھاتا رہا) لیکن جب بڑا ہوا، سمجھ پیدا ہوئی، اور اپنے رزق کے لیے خود کوشش کرنے لگا تو اب دل تنگ ہونے لگا اور اپنے پروردگار کی طرف سے طرح طرح کی بدگمانیوں میں مبتلا ہونے لگا یہاں تک کہ اس کے مال میں خدا کا جو حق ہے اُس سے انکار کرنے لگا اور تنگدستی کے خوف سے اور اس عقیدہ و یقین کی کمزوری کی وجہ سے کہ خدا دنیا و آخرت میں اُسے بہترین عوض دینے والا ہے اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کے اخراجات میں کمی کرنے لگا۔

اے بیٹے، ایسا شخص کتنا بُرا بندہ ہے!!

ہر چیز کی کوئی نشانی ہوتی ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا:

اے نور نظر ہر چیز کی ایک نہ ایک علامت ہوتی ہے جس کے ذریعہ اُس چیز کو پہچانا بھی جاتا ہے اور گواہی بھی دی جاتی ہے۔

(اسی طرح) دین کی تین علامتیں ہیں:

علم، ایمان اور عمل

ایمان کی بھی تین علامتیں ہیں: نماز، روزہ، زکوٰۃ

خود پسندی کرنے والے کی تین علامتیں ہیں: اپنے بزرگ سے جھگڑنا، بغیر جانے بوجھے بات کرنا، جو چیز ملنے والی نہیں ہے اُس کے چکر میں لگے رہنا۔

ظالم کی تین علامتیں ہیں: اپنے سے برتر کی نافرمانی کرنا، اپنے سے کمتر پر تسلط جمانا، ستم کاروں کی مدد کرنا۔

منافق کی تین علامتیں ہیں: اُس کی زبان اُس کے دل کی مخالفت کرتی ہے، نیت و عمل میں تضاد ہوتا ہے، ظاہر و باطن ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔

گناہگار کی تین علامتیں ہیں: خیانت کرنا، جھوٹ بولنا، اور اپنے قول کی خود ہی مخالفت کرنا۔

ریاکار کی تین علامتیں ہیں: جب تنہا ہو تو عبادت میں سستی کرے، جب لوگ موجود ہوں تو چاق و چوبند نظر آئے، اور ہر کام میں لوگوں کی مدح سرائی کا متمنی رہے۔

حاسد کی تین علامتیں ہیں: پس پشت غیبت کرے، سامنے ہو تو چاپلوسی کرے اور جو شخص مصیبت میں مبتلا ہو اُسے شماتت کرے۔

اسراف کرنے والے کی تین علامتیں ہیں، اپنی حیثیت سے بڑھ کر خریداری، اپنی حیثیت سے زیادہ اچھا لباس، اور اپنی حیثیت سے زیادہ عمدہ کھانا۔

کاہل کی تین علامتیں ہیں، افراط کی حد تک سستی کرنا، اتنی افراط کرنا کہ ضائع ہو جائے، اتنی تضییع کرنا کہ گناہگار ہو جائے۔

غافل کی تین علامتیں ہیں: بھولنا، کھیل کود میں لگ جانا، بات کو فراموش کر دینا۔

حماد بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:

اِن علامتوں میں سے ہر ایک کے متعدد شعبے ہیں، جو سب مل کر ہزار، ہزار ابواب سے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں، اے حماد! روز و شب علم حاصل کرنے کی کوشش جاری رکھو، اور اگر یہ چاہتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں خنکی ہو اور دنیا و آخرت کی بھلائی نہیں نصیب ہو تو کسی ایسی چیز کی تمنا مت کرو جو لوگوں کے ہاتھ میں ہو۔ خود کو مُردوں میں سمجھو۔ خبردار دل میں کبھی خیال بھی نہ کرنا کہ تم کسی شخص سے برتر ہو، اور اپنی زبان کی اُسی طرح حفاظت کرو جس طرح اپنے مال کی حفاظت کرتے ہو۔

فرائض کی انجام دہی کا نتیجہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار سے ناقل ہیں کہ

کسی شخص نے جناب لقمان سے دریافت کیا کہ کس طرح آپ کو اتنی حکمت حاصل ہوئی؛

تو فرمایا: جس چیز کی میرے لیے کفایت کی جا چکی ہے اُس کے لیے اپنے آپ کو زحمت میں نہیں ڈالتا، اور جس چیز کا اختیار حاصل ہوا اُسے ضائع نہیں کرتا۔

تحصیل علم کے لیے کوشش کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب لقمان نے اپنے فرزند کو جو نصیحتیں فرمائیں اُن کے دوران یہ بھی فرمایا:

اے نورِ نظر! اپنے دن و رات کے اوقات میں سے کچھ حصہ تحصیل علم کے لیے بھی رکھو، کیونکہ تحصیل علم کو ترک کرنے سے بڑھ کر کوئی اور اتلاف نہیں ہے!۔

فائدہ مند نصیحتیں

جناب لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا:

بیٹے! سو آدمیوں کو ساتھی بناؤ مگر کسی ایک سے بھی عداوت مول نہ لو۔

اے نورِ نظر! ایک تمہاری فطرت ہے اور ایک تمہارا اخلاق۔ فطرت تو تمہارا دین ہے (جس پر تم پیدا ہوئے) اور اخلاق وہ ہے جس کا تمہارے اور دیگر بنی نوعِ انسان کے درمیان سلوک و روش سے تعلق ہے ۔ لوگوں سے دشمنی نہ کرنا اور اخلاق کی اچھی باتوں کو سیکھتے رہنا۔

اے نورِ چشم! نیک لوگوں کے غلام (بھی) بن جانا لیکن بُرے لوگوں کے بیٹے (اور نورِ نظر بھی) مت بننا۔

اے میرے فرزند! امانتوں کو ادا کرتے رہنا، تو تمہیں دنیا و آخرت (دونوں جگہ) سلامتی نصیب رہے گی، اور امین بن کر زندگی گزارنا تو ہمیشہ (غنی و) تونگر رہو گے!

آخرت کی ہولناکیوں سے کیوں نہیں ڈرتے

اے نورِ نظر! کیا بات ہے کہ لوگ (آخرت کے حساب و کتاب اور عتاب و عذاب سے) نہیں ڈرتے جس کے بارے میں اُنہیں وعید کی جا چکی ہے، جبکہ ہر روز اُن کی زندگی کوتاہ (سے کوتاہ تر) ہوتی جا رہی ہے۔

اور (یہ انسان) جس کے لیے (دنیاوی زندگی کی) ایک مختصر مدت مقرر ہے جو ہر آن کم ہونے والی ہے، اُس دن کے لیے توشۂ راہ کیوں نہیں جمع کرتا جس کے بارے میں اُس سے وعدہ کیا جا چکا ہے۔

دنیاوی معاملات میں تخمینہ اور اندازہ

اے نورِ نظر! دنیا سے اُتنا ہی حصہ لو جو تمہاری ضروریات کے لیے کافی ہو اور اس میں اس طرح نہ حصہ لو کہ تمہاری آخرت کے لیے نقصان دہ ہو۔ نہ اسے بالکل ہی ترک کر دو ورنہ لوگوں پر بوجھ بن جاؤ گے۔

روزے اتنے رکھو کہ جس سے خواہشات نفسانی کو روک سکو لیکن اتنے زیادہ بھی نہ رکھنا کہ (کمزوری پیدا ہو جائے اور) نماز پڑھنے میں دشواری محسوس ہو۔ کیونکہ پروردگارِ عالم کے نزدیک نماز کا مرتبہ روزہ سے زیادہ بڑا ہے۔

تحصیل علم فخر و مباہات کے لیے نہ ہو

اے نورِ نظر! علم اس لیے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعہ علماء کے سامنے فخر و مباہات کرنے لگو، یا نادان لوگوں سے جھگڑنے لگو، یا مجلسوں (لوگوں کی نشستوں) کے درمیان اُس کے ذریعہ خود نمائی کرنے لگو۔

اور (دیکھو خبردار) تحصیل علم کو اس بنا پر (کبھی) ترک نہ کرنا کہ تمہیں اس کا شوق ہی نہیں ہے یا یہ کہ ناواقف ہی رہنا پسند کرنے لگو۔

کس قسم کی نشست گاہوں میں بیٹھیں؟

اے نورِ نظر! نشست گاہوں کو دیکھ بھال کر اپنانا، اگر تم دیکھو کہ (اس جگہ بیٹھنے والے) لوگ خدا کو یاد کرتے ہیں تو وہاں بیٹھو کیونکہ اگر تم عالم ہو تب بھی (فائدہ میں رہو گے)، تمہارا اپنا علم بھی تمہارے لیے فائدہ مند ہوگا اور دوسرے لوگوں سے بھی تم علم حاصل

کروگے۔ اور اگر تم خود عالم نہیں ہو تو (چونکہ ذکر خدا کرنے والوں کی نشست ہے) وہ لوگ تمہیں سکھائیں گے، اور ممکن ہے کہ خدا کی (خصوصی) رحمت اُن پر سایہ فگن ہو تو وہ تمہارے بھی شامل حال ہوگی۔

نیند موت کے مانند ہے، بیدار ہونا قیامت میں اُٹھنے کے مانند

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو جو نصیحتیں فرمائیں اُن میں یہ بھی فرمایا تھا:

اے نور نظر! — اگر تمہیں موت کے بارے میں شک ہو تو ذرا نیند کو روک کر دیکھو (ظاہر ہے کہ) ایسا نہیں کر سکو گے۔ اور اگر قیامت میں دوبارہ اُٹھنے کے بارے میں شبہہ ہے تو نیند کے بعد بیداری کو روک دو۔ (واضح سی بات ہے کہ) تم یہ بھی نہیں کر سکتے۔

تو اگر تم اس میں غور کرو تو اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ تمہاری جان کسی اور کے قبضہ میں ہے۔

نیند کی حیثیت موت کے مانند ہے اور نیند کے بعد دوبارہ بیدار ہونا موت کے بعد دوبارہ اُٹھنے کے مانند ہے۔

مختلف نصیحتیں

اے نور نظر! — لوگوں سے بہت زیادہ قریب نہ ہونا ورنہ (آخر کار) دور ہو جاؤ گے، اور لوگوں کو اپنے سے دور مت کرو ورنہ تمہارا وقار ختم ہو جائے گا۔

زمین پر تمام چلنے والے اپنے مثل سے محبت کرتے ہیں لیکن آدمی اپنے جیسے آدمی سے محبت نہیں کرتا (آخر ایسا کیوں ہو)؟

تمہارے پاس جو کچھ بھی (ہنر، فن، قابلیت یا) سرمایہ ہے اُسے صرف اُس جگہ خرچ کرو جہاں اُس کے چاہنے والے (طلبگار) موجود ہوں (یاد رکھو) جس طرح بھیڑ اور بھیڑیے میں دوستی نہیں ہو سکتی اُسی طرح نیک اور بد ایک دوسرے کے دوست نہیں ہو سکتے۔

جو شخص تارکول کے نزدیک ہوگا، (تارکول) اُس (کے جسم) کو چپک جائے گا، اسی طرح جو شخص بدکار لوگوں کا شریک کار بنے گا وہ خود بھی بدکاری سیکھ لے گا۔

جو شخص بے جا بحث و مباحثہ اور کٹ حجتی کا خوگر ہوا اُسے سب و شتم بھی سننی ہوگی۔

جو برائی کی جگہ جائے گا اُس پر الزام لگایا جائے گا۔

جو شخص کسی بُرے ساتھی کی قربت اختیار کرے گا وہ (برائی سے) بچ نہیں سکتا۔

اور جس شخص کو اپنی زبان پر قابو نہ ہوا اُسے (یقیناً) شرمندہ ہونا پڑے گا۔

ہماری پشت دنیا کی طرف، چہرہ آخرت کی طرف ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب لقمان جب اپنے فرزند کو نصیحت کر رہے تھے تو فرمایا:

اے نور نظر! میں نے جس روز سے دنیا میں قدم رکھا ہے اس طرح (چل رہا) ہوں کہ دنیا کی طرف میری پیٹھ ہے اور آخرت

کی طرف رُخ، تو اب سمجھ لو کہ جس گھر کی طرف رُخ کر کے تم چل رہے ہو وہ زیادہ قریب ہو گا بہ نسبت اُس گھر کے جس سے تم دور ہوتے جا رہے ہو۔

اے نورِ چشم! — جس (دنیا) کی طرف تمہاری پشت ہے اُسے طلب (کرنے کی کوشش) نہ کرو اور جس (آخرت) کی طرف تمہارا رُخ ہے اُسے متروک نہ چھوڑو۔ کیونکہ ایسا کرنا دور اندیشی کو باطل اور عقل کو رسوا کر دے گا۔

ہم نشینی کا راستہ

اے نورِ نظر! — لوگوں کے درمیان ایسے طریقہ سے نہ بیٹھو جس سے وہ مانوس نہ ہوں اور نہ اُن کی طاقت (برداشت) سے زیادہ اُن پر بوجھ ڈالو، ورنہ تمہارا ہمنشین تم سے متنفر ہو گا اور جس پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالو گے وہ تم سے دوری اختیار کرنے لگے گا ... یہاں تک کہ ایسی نوبت آ جائے گی کہ تمہارا نہ کوئی ایسا ساتھی ہو گا جو تمہارا مونس بنے اور نہ کوئی ایسا بھائی ہو گا جو تمہارا دست و بازو بن سکے .. اور (اس طرح) اگر تم تنہا رہ گئے تو ذلیل و رُسوا ہو کر رہ جاؤ گے۔

بے جا معذرت

اے نورِ نظر — جو شخص تمہاری معذرت قبول کرنا نہیں چاہتا اور تمہارے کسی قسم کے (برادرانہ) حق کا قائل نہ ہو اُس سے معذرت (کرنے کی کوشش) نہ کرو۔

ہر شخص سے اپنی حاجت بیان نہ کرو

اے نورِ نظر! — اپنے کاموں میں صرف اُن لوگوں سے تعاون کی درخواست کرو جو تمہاری حاجت پوری کر کے خوشنودیٔ خدا کے آرزو مند ہوں، کیونکہ ایسی صورت میں وہ شخص تمہارے کام کے لیے اُسی طرح کوشش کرے گا جس طرح اپنے کسی کام کے لیے کوشش کرتا ہے۔

ایسی صورت میں اگر کامیابی نصیب ہو تو اُس کے دنیاوی فوائد بھی حاصل ہوں گے اور اُخروی زندگی کے لیے اُس کا وہ عمل ذخیرہ بھی قرار پائے گا، تو وہ شخص اس کی تکمیل کے لیے (بہتر طریقہ سے) کوشش بھی کرے گا۔

برادران (ایمانی) کی خصوصیات

اے نورِ نظر! — تمہارے بھائی اور تمہارے وہ ساتھی جن سے تمہارے صمیمانہ تعلقات ہوں، اور جن سے تم اپنے اُمور میں تعاون کی التماس کرو، اُن میں جوانمردی، کفایت، (نفس کی) تونگری، عقل و دانش اور عفت و پاک دامنی (ضرور) ہونی چاہیئے اگر تمہاری ذات سے اُن کو کوئی فائدہ پہنچے تو وہ تمہارا شکریہ ادا کریں اور اگر تم اُن کی قربت سے دور ہو تب بھی (اچھی یادوں کے ساتھ تمہیں یاد کرنے والے ہوں۔

فوائد ادب و تہذیب

اے نورِ نظر — اگر تم نے کمسنی میں تہذیب حاصل کر لی تو بڑے ہو کر اس سے فائدہ اُٹھا سکو گے۔

جس شخص کو ادب و تہذیب کی اہمیت کا احساس ہو وہ اُس کے لیے کوشش بھی کرتا ہے اور جو شخص اس کے لیے کوشش کرے وہ (درحقیقت) اس کے حصول کو اپنا فریضہ سمجھتا ہے اور جو شخص ادب کو اپنا فریضہ سمجھنے لگے، اس کے دل میں اس کی آرزو بڑھ جاتی ہے، اور جس شخص کے دل میں اس کی آرزو بڑھ جاتی ہے، وہ اس کے فوائد کا ادراک کر لیتا ہے اور پھر اُسے اپنی عادت بنا لیتا ہے (کبھی ادب و تہذیب سے مُنہ نہیں موڑتا)

اور خبردار! ادب و تہذیب سیکھنے میں کبھی سُستی نہ کرنا نہ کسی نااہل سے سیکھنے کی کوشش کرنا ــــ یاد رکھو اگر دنیا تم پر غالب آ گئی تو آخرت (کے حصول کے سلسلہ) میں تم کامیاب نہیں ہو سکتے ــــ اور اگر تحصیل علم کے مواقع تم نے کھو دیے تو (یقین جانو) اس سے بڑا اور کوئی خسارہ نہیں ہو سکتا۔

حاجتوں کی تکمیل خُدا کے اختیار میں ہے

اے نورِ نظر ــــ اگر کسی ضرورت کے تحت بادشاہ (یا حکمرانِ وقت) کے پاس جانا ہی پڑے تو دیکھو اُس سے (کسی بات کے لیے) زیادہ اصرار نہ کرنا، اور صرف اُسی وقت اپنی درخواست اُس کے سامنے پیش کرنا جب اس کا مناسب موقع ہو۔ اور مناسب موقع وہی ہو گا جب اُس کی طبیعت خوش اور دل مسرور ہو۔

اور درخواست پیش کرنے وقت (تعلق کا اظہار کر کے) اُسے پریشان مت کرنا۔

یقین رکھو! حاجت کی تکمیل خداوند عالم کے اختیار میں ہے اور اس کا ایک وقت معین ہے (اس لیے جلدی نہ کرنا) بلکہ خدا سے اُمید رکھو۔ اور درخواست پیش کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو حرکت دو۔ (جس میں تمہارے ذاتی وقار کے ساتھ اُس کے احترام کا اظہار بھی ہو)۔

زندگی مختصر ہے

اے نورِ نظر ــــ دنیا (کی ہستی) کوتاہ، اور تمہاری (اپنی) زندگی (نہایت) مختصر ہے (لہٰذا لمبی لمبی آرزوئیں اس دنیا کے ساتھ وابستہ کرنے کے بجائے حصولِ آخرت کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کرو)۔

حسد اور بداخلاقی سے دُور رہو

اے نورِ نظر ــــ حسد سے اپنا دامن (اِس طرح) بچاؤ کہ وہ تمہاری شان کے خلاف (سمجھا) جائے ــــ اور بداخلاقی سے دُور رہو اور اُسے اپنے مزاج میں داخل نہ ہونے دو۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں (حسد اور بداخلاقی) تمہاری ذات ہی کو نقصان پہنچانے والی ہیں (تمہارے حسد یا بداخلاقی کرنے سے کسی اور کو نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ تم خود ہی نقصان اُٹھاؤ گے)، اور اگر تم خود ہی اپنی ذات کو نقصان پہنچانے لگو تو اپنے ہاتھوں اپنے دشمن کو اپنے اُوپر غالب کر دو گے۔

کیونکہ اپنی ذات کے ساتھ عداوت کرنا، اُس عداوت سے زیادہ نقصان دہ ہے جو دشمن کرے۔

اے نورِ نظر ــــ جو نیکی کا اہل ہو اُس کے ساتھ (زیادہ سے زیادہ) نیکی کرو، اور اپنے اس عمل میں خوشنودیٔ خدا کے طلبگار رہو۔

اخراجات میں میانہ روی کو اختیار کرو، نہ بُخل کی حد تک ہاتھ روکو اور نہ فضول خرچی کی حد تک داد و دہش کرو۔

دین ایک درخت کے مانند ہے

اے نورِ نظر ــــ اخلاقِ حکیمانہ میں سب سے افضل واشرف (بات) دینِ خداوندی (کی تعلیمات) ہیں۔
دین کی مثال ایک بار آور درخت کی ہے، خدا پر ایمان اس درخت کے لیے آبِ حیات ہے، نماز اُس کے لیے رگ و ریشہ، زکوٰۃ اُس کا تنا، خدا کی راہ میں (بندگانِ خدا سے محبت و) اخوت اس درخت کی شاخیں، اچھے اخلاق اس درخت کے پتے۔ اور گناہوں سے دوری اس کا پھل ہے۔
یاد رکھو کوئی بھی (بار آور) درخت پھل کے بغیر کامل نہیں ہو سکتا، جب تک انسان اُن باتوں سے دور نہ رہے جنہیں خداوندِ عالم نے حرام قرار دیا ہے۔ (لہٰذا گناہ کے کاموں سے دوری اختیار کرکے اپنے دین کو کامل کرو۔ یاد رکھو جس قدر گناہ سے دور ہوتے جاؤ گے اسی قدر تمہارا دین کامل ہوتا جائے گا)۔

دینداری کی تین علامتیں

اے نورِ نظر! ــــ ہر چیز اپنی علامتوں سے پہچانی جاتی ہے۔ اور دین کی تین علامتیں ہیں:
۱۔ عفت و پاکدامنی۔
۲۔ علم و دانش۔
۳۔ حلم و بردباری۔

سب سے زیادہ دردناک مُصیبت

اے نورِ نظر! ــــ سب سے بڑی محرومی دِل کی ہے، سب سے عظیم مصیبت دین سے (دوری) ہے، سب سے بڑا نقصان دینداری کا کم ہونا ہے، اور سب سے بڑی تونگری دل کی تونگری ہے۔
ان تمام باتوں میں ہوشمندی و استقامت سے کام لو اور جو کچھ خداوندِ عالم نے تمہارے لیے مقسوم کیا ہو اُس پر راضی رہو اور اپنے دل کو قانع رکھو۔
چور اگر چوری کرے تو پروردگارِ عالم اُسے رزق (حلال) سے محروم کر دیتا ہے اور گناہ کا طوق اُس کے گلے میں ڈال دیتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ چوری نہ کرتا تو صحیح طریقہ سے اُس کا رزق اُسے مل جاتا۔

اطاعت میں اخلاص

اے نورِ نظر! ــــ خداوندِ عالم کی اطاعت و فرماں برداری میں انتہائی اخلاص رکھو، کسی قسم کے گناہ کی اُس میں آمیزش نہ ہونے دو۔
پھر اُس اطاعت کو زینت دینے کے لیے اہلِ حق کے نقشِ قدم کو اپنانے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اُن کی اطاعتیں بارگاہِ معبود میں خصوصی تقرب رکھتی ہیں۔
علم کے ذریعہ (اپنی اطاعت کو) مزید آراستہ کرو۔ اور اپنے علم کی حفاظت کے لیے حلم و بردباری کا حصار اُس کے

اردگرد قائم کردو، اس میں کسی قسم کی نادانی کو داخل نہ ہونے دو۔

نرم روی کے ساتھ اس خزانہ کو پروان چڑھاؤ جہالت کو اُس کے قریب نہ آنے دو۔

دانشمندی کے ساتھ اسے مستحکم کرو تاکہ اُس میں کسی قسم کا سقم نہ رہے۔

دانشمندی کے ساتھ خندہ پیشانی کی آمیزش کردو اور بدمزاجی و ترشروئی کو اُس میں دخل انداز نہ ہونے دو (تاکہ تمہاری دینداری، اطاعت، اور فرماں برداری ہر لحاظ سے اعلیٰ اور مثالی بن جائے)۔

بُرائی سے دُور رہو

اے نورِ نظر!___ کسی نادان کو اپنا نمائندہ نہ بناؤ، اور اگر کوئی ایسا عقلمند اور دانشمند آدمی نہ ملے جسے تم اپنا نمائندہ بنا سکو، تو اپنی نمائندگی خود ہی کرو (مجبوراً بھی کسی نادان کو نمائندہ نہ بناؤ)۔

اے نورِ چشم!۔ بُرائی سے خود کو دور رکھو تو وہ بھی تم سے دور چلی جائے گی۔

بہترین آدمی

حضرت امیرالمومنین (علی بن ابی طالب) علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب لقمان سے دریافت کیا گیا :

سب سے بہتر آدمی کون ہے ؟

تو فرمایا کہ : وہ جو سب سے بے نیاز ہو۔

پوچھا گیا : کیا مال کے اعتبار سے (اتنا تونگر ہو کہ سب سے) بے نیاز ہو؟

تو فرمایا : نہیں، بلکہ علم کے اعتبار سے اتنا بے نیاز ہو کہ اُسے جب بھی ضرورت پڑے خود اپنے ہی علم سے فائدہ اُٹھائے (اُسے کسی کے سامنے علم کے لیے دستِ سوال نہ پھیلانا پڑے)۔ تو جو شخص علم کے لحاظ سے بے نیاز ہو اُسے پھر کسی چیز کی (دوسروں سے طلب کرنے کی) حاجت پیش نہیں آئے گی۔

پھر پوچھا گیا : لوگوں میں سب سے زیادہ بُرا آدمی کون ہے؟

تو فرمایا : وہ شخص جسے اِس بات کی پرواہ بھی نہ ہو کہ لوگ اُس کو گناہ میں ملوث ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ (اُسے معصیت کا سمجھ رہے ہیں)۔

آخرت کو دنیا کے لیے نہ بیچو

اے نورِ نظر: آخرت حاصل کرنے کے لیے دنیا (کو بیچنا ہو تو) بیچ دو۔ دونوں جگہ فائدہ میں رہو گے۔ لیکن (خبردار) دنیا (حاصل کرنے) کے لیے آخرت کو ہرگز نہ بیچنا (ورنہ) دونوں جگہ نقصان اُٹھاؤ گے۔

حفظانِ صحت

منقول ہے کہ ایک روز جناب لقمان کا غلام بیت الخلا میں دیر تک بیٹھا رہ گیا۔ تو آپ نے اُسے پکار کر کہا:

(اے بندۂ خدا) بیت الخلا میں دیر تک بیٹھنے سے جگر کو نقصان پہنچتا ہے، بیماری لاحق ہوتی ہے اور (معدہ کی) حرارت سر تک پہنچتی ہے لہٰذا کم بیٹھو اور جلدی سے اُٹھ جایا کرو۔

بھائی کی موت کمر توڑ دیتی ہے

عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) جناب لقمان (نہایت طولانی) سفر سے واپس آتے، راستہ میں غلام سے ملاقات ہوئی تو دریافت کیا

میرے والد ماجد کیسے ہیں؟

اُس نے کہا: انتقال کر گئے۔

فرمایا: (افسوس اب) اپنے معاملات کا میں خود ہی مالک ہوگیا۔

پھر پوچھا: میری اہلیہ کیسی ہے؟

اُس نے کہا: وہ بھی انتقال کر گئیں۔

فرمایا: (افسوس اب) مجھے از سرِ نو شریکِ حیات کا انتخاب کرنا ہوگا۔

پھر پوچھا: میری بہن کا کیا حال ہے؟

غلام نے کہا: وہ بھی دنیا سے رخصت ہوگئیں۔

تو فرمایا کہ، (افسوس) میری ناموس پر پردہ پڑ گیا۔

پھر پوچھا: میرے بھائی کیسے ہیں؟

اُس نے کہا کہ، وہ بھی وفات پاگئے۔

یہ سُن کر (جناب لقمان نہایت دل شکستہ ہوئے اور) فرمایا: میری کمر ٹوٹ گئی۔

ہر شخص اپنے کردار کا مرہونِ منت ہے

حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا:

اے نورِ نظر! — خداوند عالم نے تمام بندوں کو اُن کے اعمال (اور کردار) کا مرہونِ منت بنایا ہے، تو کس قدر افسوس ہے ان کے لیے کہ یہ اپنے ہاتھوں اور دلوں سے کتنے گناہ اپنے نامۂ اعمال میں جمع کرتے رہتے ہیں!

دنیا اور گناہ کی طرف سے مطمئن نہ ہو

اے نورِ نظر! — دنیا کی طرف سے غافل اور گناہ کی بابت مطمئن نہ رہو، کیونکہ شیطان (گھات لگائے بیٹھا) ہے۔

گزر جانے والے اور بعد میں آنے والے

اے نورِ نظر! — زمانہ سابق میں دنیا سے گزرنے والے نیک اور صالح لوگوں کو بھی آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا تو

بعد میں آنے والے لوگ ان (آزمائشوں) سے محفوظ کیسے رہ سکتے ہیں!؟

دُنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے

اے نورِ نظر! — دنیا کو اپنے لیے قید خانہ سمجھو، تو آخرت میں جنت (کے حقدار بن) جاؤ گے۔

وزنی بوجھ

اے نورِ نظر! — تم پر اس بات کی ذمہ داری نہیں عائد کی گئی ہے کہ پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹاؤ، اور نہ تمہاری طاقتِ برداشت سے زیادہ کوئی (وزنی) بوجھ تم پر ڈالا گیا ہے، تو خود کو بلاؤں میں گرفتار مت کرو اور نہ اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت تک پہنچاؤ۔

بادشاہ کے پڑوسی نہ بنو

اے نورِ نظر! — بادشاہوں کے قرب وجوار میں مت رہنا ورنہ وہ تمہیں ہلاک کر دیں گے اور نہ اُن کی اطاعت کرنا ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔

فقیروں کی مجاورت کرو

اے نورِ نظر! — تنگدست لوگوں کے پڑوسی بنو اور مسلمان فقیروں اور مسکینوں سے خصوصی طور پر قربت رکھو۔

یتیم کے ساتھ باپ جیسی شفقت کرو

اے نورِ نظر! — یتیم کے ساتھ ویسا مشفقانہ سلوک کرو جیسے ایک شفیق باپ (اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے) اور بیواؤں کے ساتھ ایک مہربان انسان کی طرح پیش آؤ۔

مغفرت تو اطاعت گزاروں کے لیے ہے

اے نورِ نظر! — (یاد رکھو) ایسا نہیں ہے کہ جو شخص بھی زبان سے یہ کہہ دے کہ (پالنے والے) مجھے بخش دے اُسے معاف کر دیا جائے۔

(حق یہ ہے کہ) مغفرت صرف اُسے نصیب ہوگی جس نے اطاعتِ پروردگار کے مطابق عمل انجام دیا ہو۔

عملِ صالح

اے نورِ نظر! — اگر مکانات کی تعمیر عملِ صالح (کی بنیادوں) پر ہوتی تو (ہر مکان اچھا ہوتا اور اس کے رہنے والے نیک ہوتے)

پھر کسی شخص کو بُرے پڑوسی کے جوار میں نہ رہنا پڑتا۔

بُرے ساتھی سے تنہائی بہتر ہے

اے نورِ نظر! ــــ بُرے ساتھی سے بہتر یہ ہے کہ (انسان) تنہا رہے، لیکن (اگر) اچھا ساتھی مل جائے تو اُس کے ساتھ (رہنا) تنہائی سے بہتر ہے۔

عبادت، ذکر، توکل، گریہ وزاری

اے نورِ نظر! ــــ ایسا شخص کون ہوسکتا ہے (اور کیسے ہوسکتا ہے) کہ وہ تو خدا کی عبادت کرے اور خدا اُسے رُسوا کرے؛ ایسا شخص کون ہوسکتا ہے جو خدا کی آرزو تو کرے مگر اسے پا نہ سکے؟

اے نورِ نظر! ــــ کیا ایسا بھی کوئی شخص ہوسکتا ہے جو خدا کو تو یاد کرے لیکن خدا اُسے فراموش کردے؟

(یا) ایسا شخص کون ہوسکتا ہے کہ وہ تو خدا پر بھروسا کرے اور خدا اُسے کسی اور کے حوالہ کردے؟

اور ایسا شخص کون (اور کہاں) ہوسکتا ہے کہ وہ تو خدائے عزوجل کی بارگاہ میں روتے، گڑگڑاتے اور آہ وزاری کرکے رحم کی بھیک مانگے) اور خداوند عالم اُسے اپنی رحمت سے محروم رکھے؟!

چھوٹے بڑے سے مشورہ

اے نورِ نظر! ــــ مشورہ بزرگ سے (ہی) لیا کرو (لیکن) کسی چھوٹے سے (اگر) مشورہ لینا (ہو تو) شرم محسوس نہ کرو۔

بدکار لوگوں سے دوستی نہ کریں

اے نورِ نظر! ــــ بدکار لوگوں کی دوستی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ کتوں کی مانند ہیں، اگر تمہارے پاس اُنہیں (کھانے پینے کی) کوئی چیز ملتی ہے تو کھاتے رہیں گے، ورنہ تمہاری مذمت شروع کردیں گے اور تمہیں رُسوا کرنے کی کوشش (کریں گے، جبکہ ان کی آپس کی محبت بھی گھڑی بھر سے زیادہ کی نہیں ہوتی۔

مومن سے دشمنی، فاسق سے دوستی

اے نورِ نظر! ــــ اگر تمہیں مجبور کیا جائے کہ یا تو فاسق آدمی سے دوستی کرو یا مومن سے دشمنی، تو مومن کی عداوت مول لے لینا بہتر ہے، کیونکہ اگر تم مومن کے ساتھ زیادتی کرجاؤ تب بھی وہ تم پر ظلم نہیں کرے گا، اور جب اُس سے درخواست کروگے تو (تمہاری کوتاہی معاف کرکے) تم سے خوش ہوجائے گا۔ لیکن فاسق تو خدا کا بھی خیال نہیں کرتا، پھر وہ تمہارا کیسے خیال کرے گا!

دشمن کے کینہ سے پناہ

اے نورِ نظر! ــــ زیادہ دوست بناؤ، اور دشمنوں کی طرف سے غافل نہ رہو کیونکہ کینہ وعداوت کی آگ اُن کے سینوں

کے اندر اس طرح چھپی رہتی ہے جیسے راکھ کے نیچے آتش۔

سلام اور مصافحہ

اے نورِ نظر! — لوگوں سے گفتگو شروع کرنے سے پہلے انہیں سلام کرو اور مصافحہ کرو۔

لوگوں سے دشمنی نہ رکھنا

اے نورِ نظر! — لوگوں کے ساتھ لالچ مت کرنا ورنہ تم سے دشمنی کرنے لگیں گے اور اُن کے سامنے اتنے کمزور نہ بننا کہ وہ تمہیں صراطِ مستقیم سے ہٹا دیں، نہ اتنے شیریں بن جانا کہ وہ لوگ تمہیں کھا جائیں اور نہ اتنے تلخ بننا کہ تم سے دور ہو جائیں۔

علمِ خدا کا احصا نہیں کیا جا سکتا

اے نورِ نظر! — خداوندِ عالم کے بارے میں بحث و مباحثہ مت کرنا کیونکہ اُس کے علم کی حد معلوم نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی اس کا احصا کیا جا سکتا ہے۔

امید و یاس

اے نورِ نظر! — خداوندِ عالم سے خوب ڈرو، مگر اُس کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، اور اُس سے خوب اُمید رکھو مگر اُس کی تدبیروں سے بے خوف نہ ہو جانا۔

خواہشاتِ نفسانی کی مخالفت

اے نورِ نظر! — نفس کو بیجا خواہشات سے روکنا، کیونکہ اگر تم نے نفس کو بیجا خواہشات سے نہ روکا تو نہ جنّت کو دیکھ سکو گے نہ اُس میں داخل ہو سکو گے۔

سرکشی، فخر اور غرور سے دوری

اے نورِ نظر! — سرکشی اور غرور سے دور رہنا، اور کسی بات پر فخر نہ کرنا، اِس حقیقت کو پیشِ نظر رکھنا کہ قبر میں جانا ہے۔

شیطان کی ہمسائیگی

اے نورِ نظر! — یاد رکھو جو شخص شیطان کے ہمسایہ میں رہے گا وہ ایسی ذلت و رسوائی سے دوچار ہو گا کہ نہ اُس کا زندوں میں شمار ہو گا نہ مُردوں میں!

نافرمان اور مغرور لوگ

اے نورِ نظر! — افسوس ہے اُس شخص پر جو نافرمانی یا تکبر کی زندگی گزارے۔ اُس شخص کے لیے تکبر کرنا یا بڑائی کرنا کیسے

زیبا ہو سکتا ہے جس کی خلقت مٹی سے ہوئی ہوا اور پھر مٹی میں ہی اُسے واپس جانا ہو، جس کے بعد معلوم نہیں اُس کا ٹھکانا جنت ہے یا جہنم! اگر جنت میں گیا تو کامیاب ہے اور اگر دوزخ میں پہنچا تو واضح طور پر اُس نے نقصان اُٹھایا اور خسارے میں رہا۔

خوابِ غفلت سے پناہ

اے نورِ نظر! انسان کیسے (چین کی نیند) سو سکتا ہے جبکہ موت اُس کا تعاقب کر رہی ہے۔ اور کیسے یہ غفلت میں پڑ جاتا ہے، جب کہ (فرشتے) اُس کی طرف سے غفلت نہیں کرتے۔

کوئی باقی نہیں رہے گا

اے نورِ نظر! خداوندِ عالم کے برگزیدہ بندے بھی دنیا سے رخصت ہو گئے، اُس کے پیارے بھی چلے گئے اور انبیائے کرام علیہم السلام بھی قبر کی منزلوں میں سو گئے تو اب کون ایسا ہے جو دنیا میں ہمیشہ باقی رہنے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔

سرکشی کیسے؟

اے نورِ نظر! اُس شخص کو غرور و سرکشی کرنا کیسے زیب دے سکتا ہے، جو پیشاب کے مقام سے دو بار گزر چکا ہے۔

عورتوں سے راز کی باتیں نہ کہو

اے نورِ نظر! راز کی باتیں بیوی سے ہرگز نہ کہنا اور گھر کے دروازہ پر کبھی اپنی نشست گاہ نہ بنانا۔

عورت کی تخلیق

اے نورِ نظر! عورت کی تخلیق ٹیڑھی پسلی سے ہوئی ہے، اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو یہ ٹوٹ جائے گی، اور اگر اُسے اسی کی راہ پر چھوڑ دیا تو مزید کجی پیدا ہو جائے گی۔ لہٰذا اُنہیں گھروں کے اندر رہنے کا پابند بناؤ۔ اگر وہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں تو اُن کے احسان کو قبول کرو۔ اگر بدسلوکی کریں تو صبر کرو۔ یقیناً یہ نہایت عزمِ محکم کی بات ہے۔

عورت کی چار قسمیں

اے نورِ نظر! عورتیں چار قسم کی ہیں جن میں سے دو قسم کی عورتیں قابلِ تعریف اور دو لائقِ نفرین ہیں۔

دو اچھی عورتوں میں سے ایک تو وہ ہے جو اپنے قوم و قبیلہ کی طرف سے صاحبِ عزت و شرف ہو اور نہایت منکسر المزاج ہو، اگر اُس کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے تو شکر ادا کرے، اگر آزمائش میں پڑے تو صبر کرے۔ اور اُسے اگر تھوڑا بھی مال ملے تو اُسے زیادہ سمجھے (یا یہ کہ اُس کے ہاتھ میں اگر کم چیز بھی آئے تو اُسی میں برکت پیدا ہو جائے)

اور دوسری وہ جو کثیر الاولاد، محبت کرنے والی، اپنے شوہر کے ساتھ ایسا نرم اور اچھا سلوک کرنے والی جیسے ایک شفیق ماں

ہوتی ہے۔ (خاندان کے بزرگوں کے ساتھ رحمدلی اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آتی ہو، اپنے شوہر کے اُن بچوں سے بھی پیار کرتی ہو جو اُس کی کسی اور بیوی سے ہوں، سب کے ساتھ ایسا سلوک کرے کہ سب اُس کے گرویدہ ہوں، اپنے شوہر کی نگاہ میں پسندیدہ شخصیت کی مالک ہو اپنی جان، مال، اہل خانہ اور اولاد کی اصلاح کرنے والی ہو۔ ایسی عورت سُرخ سونے کے مانند (نادر و نایاب اور قیمتی) ہے، خوش قسمت ہے وہ شخص جسے ایسی شریک حیات ملے کہ اگر شوہر موجود ہو تو اُس کی مدد کرے اور اگر وہ گھر سے دور ہو تو اپنی حفاظت کرے۔

جہاں تک اُن دو عورتوں کا تعلق ہے جو لائق نفرین ہیں تو اُن میں سے ایک تو وہ ہے جو خود کو تربیت یا عظمت سمجھتی ہو لیکن اپنے خاندان میں بے وقعت ہو اگر اُسے کچھ دیا جائے تب بھی اظہار ناپسندیدگی کرے اور اگر محروم رہے تو جھگڑا کرے اور غیض و غضب میں مبتلا ہو جائے، اس کا شوہر اُس کے ہاتھوں ہمیشہ امتحان و آزمائش سے دوچار رہتا ہو اور اس کے پڑوسی اُس سے تنگ رہتے ہوں۔ (ایسی عورت) شیرنی کی مانند ہے کہ اگر اُس کے قریب ٹھہرو تو چیر پھاڑ کھائے، اور اگر اُس سے دور بھاگو تب بھی تمہیں ہلاک کر دے۔

اور دوسری لائق نفرت وہ ہے جو بات بات پر آنسو بہاتی ہے، شوہر موجود ہو تو اُسے فیض نہیں پہنچاتی، اگر غائب ہو تو اُس کی رسوائی کا سامان کرتی ہے۔ ایسی عورت سیم و تھور والی زمین کے مانند ہے، کہ اگر اس میں پانی ڈالا جائے تو سیلاب جیسی کیفیت پیدا ہو جائے اور اگر چھوڑ دیا جائے تو پیاس سے (جاں بلب) نظر آئے، اگر ایسی عورت سے انسان کو فرزند بھی نصیب ہو، تو بابرکت ثابت نہ ہو گا۔

اگر چکھنے کی چیز ہوتیں

اے نور نظر! — اگر عورتیں چکھنے کے لائق ہوتیں (کہ انسان شادی سے پہلے ہی اُن کے عادات و اطوار سے واقف ہو جاتا، جس طرح کسی مشروب کو چکھ لیا جاتا ہے — تو دنیا کا کوئی انسان کسی بُری عورت سے کبھی شادی نہ کرتا۔

برائی کے بدلے احسان

اے نور نظر! — جو شخص تمہارے ساتھ برا سلوک کرے اُس پر بھی احسان کرو اور (دنیاوی سازو سامان کی) زیادہ فکر مت کرو، کیونکہ یہاں سے اچانک چلے جانا ہے۔

البتہ اُس (آخرت) کو پیش نظر رکھو جہاں (ہمیشہ کے لیے) جانا ہے۔

یتیم کے مال سے پرہیز کرو

اے نور نظر! — کسی یتیم کا مال ہرگز خُرد بُرد نہ کرنا ورنہ قیامت میں رسوائی کا سامنا ہو گا — کوشش کرکے یتیم تک اُس کا حق پہنچا دو۔ (اگرچہ اس کے لیے تمہیں زحمت ہی کیوں نہ اُٹھانی پڑے)

کوئی بے نیاز نہیں ہے

اے نور نظر —! اگر کوئی شخص ساری دنیا سے بالکل بے نیاز ہو سکتا، تو بیٹا بھی اپنے باپ سے بے نیاز ہو جاتا

(لیکن ایسا ہوتا نہیں ہے، کوئی شخص بھی ساری دنیا سے بے نیاز نہیں ہو سکتا)

آتشِ جہنم سے نجات

اے نورِ نظر! — آگ تمام جہانوں کا احاطہ کرے گی کوئی اس سے بچ نہ سکے گا سوا اُن لوگوں کے جن پر خدا رحم فرمائے اور اپنا مقرب بارگاہ بنائے۔

بدزبان سے دھوکا نہ کھانا

اے نورِ نظر! — کسی بدزبان سے دھوکا نہ کھانا، کیونکہ اس کے دل پر مُہر لگی ہوئی ہے۔ اُس کے اعضا بول رہے ہیں اور اُس کے خلاف گواہ بن رہے ہیں۔

لوگوں کو گالی نہ دو

اے نورِ نظر! — لوگوں کو گالی نہ دینا ورنہ (اگر جواب میں اُنھوں نے تمھارے ماں باپ کو گالی دی تو یہ ایسا ہی ہے گویا تم نے) خود اپنے ماں باپ کو گالی دی (کیونکہ تم ہی اس کا سبب بنے)۔

دو باتوں سے پرہیز کرو

اے نورِ نظر! — کبھی اپنی کسی نیکی پر فخر نہ کرنا۔ اور نہ اپنے عمل صالح کو زیادہ سمجھنا، ورنہ ہلاکت میں پڑو گے۔

ایام ہمارے اعمال کے گواہ ہیں

اے نورِ نظر! — ہر آنے والا دن ایک نیا دن ہے جو خداوند عالم کی بارگاہ میں تمھاری (کارکردگی کی) گواہی دے گا۔

قبر کی وعدہ گاہ

اے نورِ نظر! — (اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ کرنا کہ عنقریب تم کو کفن میں لپیٹ کر قبر میں اُتار دیا جائے گا (پھر) جو کچھ تم نے (دنیا میں) کیا ہوگا سب کچھ دیکھنا ہوگا۔

دشمنوں کو وارث نہ بناؤ

اے نورِ نظر! — دشمنوں کو اپنے مال کا وارث نہ بناؤ۔

حلال و حرام کا حساب

اے نورِ نظر! — جب چھوٹے سے چھوٹے حلال مال کا بھی (خدا نے) حساب رکھا ہے تو بڑے حرام مال کا کیونکر (حساب) نہ ہوگا۔

حرام نگاہوں سے پرہیز

اے نورِ نظر! — جن چہروں کو دیکھنا جائز نہیں ہے اُن سے اپنی نظروں کو بچاؤ اور آسمان وزمین، پہاڑ اور مخلوقاتِ خدا پر زیادہ غور کرو تو یہ چیزیں تمہارے دل کے لیے بہتر نصیحت ثابت ہوں گی۔

عمل میں جسقدر ممکن ہو جلدی کرو

اے نورِ نظر! — عمل کرنے میں جلدی کرو قبل اس کے کہ موت آجائے، پہاڑ چلائے جانے لگیں، آفتاب وماہتاب (کا نظام) سمیٹ دیا جائے، افلاک (کی گردش) تبدیل ہوجائے، فرشتے صف بہ صف، خوفزدہ، پریشان، گھبرائے ہوئے اور ڈرتے ہوئے نازل ہونے لگیں، پھر تمہیں پل صراط سے گزرنا پڑے اپنے اعمال کا مشاہدہ کرنا پڑے، میزان پر (سب کی کارکردگی) تولی جانے لگے اور نامہ اعمال تقسیم کیا جائے۔

چار چیزوں کو یاد رکھو

اے نورِ نظر! — اگر تم نے حکمت کی سات ہزار باتیں بھی سیکھ لی ہوں تب بھی (مندرجہ ذیل) چار باتیں ذہن میں محفوظ رکھو گے تو میرے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱: اپنی کشتی مضبوط بناؤ کیونکہ آگے گہرا سمندر ہے۔

۲: اپنے بوجھ کو ہلکا رکھو کیونکہ سامنے گہری کھائی ہے۔

۳: زادِ راہ زیادہ جمع کرو کیونکہ سفر طولانی ہے۔

۴: عمل میں اخلاص رکھنا کیونکہ تمہارے عمل کو پرکھنے والا بہت باخبر اور بصیر ہے۔

اے نورِ نظر! — نماز قائم کرتے رہنا کیونکہ دینِ خدا کے اعتبار سے نماز کی خیمہ کے درمیانی ستون کی حیثیت رکھتی ہے، کہ اگر وہ ستون کھڑا رہے تو تنابیں، کیلیں اور سایہ (کی چیزیں) سب فائدہ پہنچائیں گی، لیکن اگر وہ ستون گر جائے تو نہ کوئی کیل فائدہ بخش رہے گی نہ تناب اور نہ کوئی سایہ۔

علما کی بزم میں بیٹھو

اے نورِ نظر! — علما کے ساتھ رہو اور ان ہی کی بزم میں بیٹھو، اور اُن کے گھروں پر جا کر ان سے ملاقات کیا کرو تو ہو سکتا ہے کہ اُن کے جیسی صفات تمہارے اندر پیدا ہو جائیں اور تم بھی ان ہی میں شامل ہو جاؤ۔

سب کچھ خدا سے مانگو

اے نورِ نظر! — خدا سے دُعا مانگو، پھر لوگوں سے پوچھو کہ ہے کوئی ایسا شخص جس نے خدا سے (اخلاص کے ساتھ) دعا مانگی ہو اور اُس نے اس کی دُعا قبول نہ کی ہو، یا کچھ مانگا ہو اور اس نے نہ دیا ہو؟

اے نورِ نظر! — خداوند عالم پر پورا اعتماد کرو، پھر لوگوں سے دریافت کرو کہ ہے کوئی ایسا شخص جس نے خدا پر بھرپور اعتماد کیا ہو اور اُس نے اُسے نہ بچایا ہو؟

اے نورِ نظر! — خدا پر توکل کرو پھر لوگوں سے سوال کرو کہ کون ایسا شخص ہے جس نے خدا پر توکل کیا ہو اور اُس نے اُس کی کفایت نہ کی ہو؟

اور اے نورِ نظر! — خدا سے حُسنِ ظن رکھو، پھر لوگوں سے پوچھو کہ کوئی ایسا شخص ہے جس نے خدا سے حُسنِ ظن رکھا ہو اور اسے اپنے حُسنِ ظن کے مطابق نہ پایا ہو؟

جو شخص خدا کی رضا چاہتا ہو

اے بیٹے! جو شخص خدا کی خوشنودی چاہتا ہو اُسے اپنی نفسانی خواہشات کی مخالفت کرنی ہوگی، کیونکہ جو شخص خواہشاتِ نفسانی کی مخالفت نہ کرے وہ اس کی خوشنودی نہیں حاصل کر سکتا اور جسے اپنے غصہ پر قابو نہ ہو وہ (بہرحال) اپنے دشمن کو شماتت کا موقع فراہم کرے گا۔

حکمت کے فوائد

اے نورِ نظر! حکمت کی باتیں سیکھو صاحبِ شرف بن جاؤ گے کیونکہ حکمت دین کی طرف رہنمائی کرتی ہے، غلام کو آزاد سے برتر بنا دیتی ہے، مسکین کا شرف تونگر سے بڑھا دیتی ہے چھوٹے کو بڑے پر بزرگی عطا کرتی ہے تنگدستوں کو شاہوں کا ہمنشین بنا دیتی ہے صاحب شرف کی شرافت میں اضافہ کرتی ہے، سردار کی سیادت اور مالدار کی عظمت کو فزوں تر بناتی ہے۔

کوئی شخص کیسے یہ گمان کر لیتا ہے کہ حکمت کے بغیر اس کی دنیا یا دین سنور سکتے ہیں جبکہ خداوند عالم نے دنیا و آخرت کی استواری کو حکمت سے وابستہ کر رکھا ہے۔

حکمت کے بغیر اطاعت کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسے جسم بلا روح — یا پانی کے بغیر زمین — (ظاہر ہے کہ) روح کے بغیر جسم باقی نہیں رہ سکتا اور پانی کے بغیر زمین سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا، اور حکمت کے بغیر اطاعت کا کوئی فائدہ نہیں۔

ایک سوال

بیٹے! کون شخص ایسا ہے کہ اس نے خدا سے کسی (اچھی) بات کی تمنا کی ہو اور نہ پائی ہو؟ کون شخص ایسا ہے جس نے خدا کی پناہ چاہی ہو اور اُس نے اُسے نہ بچایا ہو، یا کون ایسا شخص ہے جس نے خدا پر توکل کیا ہو اور اس نے اس کی مدد نہ کی ہو؟

لوگوں کی مدح و ثنا یا مذمت پر توجہ نہ دو

منقول ہے کہ جناب لقمان نے اپنے فرزند کو جو وصیتیں فرمائیں اُن میں یہ بھی تھی

اپنے دل کو لوگوں کی خوشنودی، اُن کی تعریف و توصیف سے وابستہ نہ کرو نہ ان کی مذمت کی فکر کرو کیونکہ اس کے لیے اگر انسان اپنی تمام توانائیاں خرچ کر دے تب بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

بیٹے نے پوچھا : اس کا مطلب کیا ہے، ازراہ لطف وکرم اس سلسلہ میں کوئی مثال پیش کیجیے یا قول وعمل کا کوئی نمونہ بتایئے؟

تو لقمان نے کہا، آؤ ہم تم (دونوں) چلتے ہیں، چنانچہ وہ دونوں گھر سے نکلے، اُن کے ساتھ ایک چوپایہ بھی تھا۔ جناب لقمان اُس پر سوار ہو گئے اور بیٹا اس چوپایہ کے پیچھے پیچھے پیدل چلنے لگا۔ جب یہ لوگ کسی ایسی جگہ سے گزرے جہاں کچھ لوگ موجود تھے تو بے اختیار وہ لوگ کہنے لگے: دیکھو یہ بوڑھا آدمی کتنا سنگدل ہے اس کے دل میں ذرا بھی رحم نہیں، خود تو چوپایہ پر سوار ہے جبکہ تندرست بھی ہے اور بیٹے کو پیدل چلا رہا ہے، یہ تو بہت بُری بات ہے ۔ جناب لقمان نے بیٹے سے پوچھا کہ تم نے ان لوگوں کی بات سُن لی کہ انھوں نے میرے سوار ہونے اور تمہارے پیدل چلنے کو بُرا سمجھا۔

بیٹے نے کہا : ہاں (میں نے بھی سُنا)

تو حضرت لقمان نے کہا : اب آؤ تم سوار ہو جاؤ اور میں پیدل چلتا ہوں۔

چنانچہ بیٹا سواری پر بیٹھ گیا اور حضرت لقمان پیدل چلنے لگے تھوڑی دیر میں کچھ اور لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جو یہ منظر دیکھ کر کہنے لگے

یہ کتنا خراب بیٹا ہے، اِس کے باپ نے اسے تہذیب بھی نہیں سکھائی کہ خود تو سواری پر بیٹھا ہے اور اس کا باپ پیچھے پیچھے پیدل چل رہا ہے جب کہ باپ احترام کا مستحق اور سوار ہو کر چلنے کا زیادہ حقدار ہے، یہ بیٹا ضرور اپنے باپ کی طرف سے عاق ہو جائے گا۔ دونوں ہی کا انجام خراب ہے۔

حضرت لقمان نے یہ باتیں سُن کر بیٹے سے سوال کیا کہ تم نے بھی یہ باتیں سُن لیں۔

بیٹے نے کہا : ہاں (میں نے بھی سنیں)

حضرت لقمان نے کہا : اچھا اب ہم دونوں اس سواری پر بیٹھ کر چلتے ہیں۔ چنانچہ دونوں سوار ہو گئے، اور ایک اور جگہ سے گزرے تو کچھ لوگوں نے ایک چوپایہ پر دو آدمیوں کو سوار دیکھ کر اعتراض کیا کہ ان دونوں سواروں کے دل میں تھوڑا سا بھی رحم نہیں ہے اور نہ ان کے دل میں اللہ کے لیے کوئی نیکی ہے، دونوں ایک ساتھ اس چوپایہ پر سوار ہیں اور اس کی کمر توڑ رہے ہیں، اس پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال رہے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک سوار ہوتا اور دوسرا پیدل چلتا تو کیا حرج تھا۔

حضرت لقمان نے (بیٹے سے پوچھا) : یہ بات بھی سُن لی؟

بیٹے نے کہا : ہاں (یہ بھی سُنی)

تو حضرت لقمان نے کہا : اچھا ایسا کرتے ہیں کہ دونوں آدمی سواری سے اُتر جاتے ہیں اور پیدل چلتے ہیں، چوپایہ ساتھ میں چلتا رہے گا۔

چنانچہ دونوں نے ایسا ہی کیا کہ خود پیدل چلنے لگے اور چوپایہ کو اپنے ساتھ رکھا۔ کچھ لوگوں نے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگے کہ دیکھو یہ دونوں آدمی کس قدر عجیب وغریب ہیں کہ ان کے پاس سواری موجود ہے لیکن ان میں سے کوئی بھی اس پر سوار نہیں ہو رہا ہے، سواری موجود ہوتے ہوئے پیدل چل رہے ہیں!!

اور پھر ان لوگوں نے ان دونوں کی مذمت کی۔

جسے سُن کر جناب لقمان نے بیٹے سے پوچھا : بتاؤ سب لوگوں کو راضی رکھنے (اور تنقید سے بچنے) کی کوئی صورت نظر آتی ہے؟

لہٰذا۔ بندوں کی رضا و ناراضگی کی ہرگز فکر نہ کرو بس خداوند عالم کی خوشنودی حاصل کرنے کی فکر کرو کیونکہ اسی میں ہر طرح کی عافیت ہے، دنیا میں سعادت و سربلندی ہے اور قیامت میں حساب و کتاب کے موقع پر نجات (و خوش بختی) ہے۔

انسان کے تین حصے

اے نور نظر! انسان پیدائشی طور پر تین حصوں پر مشتمل ہے: ایک حصہ خدا کا، ایک خود اُس کا اور ایک حصہ مٹی اور زیر زمین مخلوقات کا۔

وہ حصہ جو خدا کا ہے وہ روح ہے۔

وہ حصہ جو خود اس کا ہے وہ اس کی کارکردگی ہے۔

اور وہ حصہ جو مٹی اور زیر زمین مخلوقات کا ہے وہ اس کا جسم ہے۔

لہٰذا وہ شخص انتہائی ناکام اور عاجز ہے جس کی تمام کوششیں اُسی حصہ کے لیے ہوں جو مٹی اور زیر زمین مخلوقات کے لیے مخصوص ہے۔

غمی و خوشی

بیٹے! لوگوں کی غمی میں ضرور شرکت کرو اور شادی کے کھانوں سے دور رہو کیونکہ اُن کی غمی تمہیں آخرت کا احساس دلائے گی جبکہ شادی و خوشی دنیا کی رغبت پیدا کرے گی۔

زیادہ کھانے کے نقصانات

اے نور نظر! اگر پیٹ (خوب) بھرا ہوا ہو تو قوتِ فکر سو جاتی ہے، حکمت و دانائی گُند ہو جاتی ہے، اور اعضا و جوارح عبادت کے لیے آمادہ نہیں رہتے۔

بیٹے! شکم سیری کی صورت میں عبرت کی نگاہ کام نہیں کرتی، زبان حکمت سے آشنا نہیں رہتی اور عبادت میں دشواری ہوتی ہے۔

خدا سے خوف و امید

اے نور نظر! دل میں خداوند عالم کا خوف اتنا زیادہ رکھو کہ کوئی کوتاہی سرزد نہ ہونے پائے اور امید اتنی رکھو کہ دھوکا نہ کھانے پاؤ۔

سستی اور بیقراری

اے نور نظر! سستی سے بھی بچو اور بیقراری سے بھی۔ اگر سستی کرو گے تو تم پر جو حق ہے اُسے ادا نہ کر سکو گے اور

بیقراری کرو گے تو صبر و شکیبائی سے محروم ہو جاؤ گے ۔ (یاد رکھو) حکمت کی باتیں سننے سے دل میں روشنی پیدا ہوتی ہے جبکہ سستی و کاہلی سے قلب زنگ آلود ہو جاتا ہے۔

حضرت داؤدؑ کی بزم میں جناب لقمان کی آمد

منقول ہے کہ جناب لقمانؑ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ زرہ بنا رہے ہیں، جناب لقمان نے اِس سے قبل کبھی زرہ نہیں دیکھی تھی (اِس لیے سمجھ نہیں سکے کہ کیا چیز ہے) بس تعجب سے اسے بنتے ہوئے دیکھتے رہے خیال آیا کہ اس کے بارے میں دریافت کریں لیکن حکمت و دانائی نے سوال سے باز رکھا۔ چنانچہ خاموش رہے کچھ نہیں پوچھا پھر جب زرہ تیار ہوگئی، تو حضرت داؤدؑ اُٹھے، اُنھوں نے اسے پہنا اور (بے اختیار) اُن کی زبان سے نکلا ،

جنگ (کے موقع پر حفاظت) کے لیے یہ کتنی عمدہ زرہ ہے! یہ سن کر (جناب لقمان کو پتہ چلا کہ یہ زرہ ہے تو بیساختہ) بولے کہ خاموشی میں بھی حکمت ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔

عُلما سے کٹ حُجتی

اے نورِ نظر! خبردار علما سے بیجا بحث میں نہ اُلجھنا ورنہ وہ تم سے نفرت کرنے لگیں گے

دُنیا

اے نورِ نظر! یہ دنیا ایک گہرا سمندر ہے جس میں بہت سے لوگ ڈوب چکے ہیں، لہٰذا اس سمندر کی طغیانیوں سے بچنے کے لیے تقویٰ کو اپنی کشتی قرار دینا، خدا پر ایمان کو زادِ راہ بنانا اور خدا پر توکل کو پتوار قرار دینا تو ہو سکتا ہے کہ نجات پاؤ لیکن مجھے تمہارے بارے میں اس کی اُمید کم ہے۔

دُنیا سے بے رُخی، آخرت کی طرف توجہ

اے بیٹے۔ تم جس دن پیدا ہوئے اُسی دن سے تمہاری دنیوی زندگی کے ایام گھٹتے جا رہے ہیں اور آخرت کی طرف تمہارا قدم بڑھتا جا رہا ہے۔ تو جس جگہ سے کوچ کرنے والے ہو اُس کی بہ نسبت وہ زیادہ نزدیک ہے جس کی طرف قدم مسلسل بڑھ رہا ہے۔

تنہا بیٹھنا

حضرت لقمان بہت دیر تک تنہا بیٹھے رہا کرتے تھے اُن کا خدمتگار گزرتا تھا تو کہتا تھا: جناب آپ کافی دیر سے تنہا بیٹھے ہوتے ہیں اگر لوگوں کے ساتھ بیٹھتے تو زیادہ اُنس محسوس کرتے (یہ سن کر) حضرت لقمان فرمایا کرتے تھے: دیر تک تنہا رہنے سے دوراندیشی کو جلا ملتی ہے اور دوراندیشی جنت کا راستہ ہے۔

نادان کی دوستی، دانا کی دشمنی

جناب لقمان فرمایا کرتے تھے ، اگر کوئی عقلمند اور دانا شخص تمہیں تکلیف بھی پہنچائے تو یہ نادان کی دوستی اور حسن سلوک کے مقابلہ میں بہتر ہے۔

بارگاہِ حق میں فروتنی

حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا : حق کے سامنے تواضع اور فروتنی کرو تو عاقل ودانشمند ہو جاؤ گے۔ کیونکہ ہوشیار وہی ہے جو حق کا قیدی ہو۔

لقمان کی دُعا

حضرت لقمان (مناجات کرتے ہوئے) فرمایا کرتے تھے :

اے پالنے والے! غریبوں پر رحم فرما جو صبر کم ہی کرتے ہیں۔ امیروں پر رحم فرما جو بہت کم شکرادا کرتے ہیں۔ اور سب ہی پر رحم فرما، کیونکہ سب بڑی طولانی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

جناب لقمان سے کسی نے پوچھا : کیا تم فلاں خاندان کے آدمی نہیں ہو؟

فرمایا: ہاں اسی خاندان سے ہوں۔

تو لوگوں نے پوچھا : پھر ایسی حکمت تمہیں کہاں سے ملی؟

تو فرمایا : گفتگو کی سچائی، امانت کی ادائیگی، لغو باتوں سے لاتعلق، نظروں کو جھکائے رکھنے، زبان کو قابو میں رکھنے اور غذا کو پاک رکھنے سے یہ خصوصیت حاصل ہوئی۔ اب جو شخص اِن صفات میں مجھ سے کم ہو اُس سے میرا مرتبہ بلند ہے اور جو مجھ سے ان صفات میں بڑھا ہوا ہو میں اُس سے پست ہوں، اور جو میری طرح عمل کرے وہ میرا ہم پلہ ہے۔

توبہ میں جلدی

اے نورِ نظر — توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرنا، کیونکہ موت اچانک آنے والی ہے۔

آتشِ شر

بیٹے۔ بُرائی کو بُرائی سے ختم نہیں کیا جا سکتا، جس طرح سے آگ کے ذریعہ آگ نہیں بجھائی جا سکتی۔ بلکہ جس طرح آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے، بُرائی کو نیکی کے ذریعہ مٹانے کی کوشش کرو۔

پریشان حال شخص کا مذاق نہ اُڑاؤ

نورِ نظر! کسی کی موت پر شماتت نہ کرنا، کسی پریشان حال کا مذاق نہ اُڑانا، اور نیکی واحسان سے دامن نہ بچانا۔

امانتدار بنو

بیٹے بلا۔ امانتدار بنو، ہمیشہ کی تونگری نصیب ہوگی۔

آخرت کا استقبال

حضرت لقمانؑ نے اپنے فرزند سے فرمایا : جب سے تم شکم مادر سے دنیا میں آئے تمہاری یہاں کی زندگی گھٹ رہی ہے اور آخرت کی طرف قدم بڑھ رہا ہے، للذا جس زندگی کو پیچھے چھوڑنے والے ہو اُس کی بجائے اگلی زندگی کے استقبال کی تیاری کرو کہ وہ بہت جلد آنے والی ہے۔

نفع بخش تجارت

جناب لقمانؑ نے اپنے فرزند سے یہ بھی فرمایا : اے بیٹے! خوفِ خدا اور تقویٰ کو اپنی تجارت بناؤ تو بغیر پونجی کے بھی نفع ملتا رہے گا۔ اور اگر کبھی کوئی خطا یا گناہ ہو جائے تو فوراً صدقہ دے دو تاکہ وہ اس کا کفارہ بن جائے۔

کم عقل کو نصیحت

آپؑ نے فرمایا : اے نور نظر! وعظ و نصیحت کم عقل لوگوں کے دل پر اسی طرح شاق گزرتی ہے جس طرح ایک بوڑھے آدمی کے لیے کسی بلند چڑھائی پر چڑھنا دشوار گزرتا ہے۔

قُدرتِ خدا کو یاد رکھو

اے نور نظر! اگر تم نے کسی پر ظلم کیا ہو تو اُس کے حال کا مرثیہ پڑھنے کے بجائے اپنے اس جرم و جنایت کا مرثیہ پڑھو جو تم نے اپنی ذات کے ساتھ کیا۔

اور اگر طاقت کا گھمنڈ لوگوں کو ایذا رسانی پر آمادہ کرے تو یہ پیش نظر رکھو کہ خداوند عالم کو تم پر کتنی قدرت حاصل ہے!

سیکھو اور سکھاؤ

اے نور نظر! جن باتوں سے ناواقف ہو اُنہیں علما سے سیکھو اور جو باتیں تم جانتے ہو وہ لوگوں کو سکھاؤ۔

دُنیا کی زندگی مختصر ہے

بیٹے یاد رکھو! ــــ دنیا میں رہنا بہت مختصر ہے، اس پر اعتماد کرنا سراسر دھوکا ہے اور اس کی مسرتیں خواب ہیں۔

یہاں جواں مرد، نرم خو، رنج کش اور امانتدار بن کر رہو بنیادی بات یہ ہے کہ ہر حالت میں خدا سے ڈرتے رہو اور کبھی اس کی معصیت نہ کرو۔

سب سے زیادہ ہوشیار

اے نورِ نظر!۔ جو علم خداوند عالم نے تمہیں عطا کیا ہے اُس سے فائدہ اُٹھاؤ، اور علم سے وہی شخص فائدہ اُٹھاتا ہے جو اس کے مطابق عمل کرے۔ ایسا شخص ہرگز فائدہ نہیں اُٹھا سکتا جو سیکھے مگر اس پر عمل نہ کرے۔

یاد رکھو۔ لوگوں میں علم کے لحاظ سے سب سے بلند وہی ہے جس کے یہاں خوف خدا سب سے زیادہ ہے۔

اے بیٹے! خدا کی اطاعت کرتے رہنا کیونکہ جو شخص خدا کی اطاعت کرے گا خدا اس کی مشکلات حل کرے گا اور پس پشت اُس کی حفاظت کرے گا۔

وہ بات جو خدا کو پسند ہے

اے نورِ نظر!۔ اگر تمہیں جنّت پسند ہے تو خدا کو اطاعت پسند ہے، تو جو چیز اُسے پسند ہے وہ اُس کی بارگاہ میں پیش کر دو، تو جو کچھ تمہیں پسند ہے وہ تمہیں عطا کر دے گا۔

اور اگر تمہیں جہنّم ناپسند ہے تو یاد رکھو کہ خدا کو گناہ و معصیت ناپسند ہے تو جو بات خدا کو ناپسند ہے اُسے تم بھی پسند نہ کرو تو وہ تمہیں اُس ناپسندیدہ چیز (جہنّم) سے بچائے گا۔

گناہوں کو یاد کرتے رہو

اے بیٹے!۔ موت کے وقت تک اپنے گناہوں کو پیش نظر رکھو، اور اپنی نیکیوں کو نظر انداز کر دو، کیونکہ وہ اس ذات کے پاس محفوظ ہیں جو کوئی بات بھولنے والا نہیں ہے۔

اِس بات سے بچو

اے نورِ نظر!۔ ایک بات خاص طور سے بچنے کی ہے۔ اس سے بچو بیٹے نے پوچھا کہ وہ کیا؟

تو فرمایا:۔ دیکھو خبردار ایسا نہ ہو کہ لوگ تو تم کو خوفِ خدا رکھنے والا سمجھیں اور اس بنا پر تمہیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھیں اور تمہارا اپنا دل فسق و فجور سے گھرا ہوا ہو۔

حیا

اے نورِ نظر!۔ خداوند عالم تم سے جتنا زیادہ قریب ہے اُسی لحاظ سے اُس سے حیا کرو، اور جس قدر وہ تم پر قدرت رکھتا ہے اُسی کا خیال کرتے ہوئے اس سے ڈرتے رہو، اور دیکھو زیادہ بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرو ورنہ قیامت میں اس کے بارے میں بہت طویل حساب دینا پڑے گا۔

عملی نصیحت

جناب لقمان ایک شخص کی خدمت پر مامور تھے ان سے ایک روز مالک نے کہا کہ میری زمین میں کنجد کی کاشت کیجئے،

لیکن آپ نے وہاں جَو کی کاشت کر دی۔ جب کٹائی کا وقت آیا تو مالک نے پوچھا کہ جب میں نے کنجد بونے کو کہا تھا تو آپ نے جَو کیوں بویا؟۔

جناب لقمان نے کہا کہ میں نے اس اُمید پر جَو بویا تھا کہ شاید خداوند عالم ان ہی دانوں سے تمہارے لیے کنجد کے پودے اُگا دے۔

اُس نے کہا، کیا یہ ممکن ہے کہ جَو بویا جائے اور کنجد اُگے؟

تو لقمان نے کہا، میں دیکھتا ہوں کہ تم خدا سے جنّت کی اُمید بھی رکھتے ہو اور مسلسل گناہ بھی کرتے ہو تو میں نے سوچا کہ جس طرح گناہ کر کے جنّت کی اُمید رکھی جا سکتی ہے اسی طرح سے شاید جو بو کر کنجد اُگنے کی اُمید رکھی جا سکتی ہے۔

یہ سُن کر مالک رونے لگا، جناب لقمان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا، توبہ کی اور انہیں آزاد کر دیا۔

خُدا کی جانب سے آزمائش

جناب لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا، اے نورِ نظر! کوئی عمل یقین کے بغیر کامل نہیں ہو سکتا، انسان اپنے یقین کے مطابق ہی عمل کرتا ہے، اور اگر کسی شخص کا عمل ناقص ہے تو اُس کا عقیدہ و یقین ضرور ناقص ہو گا۔

بیٹے۔ سونے کو آگ کی بھٹی میں تپا کر آزمایا جاتا ہے اور نیک آدمی کو آزمائشوں کے ذریعہ سے پرکھا جاتا ہے، خداوند عالم جس گروہ سے محبت کرتا ہے اُسے آزمائش میں ڈالتا ہے، تو جو شخص اس موقع پر راضی برضا رہے اُسے خوشنودیٔ پروردگار نصیب ہوتی ہے اور جو ناراضگی کا اظہار کرے وہ خدا کو ناخوش کرتا ہے۔

اِن صفات کو اپنانے کی کوشش کرو

اے نورِ نظر! صبر، یقین اور جہادِ نفس کو اپناؤ، یاد رکھو کہ صبر میں شرف کی بہت سی قسمیں پوشیدہ ہیں، تم اگر خداوند عالم کی جانب سے حرام قرار دی جانے والی چیزوں سے دامن بچاؤ، دنیا میں زُہد اختیار کرو، (اپنے) مصائب کو معمولی سمجھو تو موت، جس سے تم بہت خوفزدہ رہتے ہو نہایت آسان اور محبوب نظر آئے گی۔

پریشانیوں کو چھپاؤ

بیٹے! زیادہ دن اگر عافیت سے گزارو تو غرور میں مبتلا نہ ہو جانا اور اپنی پریشانیوں کو چھپانے کی کوشش کرنا کیونکہ پریشانیاں تو حسنات کا گنجینہ ہیں لہٰذا ان پر صبر کرو گے تو یہ آخرت کے لیے ذخیرہ ثابت ہوں گی۔

قناعت

اے نورِ نظر! جو کچھ میسّر ہو اُس پر قناعت کرو اور دوسرے کے رزق کی طرف آنکھیں اُٹھا کر نہ دیکھو ورنہ تکلیف میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

الٰہی نعمت

اے بیٹے! تمہارے پاس تو (ایک مہذب نفس کی صورت میں) ثروت موجود ہے پھر بھی تمہارا خیال ہے کہ تم غریب ہو!

نشست سُود مند ہونی چاہیے

اے نورِ نظر! جب بھی کسی کی بزم میں پہنچو تو سب کو سلام کرو اور بیٹھ جاؤ۔ پھر (دیکھو) اگر وہ لوگ خداوندِ عالم کی یاد میں مشغول ہوں (ذکرِ خدا کریں) تو تم بھی اس میں حصہ دار بن جاؤ (ذکرِ خدا کرنے لگو) لیکن اگر وہ لوگ کسی اور بات میں مشغول ہوں تو وہاں سے اپنے دامن کو جھاڑ کر اٹھ جاؤ۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

اے نورِ نظر! نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو، اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو قبل اس کے کہ اس کا یومِ حساب آ جائے۔ تنگدستی سے روشناس رہو (اسے پہچانو) اور افراط و تفریط سے کام نہ لو۔

لوگوں کو ہدایت

بیٹے! جس شخص نے کسی ایک آدمی کو زندہ کیا اُس نے گویا تمام بنی نوعِ انسان کو زندہ کیا۔ یعنی جو بھی کسی شخص کو قتل ہونے، ڈوبنے، دیوار کے نیچے دبنے، درندوں کا شکار ہونے سے بچائے یا اس کی اس طرح کفالت کرے کہ اُسے خوشحال و خود کفیل بنا دے یا اس کی تنگدستی کو ثروتمندی میں تبدیل کر دے۔ (اُس نے گویا اُسے زندہ کر دیا)

لیکن ان سب سے افضل وہ شخص ہے جو کسی آدمی کو ضلالت و گمراہی کے راستہ سے ہٹا کر ہدایت کے راستے پر گامزن کر دے۔

ہر کام کی ایک نشانی ہوتی ہے

اے نورِ نظر! ہر کام کی کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے عقل کی علامت غور و فکر ہے اور غور و فکر کی علامت خاموشی ہے

شکم پُری کا نتیجہ

بیٹے! دیکھو شکم پُری سے ہمیشہ بچنا کیونکہ اگر رات کو ہو تو خوفناک ہے اور دن میں ہو تو شرمناک اور رُسوا کن۔

سب سے زیادہ بے نیاز اور سب سے زیادہ نیاز مند

اے نورِ نظر! سب سے زیادہ بے نیاز وہ شخص ہے جو قناعت کی دولت سے مالامال ہو۔ اور سب سے زیادہ تنگدست اور پریشان وہ رہے گا جس کی نگاہ لوگوں کے مال پر ہو۔

(بیٹے)! جو کچھ خداوندِ عالم نے تمہارے لیے مقدّر کیا ہے اُس پر راضی رہو کیونکہ ارشادِ قدرت ہے ؛

میرے بندوں میں سب سے بڑا گنہ گار وہ ہے جو میرے فیصلوں پر راضی، میری نعمتوں کا شکر ادا نہ کرتا ہو اور میری طرف سے آنے والی آزمائشوں پر صبر نہ کرے۔

ایک سوال اور اس کا جواب

کسی نے جناب لقمان سے دریافت کیا کہ آپ کے نزدیک سب سے مستحکم اور پائیدار عمل کیا ہے؟ تو فرمایا کہ لغو باتوں سے دوری۔

سب سے زیادہ تلخ چیز

بیٹے!۔ میں نے حنظل بھی چکھا، درخت کی چھال بھی کھائی مگر تنگدستی سے زیادہ تلخ اور بدمزہ کوئی چیز نہ پائی ــــ لیکن دیکھو اگر کبھی تنگدستی کا شکار ہو تو خبردار لوگوں کے سامنے اس کا اظہار نہ کرنا ورنہ وہ تمہیں کوئی فائدہ تو پہنچائیں گے نہیں البتہ تم اُن کی نگاہوں میں حقیر ہو جاؤ گے ــــ بلکہ اگر تنگدستی لاحق ہو تو اُس ذاتِ برحق کی طرف رجوع کرنا جس کی طرف سے تم اس آزمائش میں پڑے ہو۔ وہی اسے دور کرنے پر سب سے زیادہ قدرت رکھتا ہے۔

اُسی سے مانگو، کون ہے جس نے اُس سے مانگا ہو اور اُس نے نہ دیا ہو یا اس پر اعتماد کیا ہو اور اُس نے اُسے نجات نہ عطا کی ہو؟

سب سے بڑی مصیبت

اے نورِ نظر!۔ دشمنوں کی طعن و تشنیع سب سے بڑی مصیبت ہے اور اس سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ اُن کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑے۔

دو باتوں کی سفارش

بیٹے! میں تمہیں دو ایسی باتوں کی نصیحت کرتا ہوں جن سے جب تک وابستہ رہو گے مسلسل نیکی کے راستہ پر رہو گے، معیشت کے لیے مالِ حلال، اور قیامت کے لیے دین کی پابندی)۔

حضرت داؤدؑ جناب لقمانؑ کی خدمت میں

منقول ہے کہ خداوندعالم نے جناب داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی : لقمان کے لیے ایک کرسی بچھاؤ جس پر وہ آکر بیٹھا کریں، اور تم اُن سے حکمت کی باتیں سُنا کرو۔

چنانچہ جناب داؤدؑ نے ان کے لیے کرسی بچھوا دی جس پر جناب لقمان بیٹھے اور فرمایا:

اے داؤدؑ!۔ چار باتیں یاد رکھئے تو اولین و آخرین کا علم حاصل ہو جائے گا:

۱: دنیا کی اُتنی ہی آرزو کریں جتنا یہاں زندہ رہنا ہے۔

۲: آخرت کے لیے اُتنا عمل کریں جتنا وہاں رہنا ہے۔
۳: اپنے آقا (خداوند عالم) کی اُتنی خدمت کریں جتنی اُس سے آپ کی حاجتیں وابستہ ہیں۔
۴: گناہ کی اُسی قدر ہمت کریں جتنی آتشِ جہنم کو برداشت کرنے کی طاقت ہو۔

سات باتوں میں سات ہزار فائدے

جناب لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا،

اے نورِ نظر! میں نے تمہارے لیے سات باتوں میں سات ہزار فائدے جمع کر دیے ہیں:

۱: خاموشی ایک ایسی عبادت ہے جس میں کوئی مشقت نہیں۔
۲: خاموشی ایک ایسی زینت ہے جو لباس، زیورات اور دیگر آرائشی ساز و سامان کے بغیر بھی انسان کے وقار میں اضافہ کرتی ہے۔
۳: سلطنت کے بغیر بھی ہیبت، صرف خاموشی سے حاصل ہو سکتی ہے۔
۴: خاموشی ایک ایسا قلعہ ہے جس میں دیوار (کی ضرورت) نہیں ہے۔
۵: خاموش رہنے والے کو لغزشوں اور بیہودہ باتوں سے معذرت کی ضرورت پیش نہیں آتی۔
۶: خاموشی کراماً کاتبین کو آرام کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔
۷: خاموشی بہت سے عیوب پر پردہ ڈال دیتی ہے۔

چھ صفتیں

اے نورِ نظر! میں تمہیں چھ ایسی صفتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جن میں سے ہر ایک صفت ایسی ہے جو تم کو خداوند عالم کی رضا سے نزدیک اور اُس کے غضب سے دور رکھے گی:

(۱): خدا کی عبادت کرو، کسی کو اُس کا شریک مت بناؤ۔
(۲): خداوند عالم کے فیصلوں پر راضی رہو، چاہے وہ تمہیں پسند ہوں یا ناپسند۔
(۳): خدا ہی کی خاطر کسی سے محبت کرو، اور خدا ہی کی خاطر نفرت کرو۔
(۴): جو بات اپنے لیے پسند ہو وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرو اور جو بات اپنے لیے ناپسند ہو وہ دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو۔
(۵): غصہ کو پی جاؤ اور جو شخص تمہارے ساتھ بدسلوکی کرے اُس کے ساتھ (بھی) نیکی کرو۔
(۶): خواہشات نفسانی کو ترک کرو اور جو باتیں ہلاکت خیز ہیں ان کی مخالفت کرو۔

چھ باتوں کو چھ چیزوں کی ضرورت ہے

اے نورِ نظر! چھ باتوں کے لیے چھ چیزوں کی ضرورت ہے:

۱: اچھی گفتگو کے لیے اچھے سامعین کی ضرورت ہے۔
۲: خاندانی شرافت کو ادب و تہذیب کی ضرورت ہے۔
۳: فرحت و مسرّت کے لیے امن و عافیت کی ضرورت ہے۔
۴: رشتہ داری کے لیے اُلفت و محبّت کی ضرورت ہے۔
۵: شرف و بزرگی کے لیے تواضع و انکساری کی ضرورت ہے۔
۶: شجاعت و دلیری (کے تحفظ اور بقا) کے لیے تونگری اور ثروتمندی کی ضرورت ہے۔

ایسے اُمور سے دُور رہیں

اے نورِ نظر!۔ اگر کسی بدسرشت و نااہل کی تعظیم کرو، یا کسی معزز اور صاحب وقار انسان کی توہین کرو، کسی دانشمند و عاقل انسان سے کنارہ کشی اختیار کرو، کسی احمق و نادان سے مذاق کرو، کسی جاہل سے دوستی کرو یا کسی بدکار اور فاسق آدمی سے دشمنی کرو تو پوری طرح چوکنا رہو۔ (یعنی مذکورہ بالا اُمور سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرو)

اور نیکی کا کمال یہ ہے کہ اُسے جلد پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔

ہدایت کی تین باتیں

بیٹے! تین باتیں ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ ہیں، مخلص آدمی سے مشورہ، حاسد دشمن کے ساتھ احسان اور سب کے ساتھ اچھا سلوک اور الفت و محبّت!

کسی کو کمتر مت سمجھو

اے نورِ نظر!۔ کسی شخص کے لباس کو بوسیدہ دیکھ کر اُس کو حقیر مت سمجھو کیونکہ اُس کا اور تمہارا پروردگار ایک ہی ہے۔

ایک جامع نصیحت

اے نورِ نظر!۔ یاد رکھو کہ تمہاری دہلیز پر قدم رکھنے والے دو ہی قسم کے ہوں گے: یا تو وہ کسی اُلفت یا رغبت کی وجہ سے آیا ہو گا یا کسی خوف و ہیبت کی وجہ سے۔

اگر آنے والا خوف کی بنا پر آیا ہے اور تم سے ڈرتا ہے تو اُسے اپنے قریب بٹھاؤ، خندہ پیشانی سے اس سے ملاقات کرو، اور خبردار اس کے پس پشت اُس کے بارے میں آنکھوں سے اشارہ نہ کرنا۔

اور اگر وہ آنے والا تمہاری محبت کی بنا پر آیا ہے تو اُس سے بشاشت و مسرت کے ساتھ ملو، اپنے دل کو اُس کے لیے نہایت پاک اور صمیمانہ رکھو، اور (اگر اُسے کسی چیز کی ضرورت ہو تو) اُس کے سوال کرنے سے قبل ہی دے دو، کیونکہ اگر وہ سوال پر مجبور ہوا تو گویا تم نے اُس کی آبرو سلب کر لی۔

سوال کی ذلت

بیٹے! کسی کے سامنے دستِ سوال پھیلا کر اپنی آبرو برباد نہ کرنا، اپنے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کبھی اپنی حیثیت سے نیچے نہ اُترنا (کوئی ایسا کام نہ کرنا جو تمہارے شایانِ شان نہ ہو) اور اپنی قدر و منزلت کو پہچاننا تاکہ زندگی بھر اس سے بہرہ ور ہوتے رہو۔

نزاع سے بچو

بیٹے! جھگڑے سے بچتے رہنا، کیونکہ یہ تمہیں خونریزی تک کھینچ سکتے ہیں۔

تین نصیحتیں

حضرت لقمانؑ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے اپنے فرزندِ ارجمند کو بہت سی نصیحتیں فرمائیں جن میں دنیا و آخرت کی فلاح و بہبود (کے اسرار و رموز) جمع ہیں ۔۔۔ اُن نصیحتوں کے درمیان تین وصیتیں آپ نے یہ بھی فرمائی تھیں:

اے نورِ نظر! اپنا راز اپنی بیوی کے سامنے بیان نہ کرنا، کسی ایسے شخص سے قرض نہ لینا جسے نئی نئی دولت ملی ہو، اور کسی پولیس والے کو بھائی نہ بنانا۔

جب جناب لقمان انتقال فرما گئے تو بیٹے نے چاہا کہ ان کی وصیتوں کے بارے میں کچھ تجربہ کرے چنانچہ بازار گیا ایک ایسی بکری خریدی جسے ذبح کرنے کے بعد اس کی کھال اُتاری جا چکی تھی۔ (خریدنے کے بعد) اسے بوری میں رکھ کر اپنی بیوی کے پاس لے گیا اور کہا:

میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا ہے اب اسے اپنے گھر میں ہی دفن کر رہا ہوں کسی کو بتانا نہیں۔

اس کے بعد اسے دفن کر دیا۔ پھر ایک نو دولتیے کے پاس گیا اس سے کچھ قرض لیا۔ اور ایک سپاہی سے دوستی بھی کر لی۔

کچھ دن گزرے تھے کہ (ایک دن) بیوی سے جھگڑا ہو گیا، اُسے مارا تو چیخنے لگی کہ تم (پہلے ہی) ایک آدمی کو قتل کر چکے ہو کیا اب مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہو؟

پھر اُس عورت نے بادشاہ کو جا کر یہ بات بتا دی۔ چنانچہ شوہر جلدی سے اس پولیس والے کے گھر پہنچا (جسے دوست بنایا تھا تاکہ اس مشکل وقت میں اس سے مدد لے)۔

لیکن جب پولیس والا بادشاہ کے پاس پہنچا اور دیکھا کہ بادشاہ کے پاس اُس شخص (فرزندِ لقمان) کی بیوی (فریادی بن کر آئی) ہے۔

بادشاہ نے اُس سے کہا کہ میں تمہارے شوہر کو کیسے تلاش کروں، تو سپاہی بولا کہ میں اس کا گھر جانتا ہوں وہ میرا دوست ہے۔

چنانچہ سپاہی اُسے گرفتار کرنے کے لیے پہنچ گیا، جسے دیکھ کر (فرزندِ لقمان) نے کہا، کس قدر حیرت انگیز بات ہے کہ میں تمہارا دوست بھی ہوں، تم سے پناہ کی درخواست کی تھی پھر تم مجھے گرفتار کرنے آ گئے؟

سپاہی نے کہا: یہ قتل کا مسئلہ ہے، پھر یہ کہ بادشاہ کا فرمان تمہاری درخواست سے بڑھ کر ہے، میں تمہیں چھپا نہیں سکتا، چنانچہ گرفتار کر کے کھینچتا ہوا بادشاہ کے پاس لے گیا کہ اسی اثنا میں وہ نو دولتیا پہنچ گیا جس سے اس نے قرض لیا تھا اور کہنے لگا ہو سکتا ہے تم قتل کر دیے جاؤ یا پھانسی پر لٹکا دیے جاؤ، یہ بتاؤ میری رقم کہاں ہے (پہلے اسے ادا کرو)۔

(فرزندِ لقمان) نے کہا، تھوڑا صبر سے کام لو میں اس گرفتاری سے چھٹکارا حاصل کر لوں تو (انتظام کرتا ہوں)

قرضخواہ بولا۔ ہرگز نہیں، میں تمہیں مہلت نہیں دے سکتا، پہلے میرا قرض ادا کرو۔
جب (اسی حالت میں) بادشاہ کے سامنے پیش ہوا، تو بادشاہ نے کہا،
اے لقمان کے فرزند۔ تم اس سلوک کے حقدار تو نہیں تھے لیکن (یہ تو بتاؤ) تم نے ناحق ایک شخص کو کیوں قتل کر دیا۔
(فرزند لقمان) نے کہا: خدا حاکم کو سلامت رکھے اور عزت عطا کرے، آپ کسی کو میرے گھر بھیجیں اور مقتول کو برآمد کرائیں۔ چنانچہ تفتیش کرنے والے گئے اور جستجو کرنے کے بعد وہ بوری تلاش کر لی جس میں کھال اُتری ہوئی بکری پڑی تھی۔ جب تفتیش کرنے والوں نے بوری میں سے اسے نکال کر پیش کیا تو بادشاہ کو ہنسی آ گئی، اس نے کہا: (سچ بتاؤ) کیا ماجرا ہے؟
تو لقمانؑ کے فرزند نے کہا میرے والد ماجد نے تین باتوں کی مجھے وصیت کی تھی، میں نے چاہا کہ ان کا تجربہ کر کے دیکھوں چنانچہ میں نے تجربہ کیا تو انہیں بالکل ویسا ہی پایا جیسا اُنہوں نے مجھ سے فرمایا تھا۔

نامِ خُدا کا احترام

جناب لقمانؑ نے ایک کاغذ پر لفظ "بسم اللہ" لکھا ہوا دیکھا تو اُسے اُٹھایا احترام کیا اور کھا گئے۔ تو خداوند عالم نے اُنہیں حکمت سے سرفراز فرمایا۔

دِل اور زبان

جناب لقمان (پہلے غلامی کی زندگی گزار رہے تھے) اُن کی دانائی کی پہلی بات اُس وقت ظاہر ہوئی جب ان کی آزادی سے قبل ان کے مالک و حاکم نے ایک دن اُن سے کہا کہ ایک بکری ذبح کر کے اُس کی سب سے عمدہ چیز اس کے سامنے پیش کریں۔
تو جناب لقمان نے بکری ذبح کر کے اُس کی زبان اور دل مالک کے پاس پیش کر دیے۔
پھر کسی موقع پر اُس نے حکم دیا کہ ایک اور بکری ذبح کریں اور اُس کے جسم میں جو سب سے خراب چیز ہو وہ لائیں۔
اِس دفعہ بھی جناب لقمان نے بکری ذبح کی اور اُس کی زبان اور دل (یعنی) دونوں چیزیں مالک کی خدمت میں پیش کر دیں۔
تو اُس نے پوچھا کہ اِس کا کیا سبب ہے کہ (جب میں نے بہترین چیز مانگی تب بھی دل اور زبان لائے جب بدترین چیز مانگی تب بھی دل اور زبان ہی لائے ؟)
تو جناب لقمان نے فرمایا : دل اور زبان کا حال یہ ہے کہ اگر یہ پاک صاف ہوں تو ان کی وجہ سے سارا جسم ہر قسم کی آفتوں سے پاک رہتا ہے۔ اس لیے یہ دونوں چیزیں جسم کا بہترین حصہ ہیں۔ اور اگر ان دونوں میں کھوٹ ہو تو پورا جسم عیوب ونقائص کا مجموعہ بن جاتا ہے اس لحاظ سے یہ دونوں بدترین چیزیں ہیں۔

دل زراعت گاہ ہے

جناب لقمان فرماتے ہیں ، دل زراعت گاہ ہے اس میں پاک و پاکیزہ باتوں کی کاشت کرو، کیونکہ اگر ان کا پھل نہ بھی کھا سکے تو اُس کے سبزے اور شادابی سے ضرور فیض اُٹھاؤ گے۔

تلخیوں پر صبر

جناب لقمان آزادی سے قبل جس مالک کے پاس زندگی گزار رہے تھے وہ ان سے اتنی محبت کرتا تھا کہ جب بھی کھانے کی کوئی چیز سامنے آتی تو پہلے جناب لقمان کو کھلاتا تھا پھر خود کھاتا تھا۔

ایک روز مالک نے ایک خربوزہ کاٹا جو بہت تلخ تھا، اُس نے (حسب عادت) پہلے ایک ٹکڑا جناب لقمان کی خدمت میں پیش کیا، تو اُنہوں نے اُسے چکھا اور نہایت رغبت اور فرحت و مسرت کے ساتھ اُسے پورا کھالیا۔ لیکن جب مالک نے (تھوڑا سا) خربوزہ زبان پر رکھا تو اُسے حقیقت حال معلوم ہوگئی۔

اُس نے بہت تعجب سے پوچھا کہ (جب یہ اس قدر تلخ تھا تو) آپ نے اسے اتنی رغبت سے کیوں کھایا اور اس کی تلخی کو راز کیوں رکھا؟

تو جناب لقمان نے فرمایا:

اے بزرگ محترم! آپ ایک مدت سے مجھے نعمتوں اور عمدہ غذاؤں سے نواز رہے ہیں، تھوڑی سی تلخی کو مجھے خوشگوار طریقہ سے قبول کر لینے دیجئے۔

انسان کا جوہر

جناب لقمانؑ کا ارشاد ہے کہ: ہر چیز کا ایک جوہر ہوتا ہے انسان کا جوہر اس کی عقل کا جوہر صبر و شکیبائی ہے۔

جناب لقمان اور بزم وعظ و نصیحت

جناب لقمان حکیم ایک روز لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے کہ اسی اثنا میں بنی اسرائیل کے بزرگان میں سے ایک شخص وہاں سے گزرا، اُس نے لوگوں کا جمِ غفیر دیکھا تو نزدیک آیا، اور گردن لمبی کر کے (جناب لقمان کی طرف نگاہ کی)، پھر پوچھا: آپ ہی لقمان ہیں، بنی حسحاس کے غلام؟

فرمایا: ہاں میں ہی ہوں۔

پوچھا: آپ بھیڑیں چراتے ہیں؟

فرمایا: ہاں۔

پوچھا: آپ کالے ہیں؟

فرمایا: کالا ہونا تو ظاہری چیز ہے (اس کے بارے میں پوچھنے کی کیا ضرورت؟) اور آپ کو میرے بارے میں اس قدر حیرت و تعجب کیوں ہے؟

کہنے لگا: (حیرت اس بات کی ہے کہ) لوگوں کا آپ کے دروازہ پر اس قدر اژدہام اور آمد و رفت کیوں ہے اور یہ لوگ آپ کی باتوں کو اس قدر پسند کیوں کرتے ہیں؟

تو فرمایا: (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں اپنی نگاہیں نیچی رکھتا ہوں، زبان پر قابو رکھتا ہوں، غذا پاک و پاکیزہ کھاتا ہوں، اپنے دامن کو نفس امارہ کی آلودگیوں سے بچاتا ہوں، بات سچی کرتا ہوں، وعدہ پورا کرتا ہوں، مہمانوں کی عزت کرتا ہوں، اپنے پڑوسی کی

حفاظت کرتا ہوں اور لغو و لایعنی باتوں سے کنارہ کش رہتا ہوں۔

یہی وہ باتیں ہیں جن کی وجہ سے تمہیں لوگوں کا یہ جم غفیر اور میرے دروازہ پر کثرت سے آمد و رفت نظر آتی ہے۔

مذکورہ بالا صفات میں جس کے اندر کمی ہوگی وہ مجھ سے کمتر رہے گا اور جوان پر عمل کرے گا وہ میرے مانند (محبوب القلوب) ہوگا۔

عافیت

جناب لقمانؑ سے دریافت کیا گیا کہ عافیت کیا ہے؟

تو فرمایا: بدن بیماری سے محفوظ ہو۔ دین ہوا و ہوس سے پاک ہو اور عمل میں ریاکاری نہ ہو۔

پانچ خصوصیات

آپ کے فرزند ارجمند نے دریافت کیا: انسان کے اندر سب سے بہتر صفت کیا ہے؟

فرمایا: دین و مذہب کی پابندی۔

اُس نے پوچھا: اگر دو باتیں ہوں تو کون سی زیادہ اچھی ہیں۔

تو فرمایا: دین اور تونگری۔

پھر پوچھا: اگر تین باتیں ہوں تو کون سی سب سے بہتر ہیں؟

تو فرمایا: دین، تونگری اور حیا۔

اس نے پوچھا: اگر چار باتیں ہوں تو کون سی زیادہ اچھی ہیں؟

تو فرمایا: دین، مال، حیا اور خوش اخلاقی۔

پھر پوچھا: اگر پانچ باتیں ہوں تو کون سی سب سے بہتر ہیں؟

تو فرمایا: دین، مال، حیا، خوش اخلاقی اور سخاوت۔

بیٹے نے پوچھا: اگر کسی کے اندر چھ باتیں ہوں تو کون کون سی زیادہ بہتر ہیں؟

تو فرمایا کہ اے نور نظر — (صرف تعداد بڑھانے کی فکر نہ کرو) میں نے جو (پانچ) صفات بیان کی ہیں اگر کسی شخص میں جمع ہوں تو وہ عبادت گزار بھی ہے، متقی بھی، پاک طینت بھی، اللہ کا دوست بھی (شیطان کے حملوں سے محفوظ بھی۔

مختلف قسم کے سوالات

حضرت لقمان سے کسی نے سوال کیا: لوگوں میں علم کے لحاظ سے سب سے بلند مرتبہ کون ہے؟

تو فرمایا کہ جو دنیا کی لذتوں پر آخرت کی نعمتوں کو ترجیح دے۔

پوچھا گیا، لوگوں میں سب سے زیادہ تونگر کون ہے؟

تو فرمایا: جو سب سے زیادہ عقلمند ہو۔

سوال کیا گیا، کس بات میں شرف و فضیلت ہے؟

تو فرمایا : بنی نوع انسان پر فضل و احسان کی بارشس میں ۔

دریافت کیا گیا، وہ کیا چیز ہے جسے لوگ تلاش تو کرتے ہیں لیکن نہ پہچانتے ہیں نہ انہیں وہ ملتی ہے ۔

تو فرمایا، انجام نیک ۔

پوچھا گیا : کون سا ذائقہ ہے جو چکھنے والے کو برباد کر دیتا ہے ؟

تو فرمایا : حسد ۔

سوال کیا گیا : کون سی عمارت ہے جو منہدم نہیں ہو سکتی ؟

تو فرمایا : عدل و انصاف ۔

دریافت کیا گیا، وہ کون سی تلخی ہے جو جلد ہی شیرینی بن جاتی ہے ؟

تو فرمایا، صبر ۔

پوچھا گیا : وہ کون سی مٹھاس ہے جو جلد ہی تلخی بن جاتی ہے ؟

تو فرمایا : جلد بازی ۔

سوال کیا گیا : وہ کون سا پیراہن ہے جو نہ خراب ہوتا ہے نہ بوسیدہ ؟

تو فرمایا : حُسنِ ثنا ۔

دریافت کیا گیا، انسان کا وہ کون سا دشمن ہے جسے وہ دوست سے زیادہ عزیز رکھتا ہے ؟

تو فرمایا : نفس ۔

پوچھا گیا : وہ کون سی بیماری ہے جس کے علاج سے لوگ عاجز ہیں ؟

تو فرمایا : حماقت ۔

سوال کیا گیا : وہ کون سی بلا ہے جس سے لوگ بچنے کی کوشش نہیں کرتے ؟

تو فرمایا : عشق ۔

دریافت کیا گیا کہ : وہ کون سی برائی ہے جس کو اپنانے والا انتہائی پستی میں ہوتا ہے ؟

تو فرمایا : غرور و تکبّر ۔

پوچھا گیا : وہ کون سی چیز ہے جس میں مرد و عورت دونوں کے لیے زینت ہے ؟

تو فرمایا : سچائی اور پاکیزگی ۔

سوال کیا گیا : نیند کیا ہے ؟

تو فرمایا : ہلکی موت ۔

دریافت کیا گیا : تو موت کیا ہے ؟

فرمایا : گہری نیند ۔

پوچھا گیا : وہ کیا چیز ہے جس سے دل کو راحت و فرحت حاصل ہوتی ہے ؟

تو فرمایا : بزرگوں کی تعلیمات ۔ (دینی بزرگوں کی ہدایتیں)

سوال کیا گیا ، وہ کون سا راستہ ہے جس پر چلنے والا کسی اچھے انجام تک نہیں پہنچ سکتا ؟
تو فرمایا ، ظلم ۔

دنیا و آخرت

(جناب لقمان نے اپنے فرزند کو نصیحت فرمائی) : اے نورِ نظر! دنیا کے اندر اس طرح داخل نہ ہونا کہ تمہاری آخرت کو نقصان پہنچ جائے اور نہ دنیا کو اس طرح ترک کرنا کہ لوگوں پر بوجھ بن جاؤ۔

خدا سے خوف اور امید

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا : جناب لقمان نے اپنے فرزند کو کیا وصیت فرمائی تھی ؟
تو امام علیہ السلام نے فرمایا : اُس میں نہایت عجیب و غریب باتیں تھیں، اور سب سے زیادہ شگفتہ آور یہ بات تھی کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا ،
اے نورِ نظر خداوند عالم سے اتنا ڈرو کہ اگر دونوں جہان کی نیکیاں لے کر اُس کی بارگاہ میں حاضر ہو تب بھی وہ تمہیں عذاب میں مبتلا کر سکتا ہے، اور اتنی اُمید رکھو کہ اگر دونوں جہان کی معصیتیں لے کر پہنچو تب بھی تم کو معاف کر سکتا ہے۔

علما سے فیض حاصل کرو

(جناب لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا) : بیٹے اعلا کے پاس بیٹھو اُن سے زیادہ نزدیک ہونے کی کوشش کرو، کیونکہ خداوند عالم جس طرح آسمانی بارش کے ذریعہ مردہ زمین میں جان ڈال دیتا ہے اسی طرح دِلوں کو حکمت کے نور سے زندگی عطا کرتا ہے۔

برائی کی جگہوں سے بچو

اے نورِ نظر! جب بھی برائی کی جگہ جاؤ گے، تم پر تہمت لگائی جائے گی۔

گفتگو اور خاموشی

اے نورِ نظر! اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ گفتگو چاندی ہے، تو یقین رکھو کہ خاموشی سونا ہے۔

مُرغ سے کمتر تو نہ بنو

اے نورِ نظر! کہیں ایسا نہ ہو کہ مرغ تم سے زیادہ ہوشیار ثابت ہو، اور نماز کے اوقات کا زیادہ پابند نظر آئے ؟ — کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ نماز کے وقت اذان دیتا ہے اور سحر کے وقت جب تم سو رہے ہوتے ہو (اذان دیتا اور نماز کے وقت کا) اعلان کرتا ہے (تو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تو نماز کا وقت یاد رکھے اور تم بھول جاؤ)۔

نفع بخش ہدایات

اے نورِ نظر! جس شخص کو اپنی زبان پر قابو نہ ہو اُسے ندامت اُٹھانی پڑے گی، اور جو شخص لوگوں سے زیادہ بحث و مباحثہ کرے گا اُسے بُری باتیں سننی پڑیں گی۔ جو شخص برائی کی جگہوں پر جائے گا اُس پر تہمت لگائی جائے گی۔ جو شخص بُرے انسان سے دوستی کرے گا وہ خود بھی (برائی سے) محفوظ نہیں رہ سکتا، اور جو شخص علما کی بزم میں بیٹھے گا وہ فائدہ حاصل کرے گا۔

توبہ میں عجلت

بیٹے! توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرنا کیونکہ موت اچانک آئے گی!

اِن باتوں سے بچو

اے نورِ نظر! کسی مصیبت زدہ کی شماتت نہ کرنا، کسی پریشان حال کو اُس کی پریشانی کے سلسلے میں عیب نہ لگانا اور نہ کسی خیر و نیکی کو انجام دینے سے گریز کرنا کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں تمہارے لیے ذخیرہ ہے۔

تین قسم کے لوگوں سے نرمی سے پیش آؤ

اے نورِ نظر! تین اشخاص کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ: بیمار، بادشاہ اور بیوی۔

قانع اور پرہیزگار بنو

اے نورِ نظر! قناعت کو اپناؤ تو ہمیشہ تونگری کی زندگی گزارو گے اور تقویٰ اختیار کرو تو عزت و منزلت حاصل کرو گے۔

ان باتوں کو فراموش نہ کرنا

اے نورِ نظر! تقویٰ کو اپناؤ کیونکہ یہ بہترین تجارت ہے، اگر کبھی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ کرو، اپنے عمل پر نادم ہو اور پختہ ارادہ کرو کہ آئندہ کبھی ایسا نہ کرو گے۔ موت کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھو اور اس حقیقت کو فراموش نہ کرو کہ عنقریب) خدا کے سامنے پیش کئے جانے والے ہو جہاں تمہارے اعضا تمہاری کارکردگی کے بارے میں خدا کی بارگاہ میں تمہارے خلاف گواہی دیں گے اور فرشتے تم پر مسلط ہیں ان سے حیا کرو اور اُس خدائے عزوجل سے شرم محسوس کرو جو تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ وعظ و نصیحت کو یاد رکھو اور اس کے مطابق عمل کرو، وعظ و نصیحت پر عمل کرنا عقلمند کے لیے شہد سے زیادہ شیریں ہوتا ہے جبکہ احمق کی حالت یہ ہے کہ جس قدر کسی بوڑھے آدمی کے لیے سیڑھیوں پر چڑھنا دشوار ہوتا ہے اُس سے زیادہ احمق آدمی کے لیے وعظ و نصیحت پر عمل کرنا مشکل ہوتا ہے۔

موت کو یاد رکھو

اے نورِ نظر! لہو و لعب کی باتیں نہ سنو کیونکہ یہ باتیں آخرت سے غافل کرتی ہیں البتہ جنازوں کو یاد کیا کرو قبرستان جایا کرو عبرت

کو پیش نظر رکھا کرو اور اُس کے بعد کی ہولناکیوں پر غور کیا کرو تو نصیحت حاصل ہوگی۔

ظلم کر کے خوش نہ ہونا

بیٹے! کسی پر ظلم کر کے خوش نہ ہونا بلکہ اگر کسی پر ظلم کیا ہو تو اس پر رنج و افسوس کرو۔

خدا کی قدرت یاد رکھو

اے نور نظر! ظلم تاریکیوں کا نام ہے جو قیامت کے دن حسرت و اندوہ کا باعث ہوں گی اور اگر کسی کمزور شخص پر ظلم کرنے کی طاقت اپنے اندر محسوس کرو تو قدرت خدا کو یاد رکھو۔

خدا کے وعدے پر اُمید رکھو

بیٹے! لوگوں کے قبضہ میں جو کچھ ہے اُس سے نا اُمید رہو، اللہ نے جس چیز کا وعدہ کیا ہے اُس پر اعتماد رکھو، اپنے فرائض کو ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرو اور جس (رزق) کی ضمانت لی جا چکی ہے اُس کے بارے میں (زیادہ) تگ و دو مت کرو، اپنے تمام معاملات میں خدا پر بھروسا رکھو وہی کافی ہے اور جب نماز پڑھو تو اس طرح گویا یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے جس کے بعد پھر کبھی موقع نہیں ملے گا۔

ہر آنے والا دن گزشتہ سے بہتر ہو

"اے نور نظر! کوشش کرو کہ تمہارا آج کا دن (نیک اعمال کے لحاظ سے) گزشتہ روز سے بہتر ہو اور آنے والا کل آج سے بھی بہتر ثابت ہو کیونکہ جس شخص کے دو دن مساوی ہوں وہ نقصان میں ہے اور جس کا آج کا دن گزشتہ روز سے بھی (نیکیوں کے لحاظ سے) کمتر ہو وہ قابل نفرین ہے[۱]"

خدا کے فیصلوں پر راضی رہو

"اے نور نظر! جو کچھ خداوند عالم نے تمہارے لیے مقسوم قرار دیا ہے اُس پر راضی رہو کیونکہ اُس کا ارشاد ہے: میرے بندوں میں سب سے بڑا گناہ گار وہ ہے جو میرے فیصلوں پر راضی نہ رہے میری نعمتوں کا شکر ادا نہ کرے اور میری جانب سے آنے والی آزمائشوں پر صبر نہ کرے۔

معرفت کے مواقع

جناب لقمان فرماتے تھے: تین قسم کے اشخاص (مندرجہ ذیل) تین حالات میں ہی پہچانے جاسکتے ہیں، بہادر آدمی جنگ کے موقع پر، حلیم و بردبار غصہ کے موقع پر، اور بھائی چارہ (واخوت) ضرورت کے موقع پر۔

چار چیزوں کے بارے میں بازپرس

جناب لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا: اے نور نظر! کل جب تم خدا کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے تو تم سے چار چیزوں کے

بارے میں باز پرس کی جائے گی: ۱۔ جوانی کن کاموں میں گزاری ۲۔ زندگی کن امور میں تمام کی ۳۔ مال کہاں سے حاصل کیا ۴۔ کہاں خرچ کیا۔ لہٰذا ان باتوں کے (صحیح اور قابلِ قبول) جوابات ابھی سے تیار رکھو۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

۱۔ کتاب "ارشاد القلوب" صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳

چار باتوں کا انتخاب

اے نورِ نظر! میں نے چار سو پیغمبروں کی خدمت کی اور ان کی گفتگو سے چار باتیں (خاص طور سے) سیکھیں ۱۔ یہ کہ جب نماز میں مشغول ہو تو اپنے دل میں اخلاص رکھو، ۲۔ جب کسی دسترخوان پر بیٹھو تو چبا چبا کر آہستہ آہستہ غذا کھاؤ ۳۔ جب دوسرے کے گھر میں بیٹھو تو اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو اور ۴۔ جب لوگوں کے درمیان ہو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو (لغو باتوں سے اسے آلودہ نہ کرو)

عاقل اور نادان کا فرق

اے نورِ نظر! خاموش عقلمند بننا، چرب زبان جاہل بننے سے بچنا۔

چھ صفتیں

اے نورِ نظر! تمہیں چھ باتوں کی نصیحت کرتا ہوں جن میں اولین و آخرین کا علم جمع ہے۔

۱۔ اپنے دل کو اس دنیا کے ساتھ اُتنا ہی گرویدہ کرو جتنا یہاں زندہ رہنا ہے۔

۲۔ آخرت کے لیے اس قدر عمل کرو جتنا وہاں رہنا ہے۔

۳۔ خدا کی اتنی اطاعت کرو جتنی تمہاری حاجتیں اُس سے وابستہ ہیں۔

۴۔ اپنے آپ کو آتشِ جہنم سے چھڑانے کی کوشش کرتے رہو۔

۵۔ گناہ کی اتنی ہی ہمت کرو جتنے دن جہنم میں جلنے کی طاقت ہو۔

۶۔ اگر خدا کی معصیت کرنا چاہو تو اس کے لیے ایسی جگہ ڈھونڈو جہاں وہ تم کو نہ دیکھ سکے۔

لقمان اور ان کے فرزند

کسی شخص نے آپ سے کہا: آپ کس قدر بدصورت ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ تم خالق کی مذمت کر رہے ہو یا مخلوق کی (کیونکہ یہ صورت میں نے خود تو نہیں بنائی)

ایک روز آپ اپنے فرزند ارجمند کے ساتھ ایک گاؤں کی طرف جا رہے تھے کہ راستہ میں آپ کا گدھا چلنے سے عاجز ہو گیا (تو آپ اپنے بیٹے کے ساتھ پیدل چلنے لگے تھوڑی دیر بعد) بیٹے کے پیر میں کوئی چیز چبھ گئی اور وہ بھی چلنے سے مجبور ہو گیا چنانچہ آپ حضرات اُس گاؤں تک نہ پہنچ سکے، بیابان کے اندر ہی رات گزارنے پر مجبور ہوئے اور بھوکے پیاسے رہے، جب

صبح ہوئی تو بیٹا رات کی بھوک و پیاس کی پریشانی کی شکایت کرنے لگا، اور جناب لقمان حکیمانہ طریقہ سے اُسے سمجھانے لگے کہ اسی اثنا ایک شخص ایک گدھا لے کر آیا جس پر سوار ہو کر دونوں اُس گاؤں میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہاں کے تمام باشندے قتل ہو چکے ہیں، کیونکہ گزشتہ شب کسی بڑے دشمن (کی فوج) نے ان لوگوں پر حملہ کر کے سب کو تہ تیغ کر دیا یہ منظر دیکھ کر اُنہیں اندازہ ہوا کہ گزشتہ شب کی پریشانی میں کتنی بڑی مصلحت پوشیدہ تھی، اور راستہ میں ان لوگوں کا (رک جانا اور بیابان میں) رات گزارنا کتنی بڑی نعمت ثابت ہوا۔

ظالم کی علامتیں

آپ نے اپنے فرزند سے (جو وصیتیں فرمائیں اُن میں یہ بھی ہے کہ) اے نورِ نظر! ظالم کی تین علامتیں ہیں، ۱۔ (خداوند عالم کی) جو اُس سے برتر ہے نافرمانی کرتا ہے ۲۔ کمزوروں پر ستم ڈھاتا ہے ۳۔ ظالموں کی مدد و نصرت کرتا ہے۔

مسافرت کے وسائل

اے نورِ نظر! سفر میں تلوار، جوتے، عمامہ، جامہ و لباس، پانی کا برتن، سوئی، دھاگا اور کچھ دوائیں ساتھ رکھو جن سے وقتِ ضرورت تمہارے ساتھی اور خود تم فائدہ اُٹھا سکو، دورانِ سفر سوا گناہ کی باتوں کے ہر چیز میں ساتھیوں کا ساتھ دو۔

یہ باتیں پیشِ نظر رکھو

اے نورِ نظر! اُس (آخرت کے) گھر کے لیے سامان تیار رکھو جہاں مستقبل میں جانے والے ہو، تقویٰ کو اپناؤ کیونکہ وہ بہترین تجارت ہے، اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ کرو، شرمندہ ہو اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کرو[1] ..... الخ

عجیب و غریب نصیحتیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب لقمان نے اپنے فرزندِ ارجمند کو جو نصیحتیں فرمائیں اُن میں یہ بھی تھا کہ،

اے نورِ نظر! تم سے قبل بہت سے لوگوں نے اپنی اولاد کے لیے بہت کچھ (مال) جمع کیا، مگر ان میں سے نہ کوئی چیز باقی رہی اور نہ وہ اولاد باقی رہی جس کے لیے جمع کیا تھا۔

تم (خداوند عالم کے) وہ بندے ہو جن سے اُجرت کا معاملہ طے ہو چکا ہے تمہیں عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور قدرت کی جانب سے اُجرت کا وعدہ کیا جا چکا ہے ــــ تو اب عمل کرو تاکہ پوری اُجرت کے حقدار بن سکو۔

اِس دُنیا میں اُس بکری کے مانند زندگی نہ گزارنا جس نے ایک سرسبز و شاداب کھیتی دیکھی، اُس میں پہنچ گئی اتنا کھایا کہ موٹی ہو گئی پھر یہی موٹاپا اُس کی موت کا سبب بن گیا (کہ لوگوں نے موٹی تازی بکری دیکھ کر اسے ذبح کر دیا)۔

اِس دنیا کو ایک پُل سمجھو جو ایک نہر پر بنایا گیا ہے تاکہ تم اُس کو عبور کر کے (آخرت کے) ایسے گھر میں پہنچ جاؤ جہاں سے پھر کبھی واپس نہیں آنا ہے۔

---

[1] یہ حدیث ابتدائی جملے کو چھوڑ کر پوری کی پوری چند صفحات قبل گزر چکی ہے (مترجم)

لہٰذا اِس پُل پر عمارت قائم کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ اسے ویسا ہی خالی رہنے دو، کیونکہ تمہیں اس کو آباد کرنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اس پر سے ثابت قدمی، نیکی، اور تقویٰ کے ساتھ گزر جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

گفتارِ حضرت داوٗدؑ

قرآن مجید میں خالق دو جہاں کا ارشاد ہے ،

ہمارے (خاص) بندے داوٗد کو یاد کرو جو صاحب قوت و اختیار اور ہماری طرف نہایت رجوع کرنے والے تھے، ہم نے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا جو اُن کے ساتھ شب و روز تسبیح (و تقدیس) کرتے تھے اور پرندوں کو بھی (تابع فرمان قرار دیا تھا کہ) اُن کے ارد گرد جمع ہوں اور سب ان کی بارگاہ میں حاضری دیں، ہم نے اُن کی سلطنت کو مستحکم کیا، اور اُنہیں حکمت اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت عطا کی۔

دوسری جگہ ارشادِ قدرت ہے :

کیا تمہیں اُن مقدمہ والوں کی خبر پہنچی ہے جو دیوار پر چڑھ کر اُن کے گھر کے بالائی حصہ میں پہنچ گئے تھے۔ جب وہ داوٗد کے پاس پہنچے تو وہ اُنہیں دیکھ کر گھبرا گئے۔

اُن لوگوں نے کہا : ڈریئے نہیں، ہم دونوں (ایک مقدمہ کے) فریق ہیں جن میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے آپ ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیں بے انصافی نہ ہونے دیجئے، اور ہمیں راہ راست بتائیے

یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہی دنبی ہے ۔ اِس نے مجھ سے کہا کہ یہ ایک دنبی بھی میرے حوالہ کر دو اور اس نے گفتگو میں مجھے دبا لیا ہے۔

داوٗدؑ نے جواب دیا کہ اس شخص نے اپنی دنبیوں کے ساتھ تیری دنبی ملا لینے کا مطالبہ کر کے یقیناً تجھ پر ظلم کیا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ مل جل کر (کام کرنے) والے لوگ اکثر ایک دوسرے پر زیادتیاں کرتے رہتے ہیں۔ صرف وہی لوگ اِس سے بچے ہوئے ہیں جو ایمان رکھتے اور عمل صالح انجام دیتے ہیں، اور ایسے لوگ تو کم ہی ہیں۔

(یہ بات کہتے کہتے) داوٗدؑ کو خیال آیا کہ یہ تو دراصل ہماری طرف سے ان کی آزمائش تھی، چنانچہ اُنھوں نے استغفار کیا، سجدے میں گر گئے اور رجوع کر لیا۔ تو اُنہیں معاف کر دیا، اور یقیناً اُن کے لیے ہماری بارگاہ میں تقرب اور اچھا انجام ہے ۔

اے داوٗد ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے تو تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور خواہشات نفس کی پیروی نہ کرنا جو تمہیں راہ خدا سے ہٹا دے یقیناً جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹکتے ہیں اُن کے لیے سخت سزا ہے کہ وہ حساب و کتاب کے دن کو بھول گئے۔

اور ہم نے داوٗد کو زبور عطا کی۔

اور ہم نے داؤد کو زرہ سازی کا فن سکھایا جو تمہیں جنگ کے موقع پر تلواروں کے زخم سے بچاتی ہے۔ پھر کیا تم ہمارے شکر گذار ہو؟

اور ہم نے داؤد و سلیمان کو علم کی دولت سے مالا مال کیا تو اُن دونوں نے کہا کہ حمد ہے خداوند عالم کی جس نے ہمیں اپنے بہت سے صاحبان ایمان بندوں پر فضیلت عطا کی۔

اور ہم نے داؤد کو اپنے فضل و کرم سے نوازا (اور پہاڑوں کو حکم دیا کہ) ان کے ساتھ ہم آہنگی کریں (یہی حکم) پرندوں کو بھی دیا ہم نے اُن کے لیے لوہے کو نرم بنا دیا (اس ہدایت کے ساتھ) کہ زرہیں بنائیں اور ان کے حلقے صحیح انداز کے مطابق رکھیں۔

(اے آلِ داؤدؑ) نیک اعمال انجام دو، جو کچھ تم کرتے ہو میں اُس سے بہت اچھی طرح باخبر ہوں۔

خُدا سے حضرت داؤدؑ کی گفتگو

منقول ہے کہ جناب داؤد علیہ السلام ساحل سمندر کی طرف نکلے وہاں ایک سال تک خداوند عالم کی عبادت کی، جب سال پورا ہوا تو بارگاہِ معبود میں عرض پرداز ہوئے:

اے پالنے والے! میری کمر جھک گئی، آنکھیں پتھرانے لگیں (روتے روتے) آنسو خشک ہونے لگے لیکن ابھی تک مجھے اپنے انجام کے بارے میں نہیں بتایا گیا کہ کیا ہونے والا ہے!

تو خداوند عالم نے ایک مینڈک میں قوتِ گویائی دے کر حکم دیا کہ میرے بندے داؤد کو جواب دے۔

اُس مینڈک نے جناب داؤدؑ سے عرض کیا: اے نبیِ خدا کیا آپ اپنی ایک سال کی عبادت کے سلسلہ میں خدا پر احسان جتانا چاہتے ہیں؟ اُس خدائے عزوجل کی قسم جس نے آپ کو نبی بنایا ہے، میں اس خشکی پر ساٹھ برس[1] سے خدا کی تسبیح اور حمد و ثنا کر رہا ہوں، پھر بھی میرے اعضاء و جوارح خوفِ خدا سے کانپتے رہتے ہیں!۔ یہ سُن کر جناب داؤدؑ رونے لگے۔

---

[1] نہیں کہا جاسکتا کہ ساٹھ برس بطور حقیقت استعمال ہوا ہے یا بطور مبالغہ اور کہنے والا مینڈک ہی تھا یا کوئی فرشتہ (مترجم)

جناب داؤدؑ کا زبور پڑھنا

جناب داؤد علیہ السلام جب اپنے لیے گریہ و زاری کرنا چاہتے تھے تو سات دن تک کھانا پینا اور ازدواجی اُمور ترک کر دیتے تھے، پھر حکم دیتے تھے کہ ایک منبر لا کر بیابان میں بچھایا جائے اس کے بعد جناب سلیمان سے فرماتے تھے کہ منبر پر جائیں اور اعلان کریں، اے جنگل کے جانورو، اور درندو، اے مَردو اور عورتو، اے عابدو اور زاہدو اے عبادت خانوں اور خانقاہوں میں زندگی گزارنے والو، آؤ داؤد کی زبان سے زبور کی تلاوت سنو۔

چنانچہ سب اُس بیابان میں جمع ہو جاتے تھے، تو جناب داؤد منبر پر جاتے تھے اور زبور پڑھنا شروع کرتے تھے، یہاں تک کہ جب موت اور قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ آتا تھا تو لوگ اس قدر گریہ و زاری کرتے تھے کہ ہر قسم کی مخلوقات میں سے بہت سے موت سے ہم آغوش ہو جاتے تھے۔

جناب سلیمانؑ نے جب یہ منظر دیکھا تو عرض کی (اے پدر بزرگوار) اے خدا کے نبیؑ۔ آپ کی زبان سے گناہ اور اُس کے نتائج کا ذکر
ن کر لوگوں کی حالت دگرگوں ہے، ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے ہیں کہ نالہ و شیون کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ بکثرت مخلوقات
رت سے ہم آغوش ہو رہی ہیں اگر آپ اس گفتگو کو مختصر کر دیں تو کیا ہے)؟ یہ سن کر حضرت داؤدؑ کو خود بھی غش آگیا تو جناب سلیمانؑ
ھڑے ہوئے اور اعلان کیا: اے لوگو اپنے مُردوں کو دفن کرو جس کا کوئی دوست موجود ہو وہ اپنے دوست کی تجہیز و تکفین کا سامان کرے
بں کے رشتہ دار موجود ہوں وہ اپنے رشتہ داروں کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کریں، کیونکہ جنت و جہنم کے تذکرہ نے ہی ان لوگوں کو
رت کی وادی تک پہنچایا ہے۔

جناب سلیمانؑ کے لیے دُعا

اے پالنے والے! میرے بعد میرے بیٹے سلیمان کو اسی طرح اپنے (خاص) فضل و کرم سے نوازنا جس طرح تو نے مجھے اپنے
ضل و کرم سے نوازا۔

تو خداوند عالم نے وحی نازل کی: اے داؤد اپنے بیٹے سے کہو کہ وہ بھی میرا ویسا ہی (سچا چاہنے والا اور یاد کرنے والا) رہے جیسے
ہو تاکہ اُسے بھی تمہاری طرح نوازوں۔

موتِ فرزند

منقول ہے کہ جناب داؤدؑ کے ایک فرزند کا انتقال ہو گیا جس کا اُنہیں بہت زیادہ صدمہ ہوا۔ (قدرت کی جانب سے) اُن سے
چھا گیا کہ تمہارے نزدیک اس فرزند کی کیا قدر و قیمت تھی؟ تو فرمایا کہ (اتنی زیادہ جیسے) ساری دنیا سونے سے بھر دی جائے۔
(قدرت نے) فرمایا کہ آخرت میں اتنا ہی تم کو اجر و ثواب عطا کیا جائے گا۔

صاحبِ ہنر کی محبوبیت

حضرت داؤدؑ ایک موچی کے پاس سے گذرے تو فرمایا: اے (بندۂ خدا) اپنے اس عمل کو جاری رکھو رزق (حلال) حاصل کرتے
ہو کیونکہ خدا کو وہ بندہ پسند ہے جو کما کر کھائے، وہ بندہ پسند نہیں ہے جو محنت کئے بغیر کھائے۔

بنی اسرائیل کو نصیحت

جناب داؤدؑ نے بنی اسرائیل کے لوگوں سے کہا کہ (کہیں) جمع ہو جاؤ میں تم سے دو باتیں کہنا چاہتا ہوں! وہ سب آپ کے
روازہ پر ہی جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا:
اے بنی اسرائیل! کوشش کرنا کہ تمہارے پیٹ میں صرف پاک غذا جائے اور زبان سے صرف پاکیزہ بات نکلے۔

جناب حزقیلؑ سے ملاقات

جناب داؤدؑ بیت المقدس کے غاروں میں سے ایک غار میں داخل ہوئے تو جناب حزقیلؑ سے ملاقات ہو گئی جن کے جسم کی

کھال کثرت عبادت سے گویا خشک ہوگئی تھی، جناب داؤدؑ نے اُن کو سلام کیا تو اُنھوں نے فرمایا: میں کسی شکم سیر انسان کی آواز سن رہا ہوں، کون ہیں آپ؟

کہا: میں داؤد ہوں۔ تو جناب حزقیلؑ نے فرمایا،

وہی (داؤد) جن کے پاس اتنی بیویاں اور کنیزیں ہیں؟

(جناب داؤد نے) فرمایا کہ آپ اِسی قدر سختی میں بسر کر رہے ہیں؟

تو کہا: نہ میں سختی میں ہوں اور نہ آپ نعمتوں میں جبتک کہ ہم لوگ جنّت میں داخل نہ ہو جائیں۔

شُکر گزاری

جناب داؤدؑ نے خداوند عالم کی بارگاہ میں عرض کیا: اے پالنے والے اُس طرح تیرا شکر ادا کروں جبکہ شکر گزاری بھی تیری ایک نعمت (اور توفیق ہی) ہے۔ تو خداوند عالم نے وحی نازل کی: یہی احساس حقیقی شُکر ہے۔

خداوندِ عالم سے سوال و جواب

خداوند عالم نے جناب داؤدؑ سے بذریعہ وحی سوال کیا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں خاموش دیکھ رہا ہوں؟ تو فرمایا کہ تیرے خوف سے خاموش ہوں!

قدرت نے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ خستہ حال نظر آتے ہو؟ فرمایا کہ تیری محبت میں!

دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ تنگدست نظر آتے ہو؟ تو فرمایا کہ تیرے حقوق کی ادائگی نے تہی دست بنا دیا ہے۔

سوال ہوا، کیا وجہ ہے کہ تمہارے اندر اتنی فروتنی نظر آرہی ہے؟ تو فرمایا کہ تیری عظمتِ شان جو ناقابل بیان ہے۔ اُس نے میرے اندر فروتنی پیدا کی ہے۔

اِس کے بعد خداوند عالم کی جانب سے فرمان آیا: اے داؤد میں تمہیں اپنے (خصوصی) فضل و کرم کی خوشخبری دیتا ہوں کہ جس دن تم میری بارگاہ میں (قیامت کے دن) حاضر ہوگے جو کچھ تم چاہو گے (تمہیں عطا کروں گا)۔ لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ دین کے ساتھ اُن سے مل کر رہو قیامت کے دن جو کچھ چاہو گے ہماری طرف سے تمہیں دیا جائے گا۔

خزانۂ خداوندی

منقول ہے کہ جناب داؤدؑ نے خداوند عالم کی بارگاہ میں مناجات کرتے ہوئے عرض کیا،

اے پالنے والے! ہر بادشاہ کے پاس خزانہ ہوتا ہے تیرا خزانہ کہاں ہے؟

خداوند عالم نے فرمایا: میرا خزانہ عرش سے زیادہ بڑا، کرسی سے زیادہ وسیع، جنت سے زیادہ حسین اور ملکوت سے زیادہ آراستہ ہے۔ معرفت اُس کی زمین، ایمان اُس کا فلک، شوقِ (الٰہی) اُس کا آفتاب، محبتِ (خداوندی) اُس کا ماہتاب، (پاکیزہ) خیالات اُس کے ستارے، عقل اس کا سحاب، (رحمت) اُس کی بارش، اطاعت اس کا درخت اور حکمت اس کا پھل ہے۔ اس خزانہ کے چار دروازے ہیں:

عِلم، حکمت، صبر اور رضا۔ جن سب کا مخزن قلب ہے۔

ایک عجیب داستان

ایک عورت جناب داؤد کے پاس آئی اور کہنے لگی : اے نبی خدا، آپ کا پروردگار ظالم ہے یا عادل ؟ ۔جناب داؤد نے فرمایا : (تیرے اس نادانی کے سوال پر) افسوس ہے، خدا عادل ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا پھر پوچھا (یہ بتا) کیا ماجرا ہے (یہ سوال تو نے کس وجہ سے کیا ہے) ؟ ــــــ تو وہ بولی،

میں ایک بیوہ عورت ہوں میری تین بیٹیاں ہیں جن کی پرورش کے لیے میں بُنائی (کر کے گزارا) کرتی ہوں ،کل میں نے بُنائی کا سامان ایک سُرخ کپڑے میں رکھا اور چاہا کہ بازار لے جا کر اسے بچوں اور بیٹیوں کے لیے رزق کا سامان حاصل کروں کہ اسی اثنا میں ایک پرندہ نے مجھ پر حملہ کیا کپڑا اور بُنائی کا سامان لے کر اڑ گیا اور مجھے رنج و غم میں مبتلا کر دیا۔ اب میرے پاس کچھ بھی اپنے بچوں کو کھلانے کیلئے نہیں ہے!

ابھی وہ عورت جناب داؤدؑ سے گفتگو کر رہی تھی کہ کسی نے دروازہ پر دستک دی اور اندر آنے کی اجازت مانگی (جب جناب داؤدؑ نے اجازت دی) تو دس تاجر اندر آئے جن میں سے ہر ایک کے پاس سو سو دینار (کئی کئی ہزار روپے) تھے، اُنھوں نے (جناب داؤدؑ سے) کہا، اے نبی خدا یہ سب مال کسی مستحق کو دے دیجئے۔

جناب داؤدؑ نے پوچھا : یہ بتاؤ اتنا مال تم میرے پاس کس وجہ سے لائے ؟

تو وہ کہنے لگے : ہم لوگ ایک کشتی میں سفر کر رہے تھے کہ تیز ہوائیں چلنے لگیں کشتی میں سوراخ ہو گیا اور قریب تھا کہ ہم لوگ ڈوب جائیں کہ اسی اثنا میں ایک پرندے نے ہم لوگوں کے اوپر ایک سُرخ رنگ کا کپڑا گرا دیا جس کے ساتھ بُنائی کا سامان بھی تھا جس سے ہم نے کشتی کے سوراخ کو بند کر دیا۔ (تھوڑی دیر کے بعد) ہوا کی شدت بھی کم ہو گئی اور کشتی کا سوراخ بھی (ہم لوگوں نے اس سُرخ کپڑے اور بُنائی کے سامان سے) ٹھیک کر دیا تھا جب ہم ڈوبنے کے قریب تھے تم ہم میں سے ہر ایک نے نذر مانی تھی کہ اگر نجات ملی تو سو سو دینار صدقہ دیں گے، اب یہ رقم حاضر ہے جسے چاہیئے دے دیجئے۔

یہ سُن کر جناب داؤدؑ اُس خاتون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تیرا پروردگار تو خشکی و تری میں تیرے لیے تجارت کر رہا ہے اور تو اُسے ظالم کہہ رہی ہے؟ ۔پھر وہ ہزار دینار اُسے دے کر فرمایا کہ جا اِسے اپنے بچوں پر خرچ کر خدا تیری حالت سے خوب واقف ہے۔

جناب داؤدؑ کے گھر میں فرشتہ موت کی آمد

آپ کی ایک کنیز تھی جو ہر شب (گھر کے) تمام دروازوں میں قفل لگا کر ان کی چابیاں آپ کے سپرد کر دیتی تھی، پھر آپ عبادت میں مصروف ہو جاتے تھے۔

ایک شب اُس نے جب سارے دروازے بند کر دیئے تو دیکھا کہ گھر کے اندر کوئی مرد موجود ہے، تو پوچھا تم کس کی اجازت سے گھر میں داخل ہوئے ؟

اُس نے کہا : میں بادشاہوں کے گھروں میں بھی اُن کی اجازت کے بغیر جاتا ہوں۔

جناب داؤدؑ نے یہ جملہ سُنا تو فرمایا، تم ملک الموت ہو ؟ ۔تم نے پہلے سے کوئی پیغام کیوں نہیں بھیج دیا کہ میں مرنے کے لیے تیار رہتا۔

تو کہا: میں نے تو بہت سے پیغام بھیجے!

پوچھا: تم نے کس کے ذریعہ پیغام بھیجا؟

تو کہا: تمہارے (ماں) باپ، بھائی، پڑوسی، جان پہچان کے وہ لوگ (جو دنیا سے چلے گئے) اب کہاں ہیں؟

فرمایا: سب کا انتقال ہوگیا۔

تو کہا: ان سب کی موت میں میری طرف سے تمہارے لیے یہ پیغام (پوشیدہ) تھا کہ جس طرح وہ سب دنیا سے گزر گئے اسی طرح تمہیں بھی یہاں سے جانا ہے۔

اس کے بعد جناب داؤدؑ کی روح قبض کرلی۔

حضرت داؤدؑ اور میدانِ عرفات

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب جناب داؤدؑ نے عرفات میں وقوف کیا، تو لوگوں کا بہت بڑا مجمع نظر آیا، اسی اثنا میں جناب داؤد نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر دُعا مانگنی شروع کی۔

جب وہ اپنی عبادت سے فارغ ہوئے تو اُن کے پاس جناب جبرائیلؑ آئے اور یہ پیغام دیا:

اے داؤدؑ۔ خداوند عالم نے پوچھا ہے کہ آپ (دُعا مانگتے وقت) پہاڑی پر کیوں چڑھے تھے؟ کیا یہ خیال تھا کہ کسی پکارنے والے کی آواز مجھ سے چھپ سکتی ہے؟[1]

اس کے بعد جناب جبرئیلؑ حضرت داؤدؑ کو اپنے ساتھ لے کر جدہ پہنچے، سمندر میں اُترے اور انتہائی اتھاہ گہرائیوں تک اُن کو لے گئے، جب سینکڑوں میل کی گہرائی میں پہنچے تو پانی کے اندر ایک اُبھری ہوئی چٹان ملی جہاں ایک کیڑا تھا جس نے بقوتِ اعجاز حضرت داؤدؑ سے گفتگو کی،

اے داؤدؑ! آپ کے پروردگار کا ارشاد ہے کہ میں سمندر کی اِس اتھاہ گہرائی کے اندر اِس چٹان کے اندر زندگی گزارنے والے، اس کیڑے کی آواز بھی سن لیتا ہوں، پھر کیسے تم سوچ سکتے ہو کہ کوئی آواز مجھ سے چھپ سکتی ہے۔

حضرت داؤدؑ اور کیڑا

جناب ابوحمزہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے:

ایک روز حضرت داؤدؑ محراب عبادت میں تھے کہ سُرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا کیڑا چلتا ہوا آپ کے سجدہ کی جگہ تک پہنچ گیا جسے دیکھ کر جناب داؤدؑ نے اپنے آپ سے سوال کیا کہ خداوند عالم نے اِسے کیوں پیدا کیا ہے؟

خدا نے اُس کیڑے کو اپنی قدرت خاص سے پیغام دیا کہ داؤدؑ سے بات کرے تو اُس نے حضرت داؤدؑ سے پوچھا:

اے داؤدؑ آپ نے میرے چلنے کی آواز سنی یا آپ کو میرے اِس صاف شفاف پتھر پر گزرنے کی آہٹ محسوس ہوئی؟

حضرت داؤد نے فرمایا: نہیں (میں نے تو کچھ نہیں سُنا)

---

[1] بظاہر یہ عرفات میں پہاڑیوں پر وقوف کی کراہت کا اشارہ ہے اور جناب داؤدؑ سے خطاب کرتے ہوئے اُمت کو پیغام دیا جا رہا ہے۔ (مترجم)

یہ سن کر اُس کیڑے نے کہا ، میرا پروردگار میرے چلنے کی آواز بھی سنتا ہے میری سانس کی بھی اور میری رفتار کو بھی جانتا ہے، للذا آپ بھی ہلکی آواز میں دُعا مانگیں ۔

حضرت داؤدؑ کی مناجات :

جناب داؤدؑ سجدہ میں یہ مناجات پڑھتے تھے :

پاک اور بے نیاز ہے عظیم مالک کائنات جو اپنی مشیت کے مطابق بندوں کو (مختلف طریقوں سے) آزماتا ہے، پاک ہے وہ خدا جو نور کی تخلیق کرنے والا ہے۔

اے پالنے والے! تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے، اور تو پہلے ہی سے واقف تھا کہ میں کیسا بننے والا ہوں۔

پاک ہے روشنی کو پیدا کرنے والا۔

اے پالنے والے کپڑے کو دھویا جاتا ہے تو اُس کی کثافت و گندگی ختم ہو جاتی ہے۔

لیکن اس تیرے بندہ کے ساتھ کوتاہیاں اِس طرح سے لپٹ کر رہ گئی ہیں کہ (کسی طرح) ساتھ نہیں چھوڑ رہی ہیں[1]

تو پاک و بے نیاز ہے اے روشنی کو پیدا کرنے والے!

اے پالنے والے! تو نے حکم دیا ہے کہ میں یتیموں کے ساتھ ویسی محبت کروں جس طرح ایک نہایت شفیق باپ اپنی اولاد سے کرتا ہے اور بیواؤں کے ساتھ ویسا اچھا سلوک کروں جیسا اُسے دل سے چاہنے والا شوہر اُس کے آرام کا خیال رکھ سکتا تھا۔

لیکن پالنے والے! تیرے بندے نے تیرا عہد و پیمان فراموش کر دیا، پاک ہے روشنی کو پیدا کرنے والا۔

بڑا افسوس ہے تیرے اِس بندے پر جب اس کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جائیں گے اور یہ کہا جائے گا

---

[1] اس قسم کے جملے تقریباً تمام انبیاء و مرسلین کی مناجاتوں میں نظر آتے ہیں، جن میں وہ خدا کی بارگاہ میں خود کو ایک نہایت ہی عاجز، کوتاہ، تقصیر کرنے والا بندہ بنا کر پیش کرتے ہیں اور بعض اوقات ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جیسے روئے زمین پر سب سے زیادہ کوتاہیاں اور نافرمانیاں اُن ہی سے سرزد ہوئی ہوں۔

لیکن ظاہر ہے کہ اُن کی عصمت کے پیش نظر اس قسم کے جملوں کو ان کے حقیقی معانی پر محمول نہیں کیا جا سکتا، بلکہ جس طرح قرآن کی جن آیات میں خداوند عالم کے اعضا و جوارح کا تذکرہ ہے ہم اُن کی اس طرح تاویل کرتے ہیں کہ خدا کی جسم و جسمانیت لازم نہ آئے، اسی طرح ان کلمات کی ایسی تاویل کی جائے گی جو ان کی عصمت کے خلاف نہ ہو جیسا کہ دیباچہ میں بھی عرض کیا جا چکا ہے ـــ واللہ اعلم بالصواب ـــــ (مترجم)

کہ ..... یہ ہے عاصی و گنہ گار .....!

پاک ہے روشنی کو پیدا کرنے والا۔

اے پالنے والے! میں قیامت کے دن کن نگاہوں سے تجھے دیکھوں گا؟ جبکہ ظلم کرنے والے جھکی ہوئی نظروں سے تیرے سامنے آئیں گے!

اے پالنے والے! میں کن قدموں کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گا؟ جس دن تمام خطاکاروں کے قدموں میں لغزش

ہو گی!

پاک ہے روشنی کو پیدا کرنے والا۔

اے پالنے والے! کوتاہی تو مجھ سے چپک کر رہ گئی ہے۔

پاک ہے روشنی کو پیدا کرنے والا۔

اے پالنے والے! بندہ اپنے آقا کے علاوہ کس سے مغفرت کی بھیک مانگ سکتا ہے؟

پاک ہے روشنی کو خلق کرنے والا۔

اے پالنے والے! آسمان سے بارش ہوئی مگر بارانِ رحمت میرے اردگرد نہ پہنچی۔

پاک ہے روشنی کو پیدا کرنے والا۔

اے پالنے والے! زمین شاداب ہوگئی مگر تیرے اِس بندے کی خطاؤں کی وجہ سے اس کے اردگرد کی زمین شاداب نہیں ہوئی!

پاک ہے نور کو خلق کرنے والا۔

اے پالنے والے! میں تو (اتنا کمزور) ہوں کہ "رعد" کے گرجنے کی آواز بھی برداشت نہیں کر سکتا تو آتشِ جہنم (سے بلند ہونے والی) آواز کو کیسے برداشت کر سکوں گا۔

پاک ہے روشنی کو خلق کرنے والا۔

اے پالنے والے! خطا کاروں کی خطاؤں کو کیسے چھپایا جا سکتا ہے جبکہ تو دیکھنے والا موجود ہے، چاہے وہ جہاں رہیں؟

پاک ہے روشنی کو ایجاد کرنے والا۔

اے پالنے والے! جسموں کے آگ میں جلائے جانے کے خوف سے میری پیشانی زخمی اور میری آنکھیں خشک ہو چکی ہیں۔

پاک ہے روشنی کو پیدا کرنے والا۔

اے پالنے والے! پرندے تو تیرے خوف کی وجہ سے تیری تسبیح بھی نہایت ہلکی آوازیں کرتے ہیں اور میں تیرا گنہگار بندہ تیری نصیحتوں کا خیال نہیں رکھتا۔

پاک ہے نور کو خلق کرنے والا۔

اے پالنے والے! بہت افسوس ہے داؤد کے لیے اُس بڑی نافرمانی کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہوئی۔

پاک ہے نور کو پیدا کرنے والا۔

اے پالنے والے! ۔ اے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ (اور پوری کائنات) کے خدا! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں اور تجھ ہی سے میری آرزوئیں وابستہ ہیں، میرا سوال پورا کر دے۔

پاک ہے نور کو ایجاد کرنے والا۔

اے پالنے والے! اپنی رحمت سے میری کوتاہیاں معاف کر دے، اور مجھے اپنی رحمت سے دور کر کے خواہشات کی طرف مائل نہ کرنا۔ اے پالنے والے! میں پناہ مانگتا ہوں اُس دعا سے جو مستجاب نہ ہو، اُس نماز سے جو تیری بارگاہ میں قابلِ قبول نہ ہو، اور اُس عمل سے جسے تو قبول نہ فرمائے۔

پاک ہے نور کی تخلیق کرنے والا۔

اے پالنے والے! تجھے تیری ذاتِ انور اور اُس کی تابانیوں کی قسم! میری وہ کوتاہیاں معاف کر دے جو ہلاک کر دینے والی ہیں۔

پاک ہے نور کو پیدا کرنے والا۔

اے پالنے والے! میں اپنے گناہوں کا اِستارہ لے کر تیری بارگاہ میں پہنچ چکا ہوں، اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرتا ہوں، مجھے مایوس نہ کرنا اور قیامت کے دن رسوائی سے بچانا۔

پاک ہے روشنی کو پیدا کرنے والا۔

اے پالنے والے! پیشانی زخم آلود ہے، آنسو خشک ہو چکے ہیں، اعضا پراگندہ ہو رہے ہیں ان کوتاہیوں سے جو سرزد ہو چکی ہیں اور! میرے ساتھ چپکی ہوئی ہیں۔

پاک ہے روشنی کو خلق کرنے والا۔

حضرت داؤدؑ کی دُعا

آپ کی دعاؤں میں یہ فقرے بھی ہوا کرتے تھے:

اے پالنے والے! تو بہت پاک و بے نیاز ہے — میں جب اپنی کوتاہیوں کو یاد کرتا ہوں تو زمین اپنی وسعتوں کے باوجود مجھ پر تنگ ہوتی نظر آتی ہے۔ لیکن جب تیری رحمت کو یاد کرتا ہوں تو مجھے اپنے اندر زندگی اور روح محسوس ہونے لگتی ہے۔

اے پالنے والے! میں طبیبوں کے پاس گیا کہ وہ میری کوتاہیوں کا علاج کر دیں، تو سب نے تیری ہی طرف رجوع کرنے کو کہا۔

اپنے فرزند کو نصیحت

حضرت امام جعفر صادقؑ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب داود علیہ السلام نے جناب سلیمان علیہ السلام سے فرمایا،

اے نورِ نظر! زیادہ نہ ہنسنا کیونکہ کثرت سے ہنسنا بندے کو قیامت کے دن حقیر بنا دے گا۔

اے نورِ نظر! سوائے نیک بات کہنے کے، زیادہ تر خاموش ہی رہنا کیونکہ اگر زیادہ خاموش رہنے پر شرمندگی بھی ہو تو صرف ایک ہی ہوگی لیکن زیادہ بات کرنے سے تو بار بار شرمندگی (ہو سکتی) ہے — اے نورِ نظر! اگر گفتگو ایسی (خوبصورت) ہو جیسے چاندی تب بھی (حکمت آمیز) خاموشی (اتنی حسین ہے) جیسے سونا۔

حکمت آلِ داؤدؑ

امام جعفر صادقؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے یہ بھی روایت کی ہے کہ آلِ داؤدؑ کی حکمتوں میں یہ بھی تھا کہ:

اے بنی نوعِ انسان! جب تم خود ہلاکت سے نہیں بچتے تو ہدایت کی باتیں کیسے کرتے ہو؟ — اے آدم کے بیٹو،

تمہارے دل سخت ہو چکے ہیں اور عظمتِ خدا کو تم نے بھلا رکھا ہے۔ اگر تمہیں اس کی معرفت ہوتی اور اُس کی جلالت کو پہچانتے ہوتے تو اُس سے خوفزدہ بھی رہتے اور اُس نے جن چیزوں کا وعدہ کر رکھا ہے ان کی اُمید بھی رکھتے۔

افسوس!۔ کیوں اپنی قبر کو یاد نہیں کرتے جہاں تم بالکل تنہا ہو گے!؟

عقلمند کا فریضہ

امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ حکمت آل داؤد میں یہ بھی ہے:

عقلمند انسان کا فرض ہے کہ اپنے زمانہ کو پہچانے، اپنی حیثیت کا خیال رکھے اور اپنی زبان کو لغو باتوں سے محفوظ رکھے۔

چار اوقات

منقول ہے کہ حکمت آل داؤد میں یہ لکھا ہوا ہے:

عقلمند آدمی کو چار اوقات میں غفلت نہیں کرنی چاہیئے:

(۱) اُس وقت جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہو۔

(۲) اُس وقت جب وہ اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہو۔

(۳) اُس وقت جب اپنے ان احباب کے پاس جائے جو اُسے اُس کی کوتاہیوں سے باخبر کرنے والے ہیں۔

اور (۴) اُس وقت جب وہ تنہائی میں حلال لذتوں سے لطف اندوز ہو رہا ہو۔ اور اس نعمت کے سلسلہ میں خداوند عالم کا شکر ادا کر رہا ہو۔

کیونکہ یہ ساعت (بھی) دیگر ساعتوں کے لیے معاون کی حیثیت رکھتی ہے۔

(اور ان چاروں ساعتوں میں کسی بھی موقع پر غفلت و کوتاہی انسان کو دنیا و آخرت کی ان گنت نعمتوں سے محروم کر سکتی ہے)۔

گفتارِ حضرت سلیمانؑ

قرآن مجید میں متعدد سورتوں میں جناب سلیمانؑ کا ذکر ہے ایک جگہ ارشادِ قدرت ہے ،

یقیناً ہم نے ہی داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا۔ (چنانچہ) اُنہوں نے (ہماری نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے) کہا کہ تمام تعریفیں خداوندِ عالم کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا کی۔

اور سلیمانؑ (جناب) داؤدؑ کے وارث بنے اور فرمایا :

اے لوگو ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی گئی ہے اور ہر (قسم کی نعمتیں) ہمیں عطا کی گئی ہیں، یقیناً (یہ اُس کا) کھلا ہوا احسان ہے۔

―――――――――― (سورہ نمل آیت ۱۵-۱۶)

ایک اور جگہ ارشاد ہوا :

اور ہم نے سلیمان کا امتحان لیا اور اُن کی کرسی پر ایک پیکر رکھ دیا (جو ہماری جانب سے آزمائش کا ذریعہ تھا) تو وہ متوجہ ہوئے اور کہنے لگے :

اے پالنے والے مجھے اپنی مغفرت سے نواز۔ اور مجھے ایسی (عظیم) سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کے حصہ میں نہ آئے بیشک تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

تو ہم نے ہوا کو (بھی) اُن کے تابع فرمان بنا دیا کہ اُن کے حکم کے مطابق اور جیسے وہ چاہیں، نرمی کے ساتھ چلے، اور شیطانوں (وجنات) کو بھی اُن کا مطیع بنا دیا جو ہر قسم کی عمارتیں بنانے والے اور (ان کے لیے سمندروں اور دریاؤں میں) غواصی کرنے والے تھے اور دوسرے شیطانوں کو بھی اُن ہی کے ذریعہ زنجیروں میں جکڑ دیا (اور اس طرح پورے کرۂ ارض پر سلیمانؑ کی سلطنت کو مستحکم کر دیا)۔ یہ سب ہماری بے حساب جود و عطا تھی، اب چاہے کسی پر احسان کرو یا کسی کو منع کرو (اختیار ہے)۔

―――――――――― (سورہ ص آیت ۳۴ تا ۳۹)

ایک اور جگہ ارشادِ قدرت ہے :

(جناب) سلیمان کے لیے جنوں میں سے، انسانوں میں سے اور پرندوں میں سے لشکر تشکیل دے دیے گئے، اور ہر ایک کو (ایک ایک کمانڈر کے تحت) تقسیم کر دیا گیا۔

پھر جب (سلیمان اپنے لشکر کے ساتھ) چیونٹیوں کی ایک وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی (جو اُن کی سردار تھی) نے کہا :

اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں چلی جاؤ، ایسا نہ ہو کہ جناب سلیمان اور اُن کے لشکر والے بے خبری میں تمہیں کچل دیں۔

جناب سلیمان اُس چیونٹی کی بات سُن کر مسکرائے اور (خداوندِ عالم سے) درخواست کی :

اے پالنے والے! مجھے توفیق دے کہ میں تیری عطا کردہ نعمتوں کا، اور اپنے ماں باپ کا شکر ادا کروں اور ایسا نیک عمل انجام

دوں جو تجھے پسند آئے اور تو اپنی رحمت سے ہمیں اپنے صالح بندوں میں شامل کردے۔ (سورہ نمل آیت ۱۶ تا ۱۹)

ایک تسبیح کا ثواب

منقول ہے کہ جناب سلیمانؑ اپنے لشکر کے ساتھ گزر رہے تھے پرندے سر پر سایہ کئے ہوئے تھے اور جن وانس اُن کے داہنے بائیں (چل رہے تھے)۔ یہ لوگ ایک عابد کے پاس سے گزرے جو بنی اسرائیل کے عبادت گزاروں میں سے تھا۔

(ان لوگوں کو دیکھ کر) اُس نے کہا، اے داؤدؑ کے فرزند خداوند عالم نے تمہیں بہت بڑی سلطنت عطا کی ہے۔

جناب سلیمانؑ نے اُس کی بات سُن کر ارشاد فرمایا

مومن کے نامۂ اعمال میں اگر ایک تسبیح درج ہو تو وہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو داؤدؑ کے فرزند کو عطا کی گئی ہیں، کیونکہ یہ چیزیں ختم ہو جائیں گی اور تسبیح (کا اجر و ثواب) باقی رہے گا۔

چڑیا کی نصیحت

منقول ہے کہ جناب سلیمانؑ نے ایک نر چڑیا کو دیکھا جو اپنی مادہ سے کہہ رہا تھا:

تم مجھ سے کیوں بھاگتی ہو؟ (مجھے موقع کیوں نہیں دیتی؟)۔ اگر میں چاہوں تو حضرت سلیمان کے گنبد کو اپنی چونچ میں پکڑ کر دریا میں پھینک دوں!

جناب سلیمانؑ اُس کی گفتگو سُن کر مسکرانے لگے اور دونوں کو بُلا کر نر سے پوچھا کہ جو کچھ تم کہہ رہے تھے کیا اُسے کرنے کی تمہارے اندر طاقت ہے؟

تو اُس (چڑیا) نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول میرے اندر اتنی طاقت تو نہیں ہے لیکن (پھر بھی) میں نے اپنی بیوی سے وہ جملہ اس لیے کہا کہ بعض اوقات اپنی بیوی کے سامنے اپنی بڑائی کرنی پڑتی ہے اور خود کو (کمالات سے) آراستہ کر کے پیش کرنا پڑتا ہے۔ اور چاہنے والا عاشق (اپنی محبت کے اظہار میں) جو کچھ کہتا ہے اُس پر اُسے ملامت نہیں کی جاتی۔

(یہ سن کر) جناب سلیمانؑ نے اُس کی مادہ سے کہا کہ جب یہ تجھ سے محبت کرتا ہے تو تو اُس کی بات کیوں نہیں مانتی (اُسے ... موقع کیوں نہیں دیتی)؟

وہ کہنے لگی: اے خدا کے نبی یہ مجھ سے محبت نہیں کرتا صرف باتیں بناتا ہے اِسے میرے ساتھ ساتھ ایک اور (چڑیا) سے بھی محبت ہے۔[۱]

اُس کی یہ بات سُن کر جناب سلیمان کے دل پر بہت اثر ہوا، وہ بہت شدت سے روئے، پھر چالیس دن تک لوگوں سے ملاقات نہیں کی (مسلسل عبادت کرتے رہے) اور خدا سے دعا کرتے رہے کہ ان کے دل کو اپنی محبت سے اسی طرح بھر دے کہ اس کی محبت کے ساتھ کسی اور کی محبت کی آمیزش نہ ہو۔

نیتِ خیر

منقول ہے کہ ایک روز جناب سلیمانؑ نے سُنا کہ ایک چڑا اپنی مادہ (چڑیا) سے کہہ رہا ہے کہ میرے نزدیک آجاؤ

(تاکہ) ہم دونوں ہمبستری کریں، ہو سکتا ہے کہ خداوند عالم ہم لوگوں کو ایک بچہ عطا کرے جو ذکرِ خدا کرنے والا ہو، کیونکہ ہم دونوں تو اب سن رسیدہ ہو چکے ہیں (دنیا سے جانے والے ہیں) بچہ ہو گا تو وہ ہمارے بدلے ذکر خدا کرے گا)

جناب سلیمانؑ کو یہ گفتگو حیرت انگیز حد تک پسند آئی اور فرمایا کہ اتنی عمدہ نیت تو میری سلطنت سے بھی بہتر ہے۔

مخلوقاتِ الٰہی کی صدائیں

کعب سے منقول ہے کہ ایک کبوتر نے آواز نکالی تو جناب سلیمانؑ نے لوگوں سے دریافت کیا

جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے؟

لوگوں نے کہا: نہیں (ہمیں تو معلوم نہیں ہے)

تو فرمایا: یہ کہہ رہا ہے کہ پیدائش موت کے لیے ہے اور تعمیر بربادی کے لیے۔

پھر فاختہ بولی تو فرمایا

یہ کہہ رہی ہے کہ کاش بندے پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے

پھر مور بولا، تو پوچھا: جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے؟

لوگوں نے کہا: معلوم نہیں۔

تو فرمایا کہ یہ کہہ رہا ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے!

پھر ہُدہُد کی آواز آئی، تو فرمایا کہ یہ کہہ رہی ہے:

جو لوگوں پر رحم نہ کرے اُس پر لوگ بھی رحم نہیں کریں گے۔

پھر صُرد کی آواز بلند ہوئی تو فرمایا کہ اس کی صدا یہ ہے

اے گنہ گارو! خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو۔

پھر طوطا چیخا، تو فرمایا کہ یہ کہہ رہا ہے

ہر زندہ شخص موت سے ہمکنار ہوگا اور ہر نئی چیز پرانی ہو جائے گی۔

پھر خطاف نے صدا بلند کی تو فرمایا کہ اس کا کہنا یہ ہے

نیک اعمال (خدا کے لیے) انجام دو تو (اس کی جزا) پاؤ گے۔

پھر چھوٹی کبوتری کی آواز آئی، تو فرمایا یہ کہہ رہی ہے:

خداوند عظیم و اعلیٰ کے لیے اتنی تسبیحیں ہیں جن سے آسمان و زمین پُر ہیں۔

پھر قمری نے آواز لگائی تو فرمایا کہ یہ کہتی ہے:

لہ روایت کا انداز بتا رہا ہے کہ خداوند عالم نے اُن دونوں (نر و مادہ) چڑیوں کو خصوصی ہدایت کی تھی کہ وہ اخلاص کی اہمیت کو واضح کریں۔ اور پھر اولاً اپنے نبی کے پاس اور ان کے وسیلے سے عام لوگوں تک یہ پیغام پہنچایا جائے کہ خدا کی محبت میں اخلاص شرط ہے
——— واللہ اعلم بالصواب ——— (مترجم)

پاک ہے میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے۔

(اس کے بعد جناب سلیمانؑ نے خود ہی) فرمایا کہ، کوا کہتا ہے کہ پاک ہے وہ خدا جس کا ذکر ہر جگہ ہوتا ہے۔

پانچ برگزیدہ صفات

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جناب سلیمانؑ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے وہ نعمتیں بھی ملی ہیں جن سے دوسرے لوگوں کو نوازا گیا ہے اور ایسی نعمتیں بھی ملی ہیں جو کسی اور کو نہیں ملیں۔ (اسی طرح) ہمیں اُن تمام باتوں کا علم دیا گیا جو دوسرے لوگوں کو معلوم ہیں اور ایسی باتوں کا بھی علم دیا گیا ہے جو دوسروں کو معلوم نہیں ہیں ۔۔۔ لیکن (جو کچھ بھی ہمیں ملا) ہم اُس میں اِس بات سے بہتر کسی چیز کو نہیں محسوس کرتے

ظاہر و باطن میں خوفِ خدا ہو، تونگری اور تنگدستی (دونوں حالتوں میں انسان) اعتدال کی راہ پر چلے، خوش ہو یا ناراض (ہر حالت میں) حق بات ہی کہے اور ہر حالت میں خداوند عالم کی بارگاہ میں عاجزی، خضوع و خشوع کو اپنائے (کہ ان ہی باتوں میں بندگی کا کمال ہے)

کٹ حجتی سے پرہیز

جناب سلیمانؑ نے اپنے فرزند سے فرمایا:

اے نورِ نظر! بیجا بحث (کٹ حجتی) سے دامن بچانا، کیونکہ اس سے فائدہ کچھ بھی نہیں (حاصل ہوتا) البتہ بھائیوں (دوستوں) کے درمیان عداوت سر اُبھارنے لگتی ہے۔

خواہشاتِ نفسانی پر غلبہ

جناب سلیمانؑ کا ارشاد ہے،

اپنی خواہشات نفسانی پر قابو رکھنے والا اور اسے مغلوب کر لینے والا شخص، اُس آدمی سے بھی زیادہ طاقتور ہے جو اکیلے کسی شہر کو فتح کرے۔

غریبوں کے ساتھ نشست و برخاست

جناب سلیمانؑ صبح کے وقت مالداروں اور بڑے لوگوں سے (الگ تھلگ اور) منھ موڑے رہتے تھے یہاں تک کہ جب غریب و تنگدست افراد آتے تھے تو اُن کے ساتھ بیٹھتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے،

ایک مسکین و غریب دوسرے غربا و مساکین کے ساتھ (بیٹھا) ہے

آپ کا مشغلہ

جناب سلیمانؑ زنبیل بناتے تھے، اُسے فروخت کرتے تھے اور اُس سے جو رقم ملتی تھی اُسے کھانے پینے میں خرچ کرتے تھے۔ [1]

جناب سلیمانؑ کا مدینہ سے گزرنا

ایک طولانی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ مدینہ منورہ سے گزرے تو فرمایا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

لہ جناب سلیمانؑ اتنے بڑے بادشاہ تھے کہ پورے کرۂ ارض پر اُن ہی کی حکومت تھی جنات بھی تابع فرمان اور ہوا بھی حکم کی پابند.... مگر اپنے ذاتی اخراجات کے لیے ایک پیسہ سلطنت سے نہیں لیتے تھے بلکہ اپنی محنت سے حاصل کرتے تھے جس میں دنیا بھر کے حکمرانوں کے لیے بھی درس ہے اور دینی کام انجام دینے والوں کے لیے بھی۔ (مترجم)

آخری زمانہ کے نبی (حضرت محمدؐ) ہجرت کرکے اسی شہر میں آئیں گے بہت خوش قسمت ہوگا وہ شخص جو اُن پر ایمان لائے گا اُن کی پیروی کرے اور اُن کے نقش قدم پر چلے۔

نفس پر کنٹرول

جناب سلیمان لوگوں کو لذت بخش غذائیں کھلاتے تھے، خود جو کی روٹی تناول فرماتے تھے اور (اس طرح) اُنہوں نے سلطنت کو نفس کی آزمائش کا ذریعہ بنایا

عفو اور محبت

جناب داؤدؑ نے اپنے فرزند سے پوچھا:

اے نورِ نظر! سب سے زیادہ خنک (اور خوشگوار) چیز کیا ہے؟

جواب دیا: خداوند عالم کا اپنے بندوں کو معاف کردینا اور بندوں کا (آپس میں) ایک دوسرے کو معاف کردینا۔

(باپ نے) پھر پوچھا:

(یہ بتاؤ) سب سے زیادہ شیریں کیا چیز ہے؟

تو کہا

محبت ـــ اور یہ خدا کی وہ رحمت ہے جس سے وہ اپنے بندوں کو نوازتا ہے۔

گفتارِ حضرت یونسؑ

قرآن مجید میں کئی مقامات پر جناب یونسؑ کا تذکرہ پایا جاتا ہے اور ایک پورا سورہ آپ ہی کے نام سے قرآن مجید میں موجود ہے اس کے علاوہ سورہ انبیا صافات وغیرہ میں بھی آپ کی داستان حیات کا ذکر ہے، چنانچہ ایک جگہ ارشاد قدرت ہے:

اور یونس — جب (اپنی قوم سے) ناراض ہو کر چلے تو ان کا خیال تھا کہ ہم ہرگز انہیں تنگی و سختی میں نہیں ڈالیں گے۔ (لیکن جب ہماری قضا و قدر نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں پہنچایا تو سمندر اور شکم ماہی کی) تاریکیوں میں انہوں نے فریاد کی:

اے خدا تو وحدہٗ لاشریک، تو پاک و بے نیاز ہے، میں نے ہی زیادتی کی ہے (کہ ایسا خیال کر بیٹھا تھا)

(جب یونس نے دعا کی تو) ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں گرداب غم سے نجات دی۔ ہم اسی طرح مومنین کو نجات دینے والے ہیں۔ (سورہ انبیاء ۸۷ و ۸۸)

دوسری جگہ ارشاد ہوا:

اور یونس (بھی) ہمارے پیغمبروں میں سے ہیں، جب وہ (اپنی قوم سے) دور ہو کر ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوئے (اور کشتی ڈوبنے لگی تو کشتی کے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ ایک آدمی کو کشتی سے اتار دیں تاکہ وزن کم ہو جائے اور باقی لوگ بچ جائیں)۔ قرعہ اندازی کی تو جناب یونس کا نام نکلا چنانچہ ان لوگوں نے انہیں دریا میں پھینک دیا اور ملامت بھی کی، (جب دریا میں گرے) تو ایک مچھلی آپ کو نگل گئی۔

پھر اگر وہ ہمارے (خالص) تسبیح گزار بندوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت تک اس مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتے۔ (لیکن ہم نے انہیں نجات دی) اور انہیں (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) ایک بیابان میں پھینک دیا۔ وہ بیمار اور کمزور ہو چکے تھے۔ ان کے لیے ہم نے (اسی جگہ) کدو کا درخت پیدا کر دیا (جس سے کھانے کا سامان کر سکیں) اور پھر انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ افراد پر مبعوث کیا جہاں وہ مدت تک نہایت آرام کے ساتھ رہے۔

گفتارِ حضرت دانیالؑ

بخت نصر کو جب بنی اسرائیل پر تسلط حاصل ہوا تو اُس نے دیگر مظالم کے ساتھ یہ بھی کیا کہ جناب دانیالؑ کو ایک کنویں کے اندر قید کر دیا۔ جس زمانہ میں آپ قید و بند کی زندگی گزار رہے تھے، خداوند عالم سے بہت سی مناجاتیں فرمائیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی، ،

تمام تعریفیں خداوندعزوجل کے لیے ہیں جو اپنے یاد کرنے والوں کو بھولتا نہیں ہے۔
ہر قسم کی حمد و ثنا اُس خدائے واحد کے لیے جس سے دعا مانگنے والا مایوس نہیں ہوتا۔
ہر قسم کی حمد و ثنا اس خدائے واحد کے لیے جس پر توکل کرنے والوں کی وہ کفالت کرتا ہے۔
ہر قسم کی حمد و ثنا اس خدائے واحد کے لیے جو اُس پر اعتماد کرے اُسے وہ دوسروں کے حوالہ نہیں کرتا۔
ہر قسم کی حمد و ثنا اس خدائے واحد کے لیے جو احسان کا اچھا بدلہ دیتا ہے۔
ہر قسم کی حمد و ثنا اس خدائے واحد کے لیے جو صبر کی جزا کے طور پر نجات عطا کرتا ہے۔
ہر قسم کی حمد و ثنا اس خدائے واحد کے لیے جو ہم جب پریشان ہوں تو ہماری پریشانیوں کو دُور کرتا ہے۔
ہر قسم کی حمد و ثنا اس خدائے واحد کے لیے کہ جب ہماری تدبیریں ختم ہو جائیں تب بھی اسی پر اعتماد رہتا ہے۔
ہر طرح کی سپاس اُس خدائے وحدہ لاشریک کے لیے ہے جو اُس وقت بھی ہماری اُمیدوں کا سہارا رہتا ہے جب اپنے اعمال کی وجہ سے ہم بدگمان ہوں۔

گفتار حضرت زکریاؑ

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر جناب زکریا علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔ ایک جگہ ارشاد قدرت ہے۔

اُس موقع پر زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی۔ اے پالنے والے! مجھے نیک اور پاک و پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ یقیناً تو ہی دُعا کو سننے والا ہے۔

تو جس وقت وہ محراب میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، فرشتوں نے آواز دی:۔ اے زکریا! خداوند عالم تمہیں یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے وہ خداوند عالم کی جانبؑ سے ایک فرمان کی تصدیق کرنے والے بن کر آئیں گے۔ ان میں سرداری و بزرگی کی شان ہوگی، کمال درجہ کا ضبط ہوگا، وہ نبوت سے سرفراز کئے جائیں گے اور ان کا شمار صالحین میں ہوگا۔

(زکریا) بولے اے پالنے والے میں تو بہت بڈھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے میرے یہاں لڑکا کیسے ہوگا؟

قدرت نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا، خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

انہوں نے عرض کیا: اے پالنے والے، میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما دے۔

تو فرمایا: نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے اشارہ کے سوا کوئی بات چیت نہیں کرو گے، (اس دوران) اپنے پروردگار کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنا اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہنا۔ (سورہ ال عمران آیت ۳۸ تا ۴۱)

دوسری جگہ ارشاد ہوا:

ک ہ ی ع ص ذکر ہے اُس رحمت کا جو تمہارے پروردگار نے اپنے بندے زکریا پر (نازل) کی تھی جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار کو چپکے چپکے پکارا اور عرض کیا

اے پالنے والے میری ہڈیاں تک گھل گئی ہیں اور بڑھاپے کا اثر میرے سر پر نمایاں ہو چکا ہے۔ اے پالنے والے میں کبھی بھی تجھ سے دُعا مانگ کر نامراد نہیں رہا۔ مجھے اپنے بعد کے لیے اپنے اہل خاندان کی طرف سے خوف ہے اور میری بیوی بانجھ ہے، تو مجھے اپنے فضلِ خاص سے ایک وارث عطا فرما جو میرا وارث بھی ہو اور آل یعقوب کی میراث بھی پائے اور اے پالنے والے اُسے ایک پسندیدہ انسان بنانا۔

(جواب آیا) اے زکریا ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ یہ نام ان سے قبل ہم نے کسی کا نہیں رکھا

(زکریا نے) عرض کیا: اے پالنے والے میرے یہاں لڑکا کیسے ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں خود بوڑھا ہو کر اگر یا سوکھ چکا ہوں۔

فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا، تمہارے رب کا فرمان ہے کہ یہ تو میرے لیے بہت آسان بات ہے۔ اِس سے پہلے میں تمہیں بھی تو پیدا کر چکا ہوں جبکہ تم کچھ بھی نہ تھے۔

عرض کیا: پالنے والے میرے لیے نشانی مقرر فرما دے۔

ارشاد ہوا: نشانی یہ ہے کہ پیہم تین روز و شب تم لوگوں سے بات نہیں کرو گے۔ چنانچہ وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے درمیان آئے اور (اشارہ سے) سمجھایا کہ صبح شام خدا کی تسبیح کرو۔ (سورہ مریم آیت ۱۰ تا ۱۱)

ایک اور جگہ ارشاد ہوا:

اور (یاد کرو) زکریا کو جب اُنہوں نے اپنے پروردگار سے التجا کی کہ اے پالنے والے مجھے اکیلا نہ چھوڑنا، بہترین وارث تو تو ہی ہے۔

تو ہم نے اُن کی دعا قبول کر لی اور اُنہیں یحییٰ عطا کیا۔ اور اُن کی بیوی کو اُن کے لیے شائستہ (قابلِ ولادت) بنا دیا۔ یہ لوگ نیک کاموں میں بہت تیزی سے قدم بڑھاتے تھے، ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے۔

گفتارِ حضرت یحییٰؑ

حضرت یحییٰ کا ذکر بھی قرآن مجید میں متعدد سوروں میں ہے۔ ایک جگہ ارشاد قدرت ہے :

اے زکریا ہم تمہیں ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا ، اور یہ نام ہم نے اس سے قبل کسی کا نہیں رکھا۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا :

اے یحییٰ کتاب الٰہی کو مضبوطی سے تھامے رہو، اور ہم نے اُنہیں بچپن ہی میں قوت فیصلہ سے نوازا (نبی بنا دیا)۔ اپنی طرف سے اُن کو نرم دلی اور پاکیزگی عطا کی، وہ بڑے پرہیزگار اور اپنے والدین کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرنے والے تھے۔ وہ سرکش یا نافرمان نہیں تھے، سلام ہو اُن پر جس دن وہ پیدا ہوئے جس دن اُن کا انتقال ہوا اور جس دن (دوبارہ) اُنہیں زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا۔

گریۂ شدید

کتاب زہد الصادقؑ میں جناب شہید علیہ الرحمہ کے قلم سے تحریر ہے کہ امامؑ نے فرمایا :

جناب یحییٰؑ نے اتنا زیادہ گریہ کیا کہ اُن کے چہرے کے دونوں طرف آنسوؤں (کے مسلسل بہنے) سے اُن کے چہرے پر (گڑھے پڑ گئے اور) گوشت اُڑ گیا، چنانچہ اس جگہ اُنھوں نے نمدہ رکھ لیا تاکہ آنسو اسی کے اُوپر سے گزرے۔

یہ حالت دیکھ کر اُن کے والد ماجد نے فرمایا : اے نورِ نظر میں نے خداوند عالم سے تمہاری ولادت کی درخواست اس لیے کی تھی کہ تمہیں دیکھ کر ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے (مگر تم نے تو اپنی حالت المناک بنا رکھی ہے)۔

تو اُنھوں نے جواب دیا، اے پدر بزرگوار خداوند عالم نے جہنم کے اوپر ایسی ہولناک پھیلنے کی جگہیں بنا رکھی ہیں جہاں سے صرف وہ لوگ گزر سکیں گے جو خداوند عالم کے خوف سے بہت زیادہ روتے ہوں، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس جگہ پہنچ کر میرا قدم پھسل نہ جائے۔

یہ سن کر جناب زکریاؑ اتنا روئے کہ غش آگیا۔

جناب یحییٰؑ کا شیطان سے مکالمہ

جناب یحییٰؑ نے شیطان سے فرمایا :

کیا میرے سلسلہ میں تمہیں کبھی کامیابی نصیب ہوئی؟

اُس نے کہا کہ نہیں، لیکن آپ کی ایک بات مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔

پوچھا: وہ کیا۔
کہنے لگا کہ، آپ خوب کھاتے ہیں۔ جب افطار کرتے ہیں تو خوب شکم سیر ہو کر کھاتے ہیں جس کی وجہ سے رات کو دیر تک جاگنا اور لمبی عبادت کرنا آپ کے لیے مشکل ہوتا ہے۔
جناب یحییٰؑ نے یہ سن کر فرمایا: میں خداوند عالم سے عہد و پیمان کرتا ہوں کہ ساری زندگی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔
تو شیطان نے کہا: میں بھی خداوند عالم سے عہد و پیمان کرتا ہوں کہ آئندہ کسی مسلمان کو نصیحت نہیں کروں گا۔
اِس کے بعد شیطان چلا گیا، اور پھر کبھی جناب یحییٰؑ کے پاس نہیں آیا۔

ہم کھیلنے کے لیے نہیں پیدا ہوئے:

معمر کی روایت ہے کہ بچوں نے جناب یحییٰؑ سے (اُن کی کمسنی کے زمانہ میں) درخواست کی کہ آیئے ہمارے ساتھ کھیلئے تو فرمایا
ہم لوگ کھیلنے کے لیے نہیں پیدا ہوئے۔
تو خداوند عالم کی طرف سے آیت نازل ہوئی کہ "وآتیناہ الحکم صبیا" (ہم نے اُنہیں بچپن میں ہی قوتِ فیصلہ (اور نبوت) عطا کی۔

حضرت یحییٰؑ کی قبر کے پاس سے حضرت عیسیٰؑ کا گزر

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم سے درخواست کی تھی کہ جناب یحییٰؑ کو اُن کے لیے زندہ کردے (خداوند عالم نے یہ دعا قبول کرلی) پھر حضرت عیسیٰؑ جناب یحییٰؑ کی قبر کے پاس آئے اُنہیں پکارا تو اُنہوں نے جواب دیا اور قبر سے نکل کر باہر آئے اور فرمایا کہ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟
تو فرمایا: جس طرح (موت سے قبل) دنیا میں میرے دوست تھے' ویسے ہی پھر بن جاؤ۔
تو جناب یحییٰؑ نے فرمایا: اے عیسیٰؑ تلخیٔ موت کا اثر ابھی تک میرے جسم سے ختم نہیں ہوا ہے تم چاہتے ہو کہ میں پھر دنیا میں آؤں اور مجھے اس سخت تلخی سے پھر گزرنا پڑے، یہ کہہ کر قبر میں چلے گئے۔

گنہگار کی نصیحت

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا،
اے روح اللہ (نبیٔ خدا) میں نے زنا کیا ہے مجھے (سزا دے کر) پاک کر دیجئے۔
تو جناب عیسیٰؑ نے حکم دیا کہ تمام لوگوں کو بلایا جائے، کوئی باقی نہ رہے سب آئیں تاکہ فلاں شخص کو (اُس کے گناہ سے) پاک کیا جائے۔
جب سب جمع ہو گئے۔ اور اُس شخص کو ایک گڑھے میں کھڑا کر دیا گیا تو اُس نے وہاں سے صدا دی،
مجھ پر کوئی ایسا شخص حد جاری نہ کرے جس کے ذمہ خود کوئی حد واجب باقی ہو۔ یہ سُن کر حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ

سب لوگ وہاں سے ہٹ گئے، جناب یحییٰؑ اُس شخص کے قریب گئے اور فرمایا کہ کوئی نصیحت کی بات کہو تو کہا کہ : اپنے نفس کو خواہشات کے سلسلہ میں آزاد نہ چھوڑیں ورنہ بربادی ہے ـــ فرمایا: کچھ اور کہو۔ تو کہا کسی خطا کار کو اُس کی کوتاہی کے بارے میں طعن وتشنیع نہ کریں، فرمایا: کچھ اور کہو ـــ تو کہا: غصہ نہ کریں۔ فرمایا: بس کافی ہے۔

شیطان کا حضرت یحییٰؑ سے مکالمہ

منقول ہے کہ جناب یحییٰؑ جو کی روٹی کھا رہے تھے کہ وہاں سے ابلیس گزرا۔ جناب یحییٰؑ کو دیکھ کر کہنے لگا خود کو زاہد سمجھتے ہو اور جو کی روٹی بچا کر رکھی ہے؟

جناب یحییٰؑ نے فرمایا: اے راندۂ درگاہِ الٰہی یہ تو قوتِ لایموت (اتنی غذا جس سے جان بچائی جاسکے) باقی ہے۔

ابلیس نے کہا: مرنے والے کے لیے تو نہایت مختصر مقدار ہی کافی ہے۔

گفتار حضرت عیسیٰؑ

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر متعدد مقامات پر آیا ہے، ایک جگہ ارشاد ہوا :
اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو روشن نشانیاں عطا کیں اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید کی۔ (سورہ بقرہ آیت ۸۷)

دوسری جگہ ارشاد ہوا :
اور (عیسیٰؑ) مسیح نے فرمایا : اے قوم بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا پروردگار بھی ہے اور تمہارا بھی۔ جو شخص بھی کسی کو اُس کا شریک قرار دے گا اُس پر خداوند عالم نے جنّت حرام قرار دی ہے ایسے شخص کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا (مائدہ آیت ۷۲)

ایک اور جگہ ارشادِ قدرت ہے :
اور جب حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ سے کہا کہ کیا آپ کا پروردگار ہمارے لیے آسمان سے کھانے کا ایک خوان نازل کر سکتا ہے ؟ ۔ تو (اُنھوں نے) فرمایا : اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔
وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اس (خوان) سے کھانا کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ نے جو کچھ ہم سے کہا ہے وہ سچ ہے اور ہم اس پر گواہ بن جائیں۔
تو حضرت عیسیٰؑ نے (خداوند عالم کی بارگاہ میں) دعا کی : اے پالنے والے ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل کر جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلے پچھلے لوگوں کے لیے خوشی کا موقع قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو، ہم کو رزق دے اور تو بہترین رزق عطا کرنے والا ہے۔
تو خداوند عالم نے فرمایا : میں تم پر اسے نازل کرنے والا ہوں مگر اس کے بعد تم میں سے جو شخص کفر کرے گا اسے میں ایسی سزا دوں گا جو میں نے کسی کو نہ دی ہوگی۔ (سورہ مائدہ آیت ۱۱۲ تا ۱۱۵)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا :
اور جب عیسیٰؑ روشن نشانیاں لے کر آئے اور (قوم سے) فرمایا کہ میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ تمہارے لیے بعض ایسی باتوں کی حقیقت واضح کر دوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو لہٰذا تم لوگ خدا سے ڈرو، اور میری بات مانو۔
حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی، اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے، مگر ان کی اتنی واضح بات کے باوجود، گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ پس اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے ظلم کیا، ایک دردناک دن کے عذاب سے تباہی (آنے والی) ہے۔ (سورہ زخرف آیت ۶۳ تا ۶۵)

ایک اور جگہ خالق دو جہاں نے فرمایا :

اور (وہ وقت) یاد کرو جب مریم کے فرزند عیسیٰ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل (کے لوگو) میں تمھاری طرف، خدا کا بھیجا ہوا رسول ہوں، میں تصدیق کرنے والا ہوں اُس توریت کی، جو (مجھ سے پہلے سے آئی ہوئی) موجود ہے، اور (میں) بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے، اُن کا نام احمد ہوگا۔

(سورہ مبارکہ صف، آیت ۶)

ایک اور مقام پر قدرت نے فرمایا :-

(انہوں نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے، اور نبی بنایا ہے۔

اور میں جہاں بھی رہوں، (خدا نے) مجھے بابرکت بنایا ہے۔

اور جب تک میں زندہ رہوں، مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔

اور اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور مجھے سرکش و نافرمان نہیں بنایا ہے۔

سلام ہے میرے لیے جس دن میں پیدا ہوا، جس دن میں انتقال کروں گا اور جس دن (روز قیامت) دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا۔

(سورہ مریم آیت ۳۰ تا ۳۳)

حضرت عیسیٰ نے شادی کیوں نہیں کی ؟

حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جناب عیسیٰ سے دریافت کیا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ شادی نہیں کرتے ؟

تو فرمایا : شادی کر کے کیا کروں ؟

لوگوں نے کہا : (اس کے ذریعہ) آپ کو اولاد ملے گی۔

تو فرمایا : اولاد لے کر کیا کروں ؟ اگر زندہ رہے تو آزمائش ہے، مرجائے تو سبب رنج و غم۔

بے نیازی

حضرت عیسیٰ فرمایا کرتے تھے کہ میرے ہاتھ میرے خدمتگار ہیں، میرے پیر سواری ہیں، زمین میرا بستر ہے، پتھر میرا سرہانہ ہے، سردیوں کے موسم میں زمین کا مشرقی حصہ لحاف ہے، رات کو چاند میرے لیے چراغ ہے، بھوک میری غذا ہے، خوف میرا باطنی لباس ہے، اون کا موٹا کپڑا میرے ظاہری جسم کو چھپانے والا ہے، میرے لیے میوہ اور خوشبو زمین سے اُگنے والی وہ نباتات ہے جو جانور اور چوپائے استعمال کرتے ہیں، میں رات اس طرح گزارتا ہوں کہ میرے پاس کچھ نہیں ہوتا، اور صبح اس عالم میں کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی، مگر (دل کے اعتبار سے) میں روئے زمین پر سب سے زیادہ تونگر انسان ہوں۔

صدقہ اور ردّ بلا

ابوبصیر کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے :

حضرت عیسیٰ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جہاں محفل سرور منعقد تھی تو پوچھا، یہ کیا ہو رہا ہے ؟

لوگوں نے کہا کہ آج کی شب فلاں شخص کی بیٹی سے فلاں شخص کے بیٹے کی شادی ہو رہی ہے۔

تو فرمایا : آج تو یہ لوگ خوشی منا رہے ہیں کل روئیں گے۔

کسی شخص نے پوچھا، اے نبی خدا ایسا کیوں ہوگا؟

تو فرمایا ، وہ لڑکی آج رات مر جائے گی۔

جو لوگ اُن پر ایمان رکھتے تھے اُنہوں نے کہا، بیشک خدا اور اُس کے رسول سچے ہیں لیکن منافقین کہنے لگے کہ دیکھ لیں گے، صبح تو نزدیک ہی ہے۔

جب صبح کے وقت لوگ لڑکی والے کے گھر پہنچے تو پتہ چلا کہ وہ زندہ سلامت ہے اُسے کچھ بھی نہیں ہوا، تو اُن لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ سے پوچھا کہ آپ نے تو کہا تھا کہ یہ مر جائے گی، لیکن یہ تو زندہ ہے؟

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بہرحال مجھے اُس کے گھر لے چلو، تو لوگ تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے اُس کے گھر پہنچے، دروازہ کھٹکھٹایا تو شوہر باہر نکلا، حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ اپنی زوجہ سے اجازت لو میں اُس کے پاس جانا چاہتا ہوں، چنانچہ وہ اندر گیا اور بیوی سے کہا کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ ہمارے دروازہ پر تشریف لائے ہیں، ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ یہ سُن کر اُس عورت نے پردہ کر لیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھر کے اندر تشریف لے گئے اور اُس خاتون سے پوچھا کہ تم نے گزشتہ شب کون سا نیک عمل انجام دیا ہے؟

اُس نے کہا، کوئی خاص کام تو انجام نہیں دیا سوا اُن کاموں کے جو روزانہ کرتی تھی ہر شب جمعہ میرے گھر ایک فقیر آیا کرتا تھا اور ہم لوگ اُسے کھانا دے دیا کرتے تھے گزشتہ شب بھی وہ اچانک آگیا، میری شادی ہو رہی تھی، تمام گھر والے بھی اسی میں مصروف تھے، فقیر نے صدا دی، کسی نے جواب نہ دیا، اُس نے پھر صدا دی، پھر بھی کسی نے جواب نہ دیا، اُس نے بار بار صدا دی، جب میرے کانوں تک اُس کی آواز پہنچی تو میں جس حالت میں تھی اُسی میں اُٹھ کھڑی ہوئی اور اسے کھانے پینے کی چیزیں فراہم کیں۔

یہ سُن کر حضرت عیسیٰؑ نے اُس خاتون سے کہا : ذرا اپنی جگہ سے اُٹھو تو!

جب وہ اُٹھی تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک بڑا سا اژدہا جس کا جسم درخت کے تنے کی طرح ہے، اپنی دُم مُنہ میں لیے بیٹھا ہے۔

یہ دیکھ کر حضرت عیسیٰؑ نے اُس خاتون سے فرمایا : تمہاری اُس نیکی کی وجہ سے پروردگار عالم نے تمہیں اس بلا سے محفوظ رکھا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ دریا کے کنارے

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دریا کے کنارے سے گزرے تو اپنی غذا میں سے روٹی کا ایک ٹکڑا پانی میں پھینکا، آپ کے حواریین میں سے کسی نے اس کا سبب دریافت کیا کہ آپ نے اپنی غذا کیوں پھینک دی تو فرمایا کہ پانی کے اندر زندگی گزارنے والی مخلوقات کھائیں گی، تو مجھے خدا کے نزدیک بہت بڑا اجر ملے گا۔

جناب سید ابن طاؤسؒ "کتاب سعد السعود" میں فرماتے ہیں کہ میں نے انجیل میں دیکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عیسیٰؑ اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی میں سوار تھے، کہ دریا میں سخت طغیانی پیدا ہو گئی اور کشتی موجوں کے درمیان ہچکولے کھانے لگی لیکن

جناب عیسیٰؑ (اتنے مطمئن تھے گویا سو رہے ہوں، شاگردوں نے (کشتی کی حالت دیکھی تو) آپ کو (گویا) جگانے کے لیے آگے بڑھے اور کہا:

اے آقا، بچائیے، ورنہ ہم ختم ہو جائیں گے۔

تو فرمایا: اے کمزور ایمان والو، کیوں اس قدر ڈرتے ہو، پھر اُٹھے اور تُند ہوا کو خاموش کر دیا، تو ایسا عظیم الشان سکون پیدا ہوا کہ لوگوں کو بہت تعجب ہوا اور کہنے لگے کہ یہ کیسا شخص ہے کہ ہوا اور دریا سب اس کی بات سنتے (اور اطاعت کرتے) ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ پہاڑ کی چوٹی پر

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ شام کے اریحا نامی پہاڑ پر چڑھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس فلسطین کے بادشاہ کی شکل میں ابلیس آگیا اور کہنے لگا:

اے روح اللہؑ آپ تو مُردوں کو زندہ کر دیتے ہیں، مادرزاد اندھوں کو بینا اور ابرص کو صحیح سالم بنا دیتے ہیں، پہاڑ سے چھلانگ لگا دیجئے (اُترنے کی کیا ضرورت ہے؟)

تو فرمایا کہ ان کاموں کی مجھے اجازت دی گئی ہے لیکن چھلانگ لگانے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔

حضرت عیسیٰؑ اور تواضع

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا: اے حوارین کے گروہ، تم سے میری ایک حاجت وابستہ ہے اسے پورا کرو۔

لوگوں نے کہا کہ پوری کریں گے۔

یہ سُن کر حضرت عیسیٰؑ اُٹھے اور حواریوں کے پیر دھونے لگے اُن لوگوں نے کہا: اے روح اللہ یہ کام تو ہمیں کرنا چاہیئے تھا!

تو فرمایا: عالم پر اس بات کی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ (لوگوں کی) خدمت کرے۔ میں تمہارے سامنے اس لیے بھی تواضع سے پیش آتا ہوں کہ تم دوسرے لوگوں کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ، اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا

تواضع ہی سے حکمت کی آبیاری و آبادی ہوتی ہے نہ کہ غرور سے کھیتی ہموار زمین میں ہی لہلہاتی ہے پہاڑوں اور سنگلاخ زمین میں نہیں!

وہ شخص جس کی دُعا قبول نہیں ہوتی تھی

محمد نے (پانچویں یا چھٹے) امامؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا:

(اے فرزندِ رسول) ہم ایک ایسے شخص کو جو (امام) برحق کو نہیں مانتا لیکن عبادت نہایت خضوع و خشوع اور سعی و اہتمام کے ساتھ کرتا ہے کیا اسے اس کا فائدہ پہنچے گا؟

تو فرمایا کہ اس اُمت کے درمیان اہلبیت کرامؑ کی منزلت اُسی طرح ہے جس طرح بنی اسرائیل کے زمانہ میں انبیاء کے اہل خاندان کی تھی، ان میں سے جو شخص چالیس شب و روز خضوع و خشوع کے ساتھ کوئی دعا مانگتا تھا تو قبول ہو جاتی تھی، لیکن

ایک شخص چالیس شب و روز دعا مانگتا رہا قبول نہیں ہوئی، تو حضرت عیسیٰؑ کے پاس آیا۔ اپنی پریشانی کا ذکر کیا اور التجا کی کہ آپ اُس کے لیے دعا کریں۔

جناب عیسیٰؑ نے اُس کی روداد سُن کر وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کی تو وحی نازل ہوئی،

اے عیسیٰؑ میرا یہ بندہ (جس کے لیے تم سفارش کر رہے ہو) ایک ایسی راہ سے مجھ تک پہنچنا چاہتا ہے جو صحیح نہیں ہے یہ تمہارے بارے میں اپنے دل میں شک بھی رکھتا ہے اور مجھ سے دعا بھی مانگتا ہے۔ اگر یہ اس حالت میں اتنی مدت تک دعا مانگتا رہے کہ اس کی گردن اکڑ جائے اور انگلیاں کٹ جائیں، تب بھی میں اس کی دعا قبول نہیں کروں گا۔

یہ سُن کر حضرت عیسیٰؑ نے اُس کی طرف رخ کیا اور فرمایا کہ تم خدا سے دعا مانگتے ہو اور اس کے نبی کے بارے میں شک کرتے ہو؟

اُس نے کہا، اے روح اللہ آپ جو کچھ فرما رہے ہیں بجا ہے، میرے دل میں شک ہے آپ دعا کریں کہ خداوند عالم میرے دل کا شک دور کر دے۔

چنانچہ جناب عیسیٰؑ نے دعا فرمائی، تو خداوند عالم نے اُس شخص کی توبہ قبول کی، اور اس کی وہ دُعا مستجاب ہو گئی۔ اور وہ شخص اتنا مقرب بارگاہ قرار پایا، گویا ان کے اہلبیت میں سے ہو۔

حضرت عیسیٰؑ اور ایک مدرسہ کا اُستاد

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جناب عیسیٰؑ پیدائش کے بعد ایک دن میں اتنے بڑے دنظر آ رہے تھے) جیسے دو ماہ کا بچہ ہوتا ہے پھر جب سات ماہ کے ہوئے تو اُن کی مادر گرامی اُن کا ہاتھ پکڑ کر کاتبوں کے پاس لے گئیں، اور ایک استاد کے سامنے اُن کو بٹھا دیا (اس عمر میں وہ اچھی طرح گفتگو کرنے لگے تھے) اُس استاد نے جناب عیسیٰ سے کہا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو، آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی۔

اُس نے کہا کہ: "ابجد" پڑھو۔

تو جناب عیسیٰؑ نے سر اُٹھایا اور فرمایا: تم جانتے بھی ہو کہ "ابجد" کے کیا معنی ہیں؟

یہ سُن کر اُس نے اُن کو مارنے کے لیے کوڑا اُٹھالیا۔

(یہ دیکھ کر) حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا، اے بزرگوار، مارو نہیں! اگر تم جانتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ مجھ سے پوچھو میں اس کی تشریح تمہیں بتاؤں گا۔

اُس نے کہا: اچھا تم ہی اس کی تشریح بتاؤ۔

تو فرمایا کہ: "الف" یعنی: آلاء اللہ (اللہ کی نعمتیں) "ب" بھجۃ اللہ (اللہ کی شوکت) "ج" جمال اللہ (اللہ کا حسن و جمال) اور "د" دین اللہ۔ (اللہ کا دین)

اس کے بعد آپ نے ھوّز کی تشریح فرمائی اور کہا کہ

ھوّز میں "ہ" یعنی: ھول جھنم (جہنم کی ہولناکی) "و" یعنی: ویل لاھل النار (بڑا افسوس ہے جہنم میں جانے والوں کے لیے) "ز" یعنی زفیر جھنم (جہنم کی پُر شور آواز)

(پھر) "حطی" کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حطت الخطایا عن المستغفرین (استغفار کرنے والوں کی کوتاہیوں سے درگزر کیا جائے گا)۔

(پھر) "کلمن" کے بارے میں فرمایا کہ کلام اللہ (اللہ کا کلام اور اس کے کلمات کو کوئی بھی تبدیل نہیں کر سکتا)

(پھر فرمایا کہ) "سعفص" یعنی صاع بصاع (ایک وزن کا بدلہ اُسی کے ہم وزن، جیسا عمل ویسی جزا)۔

(اس کے بعد فرمایا کہ) "قرشت" یعنی قرشہم جس کے معنی ہیں اُن کو عالم حشر میں لائے گا۔

(جب حضرت عیسیٰؑ کی گفتگو اس منزل تک پہنچی، تو اُس استاد نے (جناب مریم سے) کہا کہ اے خاتون بچے کو لے کر گھر تشریف لے جائیے یہ تعلیم یافتہ ہے اسے کسی سے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جو چیز اپنے لیے پسند نہ ہو

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے ایک ساتھی سے فرمایا کہ جس سلوک کے بارے میں تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تمہارے ساتھ کیا جائے وہ تم بھی دوسروں کے ساتھ نہ کرو، اور اگر کوئی شخص تمہارے داہنے رخسار پر طمانچہ مارے تو اپنا بایاں رخسار اُس کے سامنے پیش کر دو۔

دُنیا سے بے التفاتی، آخرت سے وابستگی

حضرت امام جعفر صادقؑ سے (یہ بھی) منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے ساتھیوں سے فرماتے تھے،

اے لوگو! دنیا سے بھاگو، اللہ کی طرف رُخ کرو، دنیا کی محبت کو اپنے دل سے نکالو کیونکہ نہ تم اس کے لیے مناسب ہو نہ وہ تمہارے لیے مناسب ہے، نہ تم اس میں باقی رہو گے نہ وہ تمہارے لیے باقی رہے گی یہ بہت فریب دینے والی اور بہت زیادہ رنج و غم میں مبتلا کرنے والی ہے۔ وہ شخص بہت فریب خوردہ ہے جو دنیا سے دھوکا کھائے، جو اس پر اطمینان کرے وہ نقصان میں ہے، جو اس سے محبت کرے اس کی طرف لپکے وہ تباہ ہو گا۔

لٰہذا اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو، اس سے ڈرو، اور اس دن کے بارے میں خوفزدہ رہو جس دن نہ بیٹے کے بدلہ باپ کو جزا دی جائے گی، نہ بیٹا اپنے باپ کے عوض جزا و سزا پائے گا۔

(سوچو) تمہارے ماں باپ کہاں ہیں؟ تمہارے بھائی اور بہنیں کہاں ہیں؟ تمہارے لڑکے کہاں ہیں؟

اُن سب کو (قدرت کی طرف سے) بلایا گیا، اور وہ چلے گئے، پھر اُنہیں زمین کے سپرد کر دیا گیا وہ مُردوں کے پڑوسی بن گئے، فنا ہو جانے والوں میں شامل ہو گئے، دنیا سے نکلے، دوستوں کو چھوڑا، پھر جو کچھ (اگلی زندگی کے لیے) بھیجا تھا اُس کے حاجتمند، اور جو کچھ (دنیا میں) جمع کیا تھا سب سے بے نیاز ہو گئے۔

(غور کرو) تمہیں کس قدر نصیحت کی جاتی ہے اور کتنا تم (گناہ سے) بچتے ہو، لہو و لعب میں پڑے ہوئے ہو، غفلت تمہیں گھیرے ہوئے ہے۔

دنیا میں تمہاری زندگی چوپایوں جیسی ہے، صرف اپنے پیٹ کو بھرنے اور اپنی خواہشات نفسانی کی تکمیل ہی کی فکر میں لگے رہتے ہو۔

کیا تمہیں اُس ذاتِ خالق سے شرم نہیں آتی جس نے تمہیں پیدا کیا اور گناہ کرنے والوں کو آتشِ جہنّم میں جلانے کی دھمکی دی۔ تم اتنے قوی تر نہیں ہو کہ آتشِ جہنّم کو برداشت کر سکو ــــ (اسی کے ساتھ) اطاعت گزاروں سے جنّت و فردوس کا وعدہ کیا گیا ہے، لہٰذا اُس کے لیے کوشش کرو اور خود کو اُس کا حقدار بناؤ۔ اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرو، کمزوروں کے ساتھ نرمی برتو اور اہلِ حاجت کے ساتھ رحمدلی سے پیش آؤ۔

خداوندِ عالم سے سچی توبہ کرو، اُس کے نیک بندے بن جاؤ، سرکش بادشاہوں اور نافرمان سرکش فرعونوں جیسے نہ بنو جنہیں پروردگارِ عالم نے موت کے ذریعہ بے بس کر دیا۔ وہی تمام اولین و آخرین کا معبودِ برحق ہے، وہی جزا کے دن کا مالک ہے۔ اُس کی سزا بہت سخت اور عذاب نہایت دردناک ہے جس سے کوئی ظالم بچ نہیں سکے گا۔

نہ اُس کی نگاہوں سے کوئی شئے اوجھل ہو سکتی ہے نہ دور ہو سکتی ہے نہ پوشیدہ ہو سکتی ہے، اُسی کے علم نے سب کا احصاء کر رکھا ہے اور اسی کے مطابق اُنہیں جنّت یا جہنّم تک پہنچائے گا۔

اے فرزندِ آدم

آپ نے فرمایا: اے کمزور انسان۔ اُس (خدائے عزّوجل) سے کہاں بھاگ سکتے ہو جو رات کی تاریکی، دن کی روشنی، اور تمہاری ہر حالت میں تمہیں اپنی گرفت میں لے سکتا ہے۔ جس نے نصیحت کی اس نے اپنا فرض ادا کر دیا اور جس نے نصیحت حاصل کی وہ کامیاب ہو گیا۔

دِل کا زنا

جناب سید ابن طاؤسؒ کتاب "سعد السعود" میں فرماتے ہیں کہ میں نے انجیل میں پڑھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے (اپنی قوم سے) فرمایا:

جو کچھ گزشتہ لوگوں سے کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرو، اسے تو تم سُن ہی چکے ہو، میں (مزید) یہ کہنا چاہتا ہوں:

جو شخص کسی (اجنبی) عورت کو شہوت کی نگاہ سے دیکھے اُس کے قلب نے زنا کیا۔

اگر تمہاری آنکھ خیانت کرنے لگے (اور وہ مانے) تو اسے نکال کر پھینک دو کیونکہ جسم کے کسی ایک عضو سے محروم ہو جانا، پورے جسم کے جہنّم میں جلنے سے بہرحال بہتر ہے، اور اگر تمہارا ہاتھ تمہیں گناہ کی طرف لے جائے تو اسے کاٹ ڈالو، کیونکہ پورے جسم کے جہنّم میں جانے سے بہتر ہے کہ انسان کسی ایک عضو سے محروم رہے۔

غذا و لباس کی فکر نہ کرو

فرمایا:۔ دیکھو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس بات کو زیادہ اہمیت مت دو کہ کیا کھاتے ہو، کیا پیتے ہو اور نہ اپنے جسم کے لیے اس بات کی طرف توجہ دو کہ کیا پہنتے ہو۔

کیا نفس غذا سے برتر نہیں ہے؟ کیا جسم سے افضل نہیں ہے (تو نفس کو بلند کرنے اور جسم کو آتشِ جہنّم سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرو، آسمان میں اُڑنے والے پرندوں کو دیکھو جو نہ کھیتی میں مدد دیتے ہیں نہ غلّہ کاٹتے ہیں نہ اس کے لیے غمگین ہوتے

ہیں۔ پھر بھی خداوند عالم اُن کو رزق دیتا ہے، تو کیا تم پرندوں سے افضل نہیں ہو؟ پھر خدا تمہیں کیوں رزق نہیں دے گا؟

عطائے پروردگار سب سے بہتر ہے

آپ نے فرمایا: تم میں سے کون سا شخص ایسا ہو سکتا ہے کہ اُس کا بیٹا اُس سے روٹی مانگے اور وہ اُسے پتھر مارے، یا بیٹا لباس مانگے اور باپ اُسے سانپ کے حوالہ کر دے؟ (اگر تم ایسا کرو گے تو یقیناً بُرے لوگوں میں شامل ہو گے لیکن اگر تم ایسا نہیں کرتے اور) اپنے فرزندوں کو اچھی چیزیں ہی دیتے ہو تو تمہارا پروردگار اس بات کا زیادہ سزاوار ہے کہ وہ مانگنے والے کو نیک عطا سے نوازے۔

غصہ بیمار کر دیتا ہے

جو زیادہ غمگین رہے گا اُس کا جسم بیمار رہے گا، جو بداخلاقی کرے گا وہ اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا رکھے گا، جو زیادہ باتیں کرے گا اس سے زیادہ لغزشیں ہوں گی، جو زیادہ جھوٹ بولے گا اُس کے چہرہ کی رونق جاتی رہے گی، اور جو شخص لوگوں سے لڑے گا اُس کی شان و شوکت باقی نہیں رہے گی۔

دُنیا ایک پُل ہے

اپنے حواریوں سے آپ نے ارشاد فرمایا (یاد رکھو): دنیا ایک پُل کی مانند ہے اس سے گزر جاؤ۔ اِس پر آباد ہونے کی کوشش نہ کرو۔

عالمِ دین کا معالج ہوتا ہے

مال و دولت مذہب کے لیے (اگر) مرض ہے تو عالم دین کا معالج ہے۔ اب اگر تم کسی معالج کو دیکھو کہ وہ خود ہی مرض کو اپنی طرف کھینچ کر لا رہا ہے تو اس سے بچو، اور یقین رکھو کہ وہ کسی کے ساتھ مخلص نہیں ہو سکتا۔

درخت بونے کا طریقہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے
حضرت عیسیٰؑ ایک شہر سے گزرے تو دیکھا کہ وہاں کے پھلوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔
لوگوں نے آپ (کو دیکھا تو) اپنی پریشانی کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا کہ دوا تو تمہارے پاس موجود ہے لیکن تم بے خبر ہو۔
(پھر فرمایا) تم لوگ جب درخت لگاتے ہو تو پہلے اُس (کے اردگرد) مٹی ڈالتے ہو پھر پانی ڈالتے ہو۔ یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا کرنا چاہیئے کہ پہلے جڑوں میں پانی ڈالو، اس کے بعد اُس پر مٹی ڈالو تو کیڑے نہیں پڑیں گے، جب اُن لوگوں نے آپ کی ہدایت کے مطابق عمل کیا تو کیڑے ختم ہو گئے۔

گوشت پکانے کا طبّی طریقہ

آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ایک شہر سے گزرے تو وہاں کے لوگوں کے چہرے زرد اور آنکھیں نیلی ہو رہی تھیں (جب آپ وہاں پہنچے تو) اُن لوگوں نے اپنی بیماری کے بارے میں آپ سے فریاد کی۔
تو آپؑ نے فرمایا : اس کا علاج تو خود تمہارے ہی پاس موجود ہے۔ (لیکن تم لوگ توجہ نہیں دیتے ہو) گوشت کو دھوئے بغیر پکا کر کھا لیتے ہو (اسی کا یہ نتیجہ ہے) یاد رکھو دنیا سے جو چیز رخصت ہوتی ہے پلید حالت میں ہوتی ہے راسے پاک کر لیا کرو) چنانچہ ان لوگوں نے اس کے بعد گوشت کو دھو کر پکانا شروع کیا تو بیماری جاتی رہی۔

علاج کے سلسلہ میں دستور

آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ: حضرت عیسیٰ ایک (اور) شہر سے گزرے جہاں کے لوگوں کے چہرے سوجے ہوئے تھے اور دانت ٹوٹتے جا رہے تھے (جب وہاں کے باشندوں نے آپ سے اپنی بیماری کے بارے میں شکایت کی تو) فرمایا کہ جب تم لوگ سوتے ہو تو اپنے ہونٹ (بہت مضبوطی سے) چپکا کر منہ بند کر لیتے ہو جس کی وجہ سے گیس پیٹ کے اندر گھولتی رہتی ہے جس نے تمہارے چہروں پر ورم پیدا کر دیا۔ چونکہ اِس کے نکلنے کی کوئی جگہ نہیں ہے اس لیے دانتوں سے ٹکرا کر انہیں بھی خراب کر رہی ہے۔ اب جب سونے جاؤ تو ہونٹ (تھوڑے سے) کھلے رکھنا، اور اسے اپنی عادت بنا لو۔ چنانچہ اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا اور شفا پائی۔

کس طرح صبح کی ؛ — کا جواب :

کسی شخص نے حضرت عیسیٰؑ سے دریافت کیا کہ اے روح بشر آپ نے کس طرح صبح کی ؛ تو فرمایا کہ
میں نے اِس طرح صبح کی ہے
میرا پروردگار اوپر ہے۔
جہنم سامنے ہے۔
موت مجھے ڈھونڈ رہی ہے۔
اپنی آرزوؤں کا مالک نہیں۔
ناپسندیدہ باتوں کو رد کرنے پر (بغیر خدا کی مدد کے) قادر نہیں۔ ایسی صورت میں مجھ سے زیادہ تہی دست کون فقیر ہوگا؟

مرگِ انبوہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دوران سفر ایک گاؤں سے گزرے جہاں کے رہنے والے گھروں اور راستوں میں مُردہ پڑے ہوئے تھے۔
آپؑ نے فرمایا کہ یہ لوگ کسی عذاب میں مبتلا ہو کر مرے ہیں۔ ورنہ اگر ویسے مرتے تو دفن کئے جاتے۔
آپؑ کے ساتھیوں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم ان کی داستان جاننا چاہتے ہیں۔ (آپ سے) کہا گیا کہ اے روح اللہ انہیں پکاریے۔

تو آپؑ نے پکارا: اے گاؤں کے لوگو!

یہ سن کر ان میں سے ایک نے جواب دیا، لبیک اے روح اللہ۔

پوچھا، کیا حال ہے تمہارا، اور کیا ماجرا ہے؟

کہنے لگا: ہم صبح کے وقت تو عافیت سے تھے شام کو ہاویہ میں پہنچ گئے۔

فرمایا، ہاویہ کیا ہے؟

تو کہا: آگ کا دریا جس میں پہاڑ جیسے آگ کے شعلے ہیں۔

پوچھا، کس بات نے تمہیں اس حالت تک پہنچایا۔

تو کہا: دنیا کی محبت اور غیر خدا کی پرستش۔

پوچھا: تم دنیا سے کتنی محبت کرتے تھے؟

کہا: اُتنی جتنی کسی بچے کو اپنی ماں سے ہوتی ہے، مل گئی تو اکڑنے لگے، اُس نے رُخ پھیر لیا تو رونے اور فریاد کرنے لگے۔

فرمایا، غیر خدا کی پرستش کا کیا حال تھا؟

تو کہا کہ: ظالم حکمراں جو کچھ کہتے تھے ہم دبے چوں چرا تسلیم کرتے تھے اور اُن کے ہر قسم کے حکم کی اطاعت کرتے تھے۔

(حضرت عیسیٰؑ نے) پوچھا: ان تمام لوگوں کے درمیان صرف تمہیں مجھ سے بات کرنے کی اجازت کیسے ملی؟ (باقی کوئی کیوں نہیں بولتا)۔

تو کہا: سب کے دہن پر آگ کی لگام لگی ہوئی ہے اور سخت گیر قسم کے فرشتے اُن پر مسلط ہیں، میں چونکہ (دنیا کے اندر) صرف ان لوگوں کے درمیان رہا کرتا تھا ان کے کاموں میں دخل نہیں دیتا تھا، پھر بھی جب عذاب آیا تو اُس نے مجھے بھی اپنی گرفت میں لے لیا مجھے جہنم کے کنارے بالوں سے (پکڑ کر) لٹکا دیا گیا ہے ڈر رہا ہوں کہ کس وقت منہ کے بل آگ میں گر پڑوں۔

یہ داستان سننے کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

اگر دین سلامت رہے تو مزبلہ پر سونا اور جو کی روٹی کھانا بھی بہت بہتر ہے۔

احمق کا علاج مشکل ہے

حضرت امام جعفر صادقؑ سے (یہ حدیث بھی) منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فرمایا کرتے تھے،

میں نے بیماروں کا علاج کیا اور اُنہیں خدا کی رضا سے شفا نصیب ہوئی، اندھے بینا ہو گئے، ابرص اچھے ہو گئے اور اِذن پروردگار سے مُردوں کو میں نے زندہ بھی کیا، لیکن احمق کے علاج کی جتنی بھی میں نے کوشش کی کارگر ثابت نہیں ہوئی

کسی نے پوچھا: اے روح اللہ (حقیقتاً) احمق کون ہے؟

تو فرمایا، وہ جو خود پسندی میں مبتلا ہو اور یہ خیال کر رہا ہو کہ ہر قسم کا فضل و شرف اسی کے لیے ہے، ہر چیز پر بس اُسی کا حق ہے خود اُس پر کوئی حق واجب نہیں ہے۔ یہ شخص ایسا احمق ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

عداوت ختم کرو

ابن سنان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

اگر تم لوگ میرے دوست اور بھائی ہو تو خود کو اس بات پر آمادہ کرو کہ لوگوں سے نہ عداوت رکھو گے نہ دشمنی ۔ (یاد رکھو) اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو میرے بھائی (یا دوست) نہیں ہو۔ میں جو کچھ تمہیں بتاتا ہوں وہ اس لیے کہ تم اس پر عمل کرو، نہ اس لیے کہ تم خود پسندی میں مبتلا ہو جاؤ۔

تم اُس وقت تک اپنی مُراد نہیں پا سکتے جب تک کہ خواہشات (نفسانی) سے چھٹکارا حاصل نہ کرو۔ اور پریشانیوں پر صبر نہ کرو۔

خبردار ۔ نگاہ بد کسی پر نہ ڈالو، کیونکہ (نا محرم پر) بُری نگاہ ڈالنے سے نفس میں شہوت پیدا ہوتی ہے۔ جو انسان کو آزمائش میں ڈالنے کے لیے کافی ہے۔

اس شخص کا کیا کہنا

فرمایا : بہت خوش قسمت ہے وہ شخص جو شہوت انگیز چیزوں کو دیکھنے کے باوجود گناہ میں آلودہ نہ ہو۔

گزشتہ و آئندہ

جو گزر گیا وہ بہت دور ہو گیا، جو آنے والا ہے وہ بہت قریب ہے۔

قابلِ افسوس ہے

فرمایا : بہت قابلِ افسوس ہے وہ شخص جو دنیا ہی کی فکر میں غلطاں رہے، گناہ اور خطا کرتا رہے... یہ شخص کل اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کس قدر ذلیل و رُسوا ہوگا !؟

یادِ خدا

(جب) خدا کے علاوہ (کسی اور بات میں) گفتگو کو طول دیتا ہے اُس کا دِل سخت ہو جائے گا اور اسے احساس بھی نہیں ہوگا۔

لوگوں کے عیب پر نظر مت رکھو

فرمایا ۔ لوگوں کے عیب کو اس طرح نہ دیکھو گویا تم ان کے نگراں ہو، البتہ اگر نظر پڑے تو (خود کو) اُن عیوب سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ تم سب بندے ہو اور تمہارا مالک (حقیقی ایک ہی) ہے۔

حکمت اور نرمیٔ قلب

کب تک پانی ٹیلوں سے گزرتا رہے گا اور انہیں نرم نہیں کرے گا اور کب تک تم حکمت حاصل کرنے کی کوشش کروگے اور تمہارا دل نرم نہ ہوگا (پہاڑ کے تودے بھی جب نرم ہوجاتے ہیں تو دل کا نرم ہونا تو بہت آسان ہے)۔

دنیا پرستوں کو عبادت میں لذت نہیں ملتی

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس طرح بیمار آدمی کھانے کو دیکھتا تو ہے لیکن درد کی شدت کی وجہ سے اس طرف رغبت نہیں ہوتی اسی طرح دنیا پرست کو عبادت میں لذت نہیں ملتی اور دنیوی لذتوں کے علاوہ اسے کسی چیز میں رغبت نہیں نظر آتی۔

روزی میں کمی کی درخواست

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ انجیل میں وارد ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے بارگاہ معبود میں درخواست کی ؛
اے پالنے والے ہمیں دن میں بھی صرف جَو کی ایک روٹی عطا فرما اور رات کو بھی بس جَو کی ایک روٹی کھانے کو دے اگر اس سے زیادہ دے گا تو (بندوں میں) سرکشی پیدا ہوگی۔

موت کے لیے ہم کیوں تیار نہیں ؟

ایک ایسی ہولناکی جو نہ جانے کس وقت تم پر چھا جائے (اس موت کے اچانک آجانے سے قبل ہی اس کے لیے تیار کیوں نہیں ہوجاتے ؟)

عیب جوئی سے بچیں

آپؑ اپنے حواریین کے ساتھ جارہے تھے ایک ایسی جگہ سے گزر ہوا جہاں ایک کتا مرا ہوا پڑا تھا۔ حواریوں نے کہا : کس قدر اس کتے سے بدبو آرہی ہے۔

یہ سن کر حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا : اس کے دانت کس قدر سفید ہیں !

(مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے عیب پر نظر مت رکھو تلاش کرو کوئی خوبی نظر آجائے)۔

خزانہ کی حفاظت

آپ نے فرمایا : دنیا کو اپنے لیے معبود مت بناؤ ورنہ یہ تمہیں اپنا بندہ بنالے گی، اپنے خزانہ کو اس کی حفاظت میں دے دو جو اسے ضائع نہیں ہونے دے گا، کیونکہ دنیا میں کسی کی حفاظت میں بھی کوئی خزانہ رکھا گیا ہو اس کی تباہی کا اندیشہ ہے لیکن خدا کے سپرد جس خزانہ کو کردیا جائے اس کی بربادی کا کوئی اندیشہ نہیں۔

توشۂ دنیا و آخرت

فرماتے تھے ، دنیا و آخرت دونوں ہی توشے دشوار ہیں، دنیوی چیزوں کا حال یہ ہے کہ جس چیز کی طرف ہاتھ بڑھاؤ، یہ نظر آئے گا کہ ایک بڑے شخص کا ہاتھ اُس کی طرف پہلے سے ہی بڑھا ہوا ہے۔ اور جہاں تک توشۂ آخرت کا تعلق ہے، تو اُس کے سلسلہ میں کوئی مددگار نہیں ملے گا۔

باہم نرمی سے پیش آنے والے

• بہت خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آپس میں نرم دلی اور اُلفت سے پیش آتے ہیں، یہ لوگ روزِ قیامت رحمت پروردگار کے سایہ میں ہوں گے ۔

لوگوں کے درمیان اصلاح کی کوشش کرو

• نہایت سعادت مند ہیں وہ لوگ جو بنی نوع انسان کے درمیان اصلاح کی کوشش کرتے ہیں، یہ لوگ قیامت کے دن مقرب بارگاہ ہوں گے۔

پاک دِل اشخاص

کیا کہنا اُن لوگوں کا جن کے دِل پاک ہیں، یہی لوگ محشر میں خداوند عالم کی خاص رحمت کا مشاہدہ کریں گے ۔

انکساری برتنے والے

خوش قسمت ہیں وہ افراد جو دنیا میں تواضع و انکساری سے پیش آتے ہیں، یہ لوگ قیامت کے دن شاہی تخت پر جلوہ افروز ہوں گے۔

فقرا و مساکین

درویشی کی زندگی گزارنے والوں کے لیے بشارت ہے کہ وہ فرحت و مسرت سے مالامال ہوں گے ۔

غمزدہ ملول دل

دنیا میں خضوع و خشوع کی بنا پر بھوکے پیاسے رہنے والوں کے لیے خوشخبری ہے کہ انہیں (حوضِ کوثر سے) سیروسیراب کیا جائے گا۔

بھوکے رہنے والے

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو کارِ خیر میں حصہ لیتے ہیں (کیونکہ ان لوگوں کو "اصفیاء اللہ" (کے لقب سے قیامت میں)

پکارا جائے گا۔

پاکیزگی اختیار کرنے والے

سعادتمند ہیں وہ لوگ جو پاکیزگی کی خاطر لوگوں کی طعن و تشنیع سنتے ہیں، ان پر اللہ کی طرف سے خصوصی رحمت کی بارش ہوگی۔

ایسے لوگ خوش قسمت ہیں

اگر تم لوگوں سے حسد کیا جائے ناسزا کلمات کہے جائیں اور ہر قسم کی جھوٹی تہمت تم پر لگائی جائے تو دل گرفتہ نہ ہونا بلکہ خوش ہونا مسرت کا اظہار کرنا، کیونکہ خداوند عالم کے نزدیک تمہارا اجر بڑھے گا۔

کیوں دوسروں کی ملامت کرتے ہو؟

اے بدسرشت لوگو۔۔ دوسروں کی جن برائیوں کے بارے میں تمہیں گمان ہے ان پر تو ان کی مذمت کرتے ہو، لیکن اپنی جن برائیوں اور معصیتوں کا تمہیں یقین ہے ان کی مذمت نہیں کرتے!

بے موقع تعریف

اے دنیا پرستو! یہ بات تمہیں بہت اچھی لگتی ہے کہ جو خوبیاں تمہارے اندر نہیں ہیں ان کی بھی تعریف و توصیف کی جائے اور (جب کسی جگہ پہنچو تو) تمہاری طرف اشارے کر کر کے تمہاری خوبیاں بیان کی جائیں۔

کینہ پروری کو دل سے کیوں نہیں نکالتے

اے دنیا کے غلامو! تم لوگ سر بھی منڈاتے ہو قمیصیں بھی چھوٹی پہنتے ہو سر بھی جھکائے رکھتے ہو تاکہ ان باتوں سے لوگ تمہیں پارسا سمجھیں، لیکن اپنے دلوں سے کدورت اور کینہ پروری کو نہیں نکالتے!

قبر کے مانند

اے دنیا دارو! تمہاری حالت اُن قبروں جیسی ہے جنہیں شاندار طریقہ سے خوبصورت بنایا گیا ہے جس کو دیکھ کر لوگ خوش ہوتے ہیں، جبکہ اندر مردے کی ہڈیاں پڑی ہوتی ہیں جو گناہ اور خطاؤں سے بھری ہوتی ہیں۔

چراغ کے مانند

بندگانِ دنیا! تم اس چراغ کے مانند ہو جو لوگوں کے لیے تو روشنی کا سامان کرتا ہے اور خود اندر سے جلتا رہتا ہے۔

علماء سے نزدیک رہو

اے جناب یعقوبؑ کی اولاد! علما کی بزم میں اُن سے نزدیک رہنے کی کوشش کرو اگرچہ گھٹنوں کے بل جانا پڑے،

کیونکہ خداوند عالم حکمت و دانش کے نور سے مُردہ دلوں کو اسی طرح زندہ کر دیتا ہے جس طرح موسلادھار بارش کے ذریعہ مردہ زمینوں میں جان پڑ جاتی ہے۔

کم سخن ہونا دانائی کی علامت ہے

اے اولادِ یعقوبؑ! ۔ کم سخن ہونا بڑی حکمت ہے، لہٰذا تم لوگ خاموشی کو اپناؤ، کیونکہ یہ ایک عمدہ خصلت ہے اور اس کا بوجھ بھی بہت ہلکا ہے۔ اس سے گناہ بھی کم ہوتے ہیں۔

علم و دانش کے دروازہ کو مضبوط کرو، صبر اسی (علم و دانش) کا ایک باب ہے۔

خداوند عالم بیجا باتوں پر بہت زیادہ ہنسنے والے اور ادب و تہذیب کے بغیر چلنے والے پر غضبناک ہوتا ہے اور اُس حکمراں سے محبت کرتا ہے جو گلہ بان کی طرح، اپنے زیرِ نگیں افراد پر توجہ دیتا ہو ___ دیکھو! ___ باطن میں خداوند عالم سے اُسی طرح شرماؤ جس طرح ظاہر میں لوگوں سے شرماتے ہو ___ اور یہ بھی یاد رکھو کہ حکمت کی بات مومن کا ایک گمشدہ سرمایہ ہے، لہٰذا کوشش کرو کہ وہ تمہارے درمیان سے رخصت نہ ہونے پائے، اور اُس کو بیان کرنے والوں کا تمہارے درمیان سے ختم ہو جانا (بھی) حکمت ہی کا رخصت ہو جانا ہے۔

علما کی تعظیم کرو

اے دانشمندو! ۔ علما کی تعظیم اُن کے علم کی وجہ سے کرو، اور اُن سے جھگڑا نہ کرو۔ جاہل کو اُس کی جہالت کی وجہ سے معمولی سمجھو لیکن اُنہیں دور نہ کرو، بلکہ اُن کو اپنے قریب لاؤ اور علم سے آشنا کرو۔

نعمتوں کا شکر ادا کرو

اے صاحب فہم و دانش! ۔ یاد رکھو کہ کسی بھی نعمت کا شکریہ ادا کرنے میں کوتاہی کرنا، ایسا گناہ ہے جس کا تم سے مواخذہ کیا جائے گا۔

اور ہر وہ معصیت جس سے توبہ کرنے میں تم نے کوتاہی کی ایک ایسی سزا ہے جو تمہیں ضرور دی جائے گی۔

یاد رکھو بلائیں اور آزمائشیں (تمہارا) تعاقب کر رہی ہیں، نہ جانے کب تم پر حاوی ہو جائیں، لہٰذا قبل اس کے کہ وہ تم پر اچانک ٹوٹ پڑیں، اپنے آپ کو تیار کر لو (توبہ و استغفار کر کے رحمت کے حقدار بن جاؤ)

عیب پوشی

(حضرت عیسیٰؑ نے ایک مرتبہ) اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا:

اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے قریب سے گزرے (جو سو رہا ہو) اور دیکھے کہ اُس کا لباس ہٹ گیا ہے اور شرمگاہ کھل گئی ہے تو ایسے موقع پر کیا کرو گے؟ ۔ اُسے مزید عریاں کرو گے یا یہ کہ اُس کے جسم پر کپڑا ڈال دو گے؟

اُن لوگوں نے کہا: کپڑا ڈال دیں گے۔

تو فرمایا : نہیں تم لوگ اُسے مزید عریاں کرو گے!

یہ سُن کر وہ لوگ سوچ میں پڑ گئے اور خیال کیا کہ حضرت عیسیٰ کوئی مثال پیش کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ اُن لوگوں نے دریافت کیا کہ آپؑ نے یہ کیسے فرمایا کہ ہم اُسے مزید عریاں کریں گے؟

تو فرمایا : ہر وہ شخص جسے اپنے کسی (دینی) بھائی کے بارے میں کوئی معیوب بات معلوم ہو اور وہ اس کی پردہ پوشی نہ کرے، وہ درحقیقت اُسے مزید برہنہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

خود پسندی کے لیے علم نہ حاصل کرو

آپؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا : میں حق کی قسم کھا کر تم سے کہتا ہوں کہ میں تمہیں اس لیے تعلیم دیتا ہوں کہ تم کچھ سیکھو، اس لیے ہرگز تعلیم نہیں دیتا کہ (علم حاصل کر کے) خود پسندی میں مبتلا ہو جاؤ۔

ترکِ لذّت

یاد رکھو! تم لوگ جس (آخرت) کے طلبگار ہو وہ حرص و ہوس کو ترک کئے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی، اور تم اپنی آرزوؤں کی تکمیل میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ مصائب و آلام پر صبر نہ کرو۔

شہوت آمیز نظر

(نامحرم کو) دیکھنے سے بچو، کیونکہ نگاہوں کے تبادلہ سے دل میں شہوت آمیز خیالات پیدا ہوتے ہیں جو فتنہ سامانی کا پیش خیمہ ہیں۔

بصیرت پیدا کرو

بہت خوش قسمت ہے وہ شخص جس کا دل بصیرت سے مالا مال ہو اور جس نے اپنے قلب کو نگاہوں کے حوالہ نہ کیا ہو۔

لوگوں کے عیب نہ دیکھو

لوگوں کے عیوب کو اس طرح مت دیکھو گویا تم اُن کے آقا و مالک ہو، بلکہ اس طرح (چشم پوشی) کرو کہ وہ بھی تمہارے ہی جیسے بندے ہیں۔

لوگوں کی دو قسمیں

دو قسم کے لوگوں (سے تمہاری ملاقات ہو گی) ۱۔ کسی مرض یا آزمائش میں گرفتار ۲۔ صحت و عافیت سے سرشار۔ تو اگر گرفتارِ بلا سے ملاقات ہو تو اُس سے نرمی سے پیش آؤ، عافیت پر خدا کا شکر بجا لاؤ۔

بیباک نہ بنو

اے جنابِ یعقوبؑ کے فرزندو! ـــ خدا سے شرماتے کیوں نہیں؟ اگر شربت کے جام میں تنکا پڑا ہو تو جب تک

اُسے صاف نہ کرلو گلے سے اُتارا نہیں جاتا، لیکن پورے جنگل کے برابر حرام کھاتے ہو اور پرواہ نہیں کرتے؟

ان صفات کی پابندی کرو

کیا تم لوگوں نے یہ نہیں سنا کہ توریت میں تم کو حکم دیا گیا تھا کہ "صلہ رحم کرو"؟
میرا فرمان یہ ہے کہ جو تم سے قطع تعلق کرے اس کے ساتھ بھی صلہ رحم کرو، جو تمہیں محروم کرے اُسے بھی دو، جو تمہارے ساتھ بدسلوکی کرے اُس کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو، جو تمہیں برا بھلا کہے اُسے بھی سلام کرو، جو تم سے جھگڑا کرے اُس کے ساتھ بھی انصاف کرو، جو تم پر ظلم کرے اُسے بھی معاف کرو، جس طرح تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری کوتاہیاں معاف کر دی جائیں۔
خداوند عالم جس طرح تمہارے ساتھ عفو و درگزر کرتا ہے اُس سے نصیحت حاصل کرو، کیا نہیں دیکھتے کہ اُس نے آفتاب کو روشن کیا جو نیک و بد دونوں کو فیض پہنچاتا ہے اور جب وہ بارش نازل کرتا ہے تو اُس کے صالح بندے، اور نافرمان، دونوں ہی اس سے مالا مال ہوتے ہیں۔

برائی کے بدلہ میں بھی احسان کرو

اگر تم لوگ صرف اُسی سے محبت کرو جو تم سے محبت کرے، صرف اُسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے، صرف اُسی کے ساتھ داد و دہش کرو جس نے تمہیں کچھ دیا ہو... تو پھر دوسروں کے مقابلہ میں تمہارا افضل و شرف کیا ہے؟ کیونکہ وہ نادان لوگ جن کے پاس نہ فضائل ہیں نہ (آخرت کی) اُمید و آرزو وہ بھی یہی کرتے ہیں (تو تم لوگ جو میرے حلقہ بگوش ہو تمہیں تو ان سے بدرجہا بہتر طریقہ اختیار کرنا چاہیئے)!
اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خداوند عالم کے پسندیدہ اور برگزیدہ بندے قرار پاؤ تو جو شخص تمہارے ساتھ بُرا سلوک کرے اُس پر بھی احسان کرو، جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کر دو، جو تم سے مُنہ موڑے اُسے سلام کرو۔
میری بات سنو، میری وصیت کو محفوظ رکھو اور میرے اس عہد و پیمان کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا تاکہ (تم دانشمند اور صاحب فہم و فراست قرار پاؤ اور) علما اور فقہا میں تمہارا شمار ہو سکے۔

خزانے عالم بالا میں محفوظ کرو

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جہاں تمہارے خزانے ہوں گے وہیں تمہارا دل لگا رہے گا، عام لوگ مال سے محبت کرتے ہیں تو ان کا دل اُس طرف کھنچا رہتا ہے۔ اے میرے چاہنے والو تم اپنے خزانے عالم بالا میں رکھو جہاں نہ اُسے کیڑے کھا سکیں نہ چور چرا سکیں۔

خدا کی محبت یا دنیا کی دوستی

میں حق بات کہتا ہوں! بندہ، دو آقاؤں کی (پوری) خدمت انجام نہیں دے سکتا، لامحالہ کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دے گا، اسی طرح کسی بندے کے دل میں خدا اور دنیا۔ (دونوں) کی محبت یکجا نہیں ہو سکتی (اسے ان دونوں میں

سے کسی ایک کو ترجیح دینی ہی پڑے گی)۔

لوگوں میں سب سے بُرا

پسیح کہتا ہوں: سب سے بڑا وہ شخص ہے جو علم کے مقابلہ میں (مال) دنیا کو ترجیح دے، اُسی سے محبت کرے اسی کی تلاش میں رہے، اسی کی خاطر جدوجہد کرے، حتیٰ کہ اگر ساری دنیا کو حیرت سے مدہوش کر سکے تو کر دے۔

اندھا آدمی جو آفتاب کی شعاؤں کو دیکھ ہی نہیں سکتا، اُسے اِس بات سے کیا فائدہ کہ ان شعاعوں کی وسعت کتنی ہے؟

عالم اگر اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے تو اُسے (علم کی وسعتوں سے) کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

درختوں کے پھل بہت زیادہ ہیں لیکن ہر پھل نہ تو نفع بخش ہے نہ کھانے کے قابل ہے۔

علما بھی بہت ہیں لیکن ہر عالم کے علم سے لوگوں کو فیض نہیں پہنچتا۔

زمین بہت وسیع ہے لیکن اُس کے ہر حصّہ پر آبادی نہیں ہے۔ بولنے والے بھی بہت زیادہ ہیں لیکن ان کی ہر بات سچی نہیں ہوتی۔

اُن جھوٹے (ریاکار) علما سے بچو جو اون کے (موٹے) کپڑے پہن کر زمین کی طرف سر جھکائے ہوئے تو چلتے ہیں (لیکن صرف اس لیے) کہ اپنی خطاؤں پر پردہ ڈال سکیں۔ یہ لوگ پلکوں کے پیچھے سے لوگوں کو اس طرح گھورتے رہتے ہیں جس طرح بھیڑیے (بھولے بھالے جانوروں کو) گھورتے ہیں۔

اِن لوگوں کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ (للٰذا ان لوگوں سے کسی خیر کی اُمید نہیں کی جا سکتی)۔ کیا کسی کیکر کے درخت سے انگور کا پھل یا حنظل کے درخت سے انجیر کا دانہ مل سکتا ہے؟۔ (نہیں! اور ہرگز نہیں) اسی طرح جھوٹے عالم سے کوئی سچائی نہیں مل سکتی۔ ہر بولنے والا سچا نہیں ہوتا۔

کس دل میں حکمت کی گنجائش ہے؟

"میری یہ بات حق و صداقت کے مطابق ہے کہ کھیتی نرم زمین ہی میں اُگتی ہے پتھریلی زمین میں نہیں اُگتی، اسی طرح حکمت بھی صرف اسی قلب کے اندر پروان چڑھتی ہے جس میں تواضع و انکساری ہو۔ کسی مغرور و سرکش کے دل میں پروان نہیں چڑھتی۔

کیا تم نہیں جانتے کہ جو شخص (کسی نیچی) چھت کی طرف سر اُٹھا کر چلے گا اُس کے سر میں چوٹ لگے گی اور جو سر جھکا کے چلے گا وہ اس کے سایہ سے فائدہ بھی اُٹھائے گا اور وہ چھت اُسے پناہ بھی دے گی۔ اسی طرح جو شخص خدا کی بارگاہ میں تواضع و انکساری سے کام نہیں لے گا خدا اُسے پست کرے گا اور جو تواضع اختیار کرے گا خداوند عالم اُسے رفعت عطا کرے گا۔

ہر درخت کی ٹہنی شہد کے چھتہ کے لیے مناسب نہیں ہوتی اسی طرح ہر قلب حکمت و دانش کے لائق نہیں ہوتا۔ شہد کے لیے وہ جگہ ظرف بن سکتی ہے جو شکستہ اور خراب شدہ اور کثیف نہ ہو۔ اسی طرح حکمت کے لیے وہ قلب مناسب ہے جسے شہوتوں نے چاک نہ کیا ہو۔ طمع و حرص نے خراب نہ کیا ہو اور دنیوی لذتوں نے اُس میں سختی پیدا نہ کی ہو۔ تاکہ وہ حکمت و دانش کا ظرف بن سکے۔

اُسے صاف نہ کرو گلے سے اُتارا نہیں جاتا، لیکن پورے جنگل کے برابر حرام کھاتے ہو اور پرواہ نہیں کرتے؟

ان صفات کی پابندی کرو

کیا تم لوگوں نے یہ نہیں سنا کہ توریت میں تم کو حکم دیا گیا تھا کہ "صلہ رحم کرو"؟

میرا فرمان یہ ہے کہ جو تم سے قطع تعلق کرے اس کے ساتھ بھی صلہ رحم کرو، جو تمہیں محروم کرے اُسے بھی دو، جو تمہارے ساتھ بدسلوکی کرے اُس کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو، جو تمہیں برا بھلا کہے اُسے بھی سلام کرو، جو تم سے جھگڑا کرے اُس کے ساتھ بھی انصاف کرو، جو تم پر ظلم کرے اُسے بھی معاف کردو، جس طرح تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری کوتاہیاں معاف کردی جائیں۔ خداوند عالم جس طرح تمہارے ساتھ عفو و درگزر کرتا ہے اُس سے نصیحت حاصل کرو، کیا نہیں دیکھتے کہ اُس نے آفتاب کو روشن کیا جو نیک و بد دونوں کو فیض پہنچاتا ہے اور جب وہ بارش نازل کرتا ہے تو اُس کے صالح بندے، اور نافرمان، دونوں ہی اس سے مالامال ہوتے ہیں۔

برائی کے بدلے میں بھی احسان کرو

اگر تم لوگ صرف اُسی سے محبت کرو جو تم سے محبت کرے، صرف اُسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے، صرف اُسی کے ساتھ داد و دہش کرو جس نے تمہیں کچھ دیا ہو... تو پھر دوسروں کے مقابلہ میں تمہارا افضل و شرف کیا ہے؟ کیونکہ وہ نادان لوگ جن کے پاس نہ فضائل ہیں نہ (آخرت کی) اُمید و آرزو وہ بھی یہی کرتے ہیں (تو تم لوگ جو میرے حلقہ بگوش ہو تمہیں تو ان سے بدرجہا بہتر طریقہ اختیار کرنا چاہیئے)!

اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خداوند عالم کے پسندیدہ اور برگزیدہ بندے قرار پاؤ تو جو شخص تمہارے ساتھ بُرا سلوک کرے اُس پر بھی احسان کرو، جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کردو، جو تم سے مُنہ موڑے اُسے سلام کرو۔

میری بات سنو، میری وصیت کو محفوظ رکھو اور میرے اِس عہد و پیمان کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا تاکہ (تم دانشمند اور صاحب فہم و فراست قرار پاؤ اور) علما اور فقہا میں تمہارا شمار ہو سکے۔

خزانے عالم بالا میں محفوظ کرو

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جہاں تمہارے خزانے ہوں گے وہیں تمہارا دل لگا رہے گا، عام لوگ مال سے محبت کرتے ہیں تو اُن کا دل اسی کی طرف کھنچا رہتا ہے ۔۔ (اے میرے چاہنے والو) تم اپنے خزانے عالم بالا میں رکھو جہاں نہ اُسے کیڑے کھاسکیں نہ چور چرا سکیں۔

خدا کی محبت یا دنیا کی دوستی

میں حق بات کہتا ہوں: ۔ بندہ، دو آقاؤں کی (پوری) خدمت انجام نہیں دے سکتا، لامحالہ کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دے گا، اسی طرح کسی بندے کے دل میں خدا اور دنیا ۔ (دونوں) کی محبت یکجا نہیں ہو سکتی (اسے اِن دونوں میں

سے کسی ایک کو ترجیح دینی ہی پڑے گی)۔

لوگوں میں سب سے بُرا

سچ کہتا ہوں: سب سے بُرا وہ شخص ہے جو علم کے مقابلہ میں (مال، دنیا کو ترجیح دے، اُسی سے محبت کرے، اسی کی تلاش میں رہے، اسی کی خاطر جد و جہد کرے، حتیٰ کہ اگر ساری دنیا کو حیرت سے مدہوش کر سکے تو کر دے۔

اندھا آدمی جو آفتاب کی شعاؤں کو دیکھ ہی نہیں سکتا، اُسے اِس بات سے کیا فائدہ کہ ان شعاعوں کی وسعت کتنی ہے؟

عالم اگر اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے تو اُسے (علم کی وسعتوں سے) کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

درختوں کے پھل بہت زیادہ ہیں لیکن ہر پھل نہ تو نفع بخش ہے نہ کھانے کے قابل ہے۔

علما بھی بہت ہیں لیکن ہر عالم کے علم سے لوگوں کو فیض نہیں پہنچتا۔

زمین بہت وسیع ہے لیکن اُس کے ہر حصّہ پر آبادی نہیں ہے۔ بولنے والے بھی بہت زیادہ ہیں لیکن ان کی ہر بات سچی نہیں ہوتی۔

اُن جھوٹے (ریاکار) علما سے بچو جو اون کے (موٹے) کپڑے پہن کر زمین کی طرف سر جھکائے ہوئے تو چلتے ہیں (لیکن صرف اس لیے) کہ اپنی خطاؤں پر پردہ ڈال سکیں۔ یہ لوگ پلکوں کے پیچھے سے لوگوں کو اس طرح گھورتے رہتے ہیں جس طرح بھیڑیے (بھولے بھالے جانوروں کو) گھورتے ہیں۔

ان لوگوں کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ (للٰہذا ان لوگوں سے کسی خیر کی اُمید نہیں کی جا سکتی)۔ کیا کسی کیکر کے درخت سے انگور کا پھل یا حنظل کے درخت سے انجیر کا دانہ مل سکتا ہے؟ (نہیں! اور ہرگز نہیں) اسی طرح جھوٹے عالم سے کوئی سچائی نہیں مل سکتی۔ ہر بولنے والا سچا نہیں ہوتا۔

کس دل میں حکمت کی گنجائش ہے؟

"میری یہ بات حق و صداقت کے مطابق ہے کہ کھیتی نرم زمین ہی میں اُگتی ہے پتھریلی زمین میں نہیں اُگتی، اسی طرح حکمت بھی صرف اسی قلب کے اندر پروان چڑھتی ہے جس میں تواضع و انکساری ہو۔ کسی مغرور و سرکش کے دل میں پروان نہیں چڑھتی۔

کیا تم نہیں جانتے کہ جو شخص (کسی نیچی) چھت کی طرف سر اُٹھا کر چلے گا اُس کے سر میں چوٹ لگے گی اور جو سر جھکا کے چلے گا وہ اس کے سایہ سے فائدہ بھی اُٹھائے گا اور وہ چھت اُسے پناہ بھی دے گی۔ اسی طرح جو شخص خدا کی بارگاہ میں تواضع و انکساری سے کام نہیں لے گا خدا اُسے پست کرے گا اور جو تواضع اختیار کرے گا خداوند عالم اُسے رفعت عطا کرے گا۔

ہر درخت کی ٹہنی شہد کے چھتہ کے لیے مناسب نہیں ہوتی اسی طرح ہر قلب حکمت و دانش کے لائق نہیں ہوتا۔ شہد کے لیے وہ جگہ ظرف بن سکتی ہے جو شکستہ اور خراب شدہ اور کثیف نہ ہو۔ اسی طرح حکمت کے لیے وہ قلب مناسب ہے جسے شہوتوں نے چاک نہ کیا ہو۔ طمع و حرص نے خراب نہ کیا ہو اور دنیوی لذتوں نے اُس میں سختی پیدا نہ کی ہو۔ تاکہ وہ حکمت و دانش کا ظرف بن سکے۔

ظالم کے ہاتھوں کو روک دو

"... آگ (پہلے) ایک گھر میں لگتی ہے پھر ایک گھر سے دوسرے گھر کو اپنی لپیٹ میں لیے چلی جاتی ہے یہاں تک کہ بہت سے گھروں کو جلا دیتی ہے لیکن اگر ابتدا میں ہی اس پر قابو پانے کے لیے ... کوشش کی جائے تو آگ کو آگے بڑھنے کا موقع نہیں ملے گا۔ اسی طرح جو شخص ظلم کا آغاز کرے اگر اُس کے ہاتھوں کو روک دیا جائے تو اُس کے بعد آنے والے حکمران کو ظلم کی ہمت نہیں ہوگی جس طرح سے کہ پہلا وہ گھر جس پر آگ نے حملہ کیا اگر اس میں لکڑی وغیرہ نہ ہوتی تو آگ پکڑ نہیں سکتی تھی۔

گناہگار کو گناہ سے بچاؤ

: ... اگر کوئی شخص یہ دیکھے کہ ایک (خطرناک) سانپ اُس کے کسی برادر (مومن) کی طرف لپک رہا ہے اور اُسے کاٹنے والا ہے، پھر بھی یہ شخص اپنے اُس بھائی کو ہوشیار نہ کرے یہاں تک کہ وہ سانپ اُسے (کاٹ کر) مار ڈالے، تو یہ شخص اُس کے خون سے بری الذمہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے برادر (مومن) کو دیکھے کہ وہ گناہ کر رہا ہے اور اُسے گناہ کے انجام سے خبردار نہ کرے، یہاں تک کہ وہ گناہ میں ڈوبتا چلا جائے تو یہ شخص بھی اُس کے گناہ میں شریک جرم قرار دیا جائے گا۔

ظلم پر راضی نہ ہو

جو شخص ظلم کو مٹانے پر قدرت رکھتا ہو پھر بھی نہ مٹائے تو وہ گویا خود ظلم کرنے والا ہے۔

ظالم، اگر تمہارے درمیان امن و امان سے رہتا ہے نہ کوئی اُسے ظلم سے روکتا ہے نہ منع کرتا ہے نہ اُس کا ہاتھ پکڑتا ہے، تو اُسے ظلم کرنے میں کیوں خوف محسوس ہوگا؟۔ پھر ظالموں کی تعداد کم کیسے ہوگی اور اُنہیں غرور کیوں نہ ہوگا؟

کیا تم میں سے کسی شخص کا اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ میں ظلم نہیں کرتا چاہے کوئی اور ظلم کرتا رہے!؟۔ ظلم ہوتا ہوا دیکھے اور اُسے مٹانے کی کوشش نہ کرے!!

اگر ایسا ہی ہوتا، تو ظالموں پر جب دنیا میں عذاب نازل ہوا تو وہ دوسروں کو اپنی لپیٹ میں نہ لیتا۔

لوگوں سے کیوں ڈرتے ہو؟

اے بدعمل لوگو، تم پر بہت افسوس ہے! تم لوگ کیسے یہ اُمید رکھتے ہو کہ خداوند عالم قیامت کے خوف سے تمہیں امان میں رکھے گا جبکہ تم بندوں کے ڈر سے خدا کی اطاعت سے بھی منہ موڑتے ہو اور ان کی خاطر خدا کی معصیت بھی کرتے ہو اور اُن کے ناقص وعدوں کا پاس و لحاظ بھی رکھتے ہو۔

پروردگار تو ایک ہی ہے

میں سچ کہتا ہوں: کوئی بھی ایسا شخص قیامت کے دن (عذاب سے) نہیں بچ سکے گا جس نے خدا کے علاوہ بندوں کی پرستش کی ہوگی۔

افسوس اے بدعمل لوگو۔ اِس پست دنیا اور اُس کی گھٹیا خواہشات کی خاطر تم جنّت و نعیم کے حصول کے سلسلہ میں کوتاہی کرتے ہو، اور قیامت کی سختیوں کو فراموش کرتے ہو!!

افسوس اے دنیا پرستو۔ فانی نعمتوں اور ختم ہو جانے والی زندگی (کی طمع میں) خدا سے دور بھاگتے ہو اور اُس کی بارگاہ میں حاضری سے منہ موڑتے ہو!

اگر تم اُس کی ملاقات پسند نہیں کرتے تو وہ تمہاری ملاقات کیسے پسند کرے گا، کیونکہ خدا سے ملاقات جس کو پسند ہو اُسی سے ملنا خدا کو بھی پسند ہوتا ہے اور جو خدا سے ملنا پسند نہ کرے تو خدا بھی اُسے دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

موت سے کس لیے بچنا چاہتے ہو؟

کیسے تمہارا یہ گمان ہے کہ دوسرے لوگوں کے بجائے تم ہی خدا کے دوست ہو جبکہ (تمہاری حالت یہ ہے کہ) موت سے بھاگتے ہو اور دنیا میں پناہ ڈھونڈتے ہو!۔

مرنے والے کو کافور کی خوشبو اور کفن کی سفیدی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا، کیونکہ یہ ساری چیزیں مٹی میں مل جانے والی ہیں۔ اسی طرح دنیا کی زیب و زینت بھی کسی کے لیے منفعت بخش نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ ختم ہو جانے والی ہے۔

دنیا میں تمہارا جسم چاہے کتنا ہی شفاف ہو اور رنگت کتنی ہی صاف ہو آخر کار موت کی طرف جانا اور مٹی کے اندر سونا ہے جہاں قبر کی تاریکی سایہ فگن ہو گی۔

افسوس ایسی بندگی پر

افسوس اے دنیا پرستو!۔ دھوپ میں چراغ لے کر چلتے ہو جبکہ آفتاب کی روشنی ہی بہت ہے (اور جہاں اندھیرا ہے) وہاں جانے کے لیے چراغ نہیں جلاتے!؟ جبکہ وہاں اس کی ضرورت ہے!

علم کی روشنی سے (صرف) مال دنیا حاصل کرنا چاہتے ہو جبکہ رزق کا تم سے وعدہ کیا جا چکا ہے (اور وہ ضرور ملے گا)، اور اس کے ذریعہ آخرت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے، جبکہ اُسی کی خاطر یہ روشنی (پیدا کی گئی اور) تمہیں دی گئی ہے۔

قول و فعل میں تضاد کیوں؟

تم لوگ زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ آخرت برحق ہے، لیکن ساری تیاریاں صرف دنیا کے لیے کرتے ہو، اقرار یہ کرتے ہو کہ موت برحق ہے، مگر اُس سے بھاگتے ہو، یہ اعتراف کرتے ہو کہ خدا سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے لیکن اس بات سے نہیں ڈرتے کہ وہ تمہارا محاسبہ کرے گا۔ تمہاری یہ باتیں سُن کر (اور یہ حالت دیکھ کر) کون شخص تمہاری تصدیق کرے گا؟

یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص نادانی میں خلافِ حقیقت بات کہہ جائے تو اُسے مجبور سمجھا جاتا ہے لیکن جو شخص دیدہ و دانستہ جھوٹ بولے اُسے معاف نہیں کیا جاتا۔ اگرچہ (سچ تو یہ ہے کہ) جھوٹ کے سلسلہ میں کوئی عذر قابل قبول نہیں ہے۔

دِل کی سختی

... یاد رکھو۔ (سواری کے) جانور پر اگر سواری نہ کی جائے، اُسے سدھایا نہ جائے اُسے رام کرنے کی کوشش نہ کی جائے

تو سرکش ہوجاتا ہے اور نافرمانی کرنے لگتا ہے۔ اسی طرح اگر دل کو موت کے تذکرہ سے نرم نہ کیا جائے اور اُسے عبادت کا خوگر نہ بنایا جائے تو سخت اور نافرمان ہوجاتا ہے۔

ایسے علم سے کیا فائدہ

اگر کسی گھر کی بالائی چھت کے اوپر چراغ رکھ دیا جائے اور گھر کا اندرونی حصہ تاریکی میں ڈوبا رہے، تو اس گھر کے لیے اس چراغ کا کیا فائدہ؟۔ اسی طرح اگر علم کی روشنی زبان پر جاری ہو لیکن دل تاریکی کا مرکز بنا ہوا ہو تو اس علم کا کیا فائدہ۔

لہٰذا اے بندگان خدا گھر کے اندر چراغ جلا کر اس کی تاریکی کو دور کرنے کی کوشش کرو اور حکمت و دانش کے ذریعہ دل کی سختی کو دور کرو، قبل اس کے کہ اس پر گناہوں کا زنگ لگ جائے، جس کے بعد وہ پتھر سے زیادہ سخت ہوجائے۔

علم حاصل کرو اور اس پر عمل کرو

سہارے کے بغیر (ایک کمزور انسان) کسی بڑے بوجھ کو کیسے اُٹھا سکتا ہے؟ اور جو شخص خدا کی بارگاہ میں توبہ نہ کرے اُس کے گناہ کیسے معاف ہوسکتے ہیں؟ جو شخص اپنے گندے کپڑوں کو صاف کرنے کی کوشش نہ کرے وہ کیسے صاف ہوسکتے ہیں؟ جو شخص اپنی خطاؤں کا کفارہ نہ ادا کرے اُس کی خطائیں کیسے دور ہوسکتی ہیں؟ دریا میں ڈوبنے والا کشتی کے بغیر کیسے کنارے لگ سکتا ہے؟ اور جو شخص دنیا کی فتنہ انگیزیوں میں ڈوبا ہوا ہے وہ کوشش اور جدوجہد کے بغیر کیسے نجات پا سکتا ہے؟

(اجنبی) مسافر کسی راہنما کے بغیر منزل تک کیسے پہنچے گا اور دینی معارف سے آنکھیں بند کر لینے والا شخص جنت تک رسائی کیسے حاصل کرے گا؟

جو شخص خدا کی اطاعت نہ کرے وہ اس کی رضا و خوشنودی کیسے حاصل کرے گا، جو شخص آئینہ پر نظر نہ ڈالے اُسے اپنے چہرے پر لگا ہوا دھبہ کیسے نظر آئے گا؟۔ کسی دوست کی محبت کیسے پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتی ہے جب تک انسان اپنے (مال یا وقت) کا کچھ حصہ اُس کے لیے صرف نہ کرے۔ اور خدا کی محبت کیسے پروان چڑھ سکتی ہے جب تک اُس کے دیے ہوئے رزق میں سے کچھ حصہ اس کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے؟

بندوں کی نافرمانی سے خدا کا کوئی نقصان نہیں ہے

"....اگر کشتی سمندر میں ڈوب جائے تو نہ تو اس سے سمندر میں کمی آتی ہے اور نہ اُسے کوئی نقصان پہنچتا ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص بحر معاصی میں غرق بھی ہوجائے تو خداوند عالم کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

اور جس طرح کہ اگر بہت زیادہ لوگ دھوپ میں لیٹیں یا اس سے فیض حاصل کریں تو اس سے نورِ آفتاب میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ اس کی تابندگی اپنی حالت پر باقی رہتی ہے اسی طرح خداوند عالم کی جانب سے جود و عطا کی بارش سے اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آتی اور لوگ اسی سے زندہ بھی رہتے ہیں اور جو شخص شکر ادا کرے اُس کی نعمت میں اضافہ بھی ہوتا ہے، یقیناً خداوند عالم شکر گزاروں کے شکر کو قبول کرنے والا، اور خوب جاننے والا ہے۔

افسوس ایسی مزدوری

افسوس ہے تم پر۔ اے مزدوری کا حق نہ ادا کرنے والو تم مزدوری پوری لیتے ہو، مالک کا رزق کھاتے ہو اُس کے دیے ہوئے لباس کو پہنتے ہو اُس کے عطا کردہ مکانات میں رہتے ہو لیکن جو تمہیں مزدوری دینے والا ہے اُس کے کام کو صحیح طریقہ سے انجام نہیں دیتے۔ وہ وقت قریب ہے جب مالک تمہیں اپنی بارگاہ میں طلب کرے گا اور اس عمل کو دیکھے گا جسے تم نے خراب کر رکھا ہے پھر تم پر رسواکن عذاب نازل ہوگا وہ حکم دے گا کہ تمہاری گردنیں اُڑادی جائیں، تمہارے ہاتھوں کو جوڑوں سے کاٹ دیا جائے، پھر تمہارے کٹے ہوئے جسموں کو زمین پر اُلٹا لٹا کر گھسیٹا جائے۔ اس کے بعد نہیں گزرگاہوں پر پھینک دیا جائے تاکہ متقی و پرہیزگار لوگوں کے لیے باعث عبرت و نصیحت ہو اور ظالموں کو عذاب الیم میں مبتلا کیا جائے۔

موت نزدیک ہے

..اے بدعمل عالمو۔ اپنے آپ سے یہ نہ کہو کہ اب تک جو تم تک پروانۂ موت نہیں پہنچا، تو گویا تمہاری موت کو مؤخر کر دیا گیا ہے (نہیں ایسا نہیں ہے) عنقریب وہ پہنچنے والی ہے اور تمہیں اس دنیا سے نکال باہر کرنے والی ہے۔

اپنے کان کھول لو، حق کی آواز کو سنو، اپنے آپ پر گریہ کرو، اپنی خطاؤں پر آنسو بہاؤ، دنیا سے جانے کا سامان کرو، توشہ راہ کو اپناؤ اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جلد توبہ و استغفار کرو۔

موت کی تلخی

جب کوئی طبیب حاذق اپنے مریض کے سامنے اُن دواؤں کی تعریف و توصیف کرتا ہے جن سے شفا و تندرستی کی اُمید ہوتی ہے، تو بیمار کو اس تعریف و توصیف میں بہت فرحت محسوس ہوتی ہے، لیکن جب دوا (استعمال کرنی پڑے اور اس) کی تلخی سامنے آئے تو اسے تندرستی کی آرزو بھی گراں معلوم ہونے لگتی ہے۔ اسی طرح اہل دنیا کو دنیا کی رنگینیوں میں بڑی لذت محسوس ہوتی ہے لیکن جب اچانک موت سامنے آئے گی تو ساری رنگینیاں تلخ ہو جائیں گی۔

علم کے مطابق عمل کرو

(آسمان پر چمکنے والے) ستاروں کو دیکھتے تو سب ہی ہیں مگر ان کے ذریعہ رہنمائی صرف وہ لوگ حاصل کرتے ہیں جو ان کی رفتار و منازل سے باخبر ہیں۔ اسی طرح حکمت کو حاصل تو بہت سے لوگ کر لیتے ہیں لیکن اس سے فیض صرف وہ حاصل کرتے ہیں جو اس کے مطابق عمل کریں۔

ایمان کی شیرینی

اے دنیا دارو۔ (جس طرح سے کہ اگر) گندم کو اچھی طرح پاک و صاف کر کے خوب پیس کر اُس کا باریک آٹا بناؤ تو اُس سے پکنے والی روٹی تمہیں نہایت لذیذ معلوم ہوگی، اسی طرح ایمان کے سلسلہ میں اخلاص برتو (خلوص دل سے خدا کے احکام پر عمل کرو) تو اس کی شیرینی بھی محسوس کرو گے اور انجام بھی اچھا ہوگا۔

عمل سے بے توجہی نہ کرو

... ؛ اگر تاریک رات میں ایک چراغ تارکول سے جل رہا ہو اور روشنی پہنچا رہا ہو تو تم ضرور اُس کی روشنی سے فائدہ اٹھاؤ گے اور تارکول کی بو اس روشنی سے فائدہ اُٹھانے میں رکاوٹ نہیں بنے گی اسی طرح حکمت و دانش کی بات (اگر کسی بدعمل آدمی کے پاس ہو تب بھی اسے) حاصل کرکے اُس پر عمل کرو، اس شخص کی بے عملی کی پرواہ نہ کرو۔

افسوس اے دنیا کے بندو

اے بندگانِ دنیا ۔ تمہاری حالت پر افسوس ہے کہ نہ تو حکما کی طرح عقل و دانش سے کام لیتے ہو، نہ بُردبار لوگوں کی طرح فہم و فراست رکھتے ہو، نہ عالموں کی طرح (نیک اعمال انجام دیتے ہو، نہ وفادار غلاموں جیسے ہو، نہ عزتِ نفس رکھنے والے آزاد لوگوں کی طرح ... !

عنقریب یہ دنیا تمہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکے گی، تم منہ کے بل گر پڑو گے اور یہ تمہاری ناک رگڑ دے گی، پھر تمہاری لغزشیں تمہیں پیشانی سے پکڑ کر گھسیٹیں گی، علم و دانش پس پشت سے تمہیں ہنکائیں گے اور حاکمِ حقیقی کی بارگاہ میں تمہیں اس حالت میں پیش کردیں گے کہ تم تنہا ہوگے، تمہارے جسم پر کوئی لباس نہ ہوگا، اور پھر تمہاری بداعمالیوں کی وہ تمہیں پوری پوری سزا دے گا۔

علم سے فائدہ اٹھاؤ

اے لوگو ... کیا ایسا نہیں ہے کہ علم ہی کے ذریعہ تمہیں تمام مخلوقات پر برتری نصیب ہوئی لیکن تم نے اسی علم کو پس پشت ڈال دیا اور اس کے مطابق عمل نہیں کیا! دنیا کی طرف چل پڑے، اسی کے مطابق فیصلے کرتے ہو، اسی کے لیے تیاری کرتے ہو، اسی کو ترجیح دیتے ہو اور اسی کو آباد کرتے ہو۔ (لیکن ذرا سوچو) کب تک دنیا ہی میں پڑے رہو گے اور اپنی زندگی میں خدا کا کوئی حصہ نہیں رکھو گے ؟

توبہ کرنے میں دیر نہ کرو

تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم لوگ آخرت کے شرف کو اُس وقت تک حاصل ہی نہیں کرسکتے جب تک کہ لذائذ و مرغوبات دنیا کو ترک نہ کرو۔

دیکھو توبہ کرنے کے لیے کل کا انتظار نہ کرو کیونکہ کل کا دن آنے سے پہلے ایک شب و روز کا فاصلہ ہے جس میں قضا و قدر الٰہی کسی وقت بھی جاری ہوسکتی ہے۔

شیطانی پھندے

چھوٹی چھوٹی لغزشیں اور وہ گناہ جنہیں معمولی سمجھا جاتا ہے یہ سب شیطانی پھندے ہیں، وہ انہیں تمہاری نگاہوں میں معمولی بنا کر پیش کرتا ہے تاکہ تم انہیں جمع کرتے جاؤ۔ پھر یہی گناہ بڑھتے جاتے ہیں (زیادہ ہوتے جاتے ہیں) یہاں تک کہ ہر طرف سے تمہارا احاطہ کرلیتے ہیں۔

جھوٹی تعریف

....، جھوٹی تعریف اور دینی فرائض کے سلسلہ میں کسی کے ساتھ سہل پسندی بہت بڑی بُرائی ہے، اور دنیا کی محبت تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہے۔

دنیا و آخرت کا شرف

...، دنیا و آخرت کے شرف میں، اور دنیوی آزمائشوں کے مقابلہ میں سہارے کے لیے نماز کی پابندی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں، اور خداوند عالم کی بارگاہ میں تقرب حاصل کرنے کیلئے اس سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے لہٰذا اس کی پابندی کرو اور زیادہ سے زیادہ اسے بجالاؤ۔

یاد رکھو! ہر عمل صالح (انسان کو) خدا سے نزدیک کرتا ہے لیکن نماز سب سے زیادہ قریب کرتی ہے اور یہ اُس کی نگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

مظلوم کی عظمت

....، مظلوم کا ہر وہ عمل جس کی قول و فعل.. کسی طریقہ سے مدد نہ کی جائے افلاک میں نہایت عظمت کا مالک ہے۔
تم میں سے کس شخص نے کوئی ایسا نور دیکھا ہے جس کا نام تاریکی ہو یا کوئی ایسی تاریکی دیکھی ہو جس کا نام نور ہو؟۔ (جس طرح یہ دونوں باتیں یکجا نہیں ہوسکتیں) اسی طرح ایک بندہ وقت واحد میں مومن و کافر (دونوں) نہیں ہوسکتا، نہ دنیا کو ترجیح دینے والا آخرت کا آرزومند ہوسکتا ہے۔

کیا یہ ہوسکتا ہے کہ جَو کی کاشت کی جائے اور گندم کاٹی جائے؟ یا گندم کی کاشت کی جائے اور جَو کاٹا جائے (نہیں بلکہ جو کچھ بویا ہے وہی کاٹنا ہے) اسی طرح آخرت میں انسان کو وہی ملے گا جس کے لیے دنیا میں کوشش کی ہوگی اور ہر شخص کو اُس کے عمل کے مطابق جزا ملے گی۔

حکمت کے اعتبار سے لوگوں کی قسمیں

...، حکمت کے اعتبار سے لوگوں کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ شخص ہے جو زبان سے تو اُسے خوب پائیدار بناتا ہے مگر اپنی بدعملی کے ذریعہ اُسے تباہ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص ہے جو زبان سے اُس کی آبیاری بھی کرتا ہے اور اپنے عمل سے اس کی تصدیق و تائید بھی کرتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اِن دونوں کے درمیان بہت فرق ہے!
کیا کہنا اُن علماء کا جو باعمل ہیں اور افسوس ہے اُن علما پر جن کے پاس صرف چرب زبانی ہے۔

دنیا کی محبت کا نتیجہ

....، جو شخص اپنی کھیتی سے خس و خاشاک کو ہٹانے کی کوشش نہیں کرے گا اُس کے کھیت میں خس و خاشاک بڑھتے

جائیں گے یہاں تک کہ پورے کھیت پر حاوی ہوکر اُسے تباہ بھی کرسکتے ہیں، اسی طرح جو شخص اپنے دل سے دنیا کی محبت کو نکالنے کی کوشش نہیں کرے گا اُس کے دل میں وہ اتنی گہری ہوتی جائے گی کہ پھر آخرت کی کوئی تمنا باقی ہی نہیں رہے گی۔

افسوس! اے بندو، مسجدوں کو اپنے جسم کا قید خانہ بنالو (تاکہ تمہارا زیادہ وقت وہیں گزرے) اور اپنے دلوں کو تقویٰ و بیجا خواہشات کا مرکز نہ بنانا۔

سب سے زیادہ فریاد کرنے والا

... "یاد رکھو کہ تم میں سے جس کے دل میں دنیا کی محبت جتنی زیادہ ہوگی بلا و آزمائش پر وہ اتنی ہی زیادہ فریاد کرے گا اور جس شخص کے اندر زہد جتنا زیادہ ہوگا وہ مشکلات پر اتنا ہی زیادہ صبر کرے گا۔

زندہ مُردہ

... " افسوس۔ اے بدعمل عالمو۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ تم بے جان تھے تو خدا ہی نے علم کے ذریعہ تم کو زندگی عطا کی لیکن جب اُس نے تمہیں زندگی عطا کی تو اپنی بدعملی کے ذریعہ تم نے خود ہی موت کو گلے لگالیا۔

.. افسوس! ۔ کیا تم لوگ ان پڑھ نہیں تھے، پھر خداوند عالم نے تمہیں علم سے نوازا، لیکن جب اُس نے تمہیں تعلیم دی، تم نے اُسے بھلا دیا۔

... " تم ہر قسم کے ادب و تہذیب سے ناآشنا تھے، خدا نے تمہیں فہم و فراست عطا کی، پھر فہم و فراست ملنے کے بعد تم جہالت کرنے لگے۔

... " تم گمراہ تھے، خدا نے تمہاری ہدایت کی، لیکن جب اُس نے ہدایت کی، تو اس کے بعد تم گمراہی کی بات کرنے لگے۔

... " کیا تم لوگ بینائی سے محروم نہیں تھے، پھر اُسی نے تم کو بینا بنایا لیکن جب تمہاری آنکھوں میں روشنی آئی تو تم از سر نو اندھے پن کی بات کرنے لگے۔

... " کیا ایسا نہیں ہے کہ تمہارے پاس سننے کی طاقت نہیں تھی، اُس نے عطا کی، پھر جب تم سننے لگے تو دحق کی بات اس طرح ان سنی کرنے لگے گویا بہرے ہو۔

... " کیا ایسا نہیں ہے کہ تم قوتِ گویائی سے محروم تھے خدا نے تمہیں بولنا سکھایا، پھر جب تم بولنے لگے تو دحق بات کہنے سے اس طرح دوری اختیار کرنے لگے جیسے تم گونگے ہو۔

"... ": کیا تم لوگ فتح و نصرت نہیں چاہتے تھے، لیکن جب اُس نے تمہاری مدد و نصرت کی، تو تم اُلٹے پیروں واپس جانے لگے۔

"... ": کیا تم ناچیز نہیں تھے پھر اُس نے تمہیں عزت عطا کی، پھر جب عزت مل گئی تو تم دوسروں پر ظلم و ستم کرنے لگے حد سے تجاوز کرنے لگے اور نافرمان بن گئے!

"... ": کیا تم زمین پر کمزور نہیں تھے؟ اس بات سے ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں تباہ کردیں۔ تو خداوند عالم نے تمہاری تائید کی اور مدد پہنچائی، پھر اس کی مدد و نصرت حاصل ہونے کے بعد تم لوگ تکبر کرنے لگے اور سرکشی میں مبتلا ہوگئے مجھے تمہاری حالت پر افسوس ہے، کہ قیامت میں تم کس قدر ذلت و رسوائی سے دوچار ہونے والے ہو اور کس قدر حقارت تمہیں نصیب ہونے والی ہے۔

مُلحدانہ کام

افسوس! اے بدعمل عالمو تم بے دین لوگوں جیسا عمل کرتے ہو اور اس کے باوجود ایسی امید رکھتے ہو گویا جنت الفردوس کے وارث تم ہی ہو اور اس قدر تمہیں اطمینان ہے گویا جہنم کی طرف سے تمہیں امان مل چکی ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ خدا کے اُمور تمہاری تمنا اور اختیار کے تابع نہیں ہیں۔

دنیا میں تم مرنے سے ہم آغوش ہونے کے لیے آئے ہو، جو عمارتیں بناتے ہو وہ عنقریب تباہ ہونے والی ہیں اور آنے والوں کی تیاری ہو رہی ہے۔

قسم نہ کھاؤ

"... ": حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تم سے فرمایا تھا کہ خداوند عالم کی جھوٹی قسم نہ کھاؤ۔

لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ کسی طرح کی، خدا کی قسم نہ کھاؤ، نہ سچی نہ جھوٹی ——— بلکہ صرف نہیں یا ہاں کہا کرو۔

خدا کا شکر ادا کرتے رہو

اے اولادِ یعقوب! بیابانی سبزی اور جَو کی روٹی برابر کھایا کرو اور گیہوں کی روٹی سے پرہیز کیا کرو، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم اُس کا شکر ادا نہیں کرسکو گے (اس لیے مختصر نعمتیں استعمال کرو تاکہ تھوڑا شکریہ ادا کرنا کافی ہو)

پریشان حال شخص پر رحم کرو

"... ": لوگوں میں کچھ مطمئن ہیں، کچھ پریشان حال! اطمینان و عافیت پر تو خدا کا شکر ادا کرو البتہ پریشان حال لوگوں کے ساتھ رحمدلی سے پیش آؤ۔

بُری بات کا انجام

... "جو بُری بات بھی تم اپنی زبان سے نکالو گے، اُس کے بارے میں قیامت کے دن (خدا کی بارگاہ میں) جواب دیا جائے گا۔

ناراض بھائی کو خوش کرنا

... "اگر تم قربانی (کا کوئی جانور) ذبح کرنا چاہو، اور اُسی اثنا میں یاد آجائے کہ تمہارا کوئی بھائی تم سے ناراض ہے، تو قربانی چھوڑ کر جاؤ پہلے اپنے اُس ناراض بھائی کو راضی (کرنے کی کوشش) کرو پھر واپس آکر قربانی ذبح کرو۔

حِلم و بُردباری

اے بندو۔۔! اگر کوئی شخص تمہاری قمیص لے جائے تو اُسے اپنی ردا بھی دے دو، اگر کوئی شخص تمہارے ایک رخسار پر طمانچہ مارے تو اپنا دوسرا رخسار اُس کے سامنے پیش کر دو، اور اگر کوئی شخص تمہیں مزدور بنا کر ایک میل اپنے ساتھ لے جائے تو مزید ایک میل اُس کے ساتھ (اپنی طرف سے) چلو۔ (تاکہ اُس پر تمہارا احسان ہو اُس کا تم پر احسان نہ رہے)

ایسا جسم

....: ایسے جسم کا کیا فائدہ جو ظاہری طور پر تو صحیح و سالم ہو لیکن اندر سے خراب اور فاسد ہو! (خوبی تو یہ ہے کہ ظاہر و باطن دونوں صحیح ہوں)۔

دِل ناپاک نہ ہونا چاہیے

اگر دِل فاسد (اور ناپاک) ہو تو اپنا جسم چاہے تمہیں کتنا ہی اچھا لگے، کیا فائدہ ہے، تم لوگوں کو اس بات سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا کہ اپنے جسم کو خوب صاف شفاف بناؤ جبکہ تمہارے دل ناپاک ہوں۔

چھلنی نہ بنو

...": چھلنی کے مانند نہ بنو جو (عمدہ) باریک آٹے کو تو اپنے سے دور کر دیتی ہے اور بھوسے کو اپنے پاس رکھ لیتی ہے۔ اگر تم لوگ اپنی زبان سے تو حکمت کی باتیں نکالتے رہو اور تمہارے دِلوں کے اندر کینہ بھرا ہوا ہو تو تم بھی اسی (چھلنی) جیسے ہو جاؤ گے۔

بُرائی سے دُور رہو

... پہلے اپنی برائی کو دور کرو پھر خوبی تلاش کرو تو تمہیں فائدہ بھی پہنچائے گی۔ (لیکن اگر اپنے نفس کی خرابی دور کیے بغیر صرف) نیکی و بدی کو اکٹھا کر دو گے تو تمہیں اُس نیکی سے بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

دنیا سے محبت کرنے والے

... " : جو شخص نہر میں اُترے گا، وہ اگرچہ اپنے کپڑوں کو بچانے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے ، اُس کے کپڑے بہر حال بھیگیں گے، اسی طرح دنیا سے محبت کرنے والا لغزشوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ بقول شاعر،

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ای
بازمیگوئی کہ دامن ترمکن ہشیار باش

اس لیے لغزشوں اور معصیتوں سے بچنا چاہتے ہو تو دنیا کی محبت کو دل سے نکال دو)

راتوں کو جاگنے والے

... " : بشارت ہے اُن لوگوں کے لیے جو راتوں کو (پچھلے پہر اُٹھ کر) نماز شب پڑھتے ہیں، یہی لوگ دائمی روشنی (جنت الفردوس) کے وارث ہیں، یہ مسجدوں میں رات کی تاریکی کے اندر، اپنے پیروں پر کھڑے رہتے ہیں اور اس اُمید پر اپنے پروردگار کے سامنے روتے اور گڑگڑاتے رہتے ہیں کہ وہ کل (روز قیامت) اُنہیں (عذاب کی) سختیوں سے نجات عطا کرے گا۔

دُنیا ایک کھیتی ہے

... " : دنیا کو کھیتی بنایا گیا ہے جس میں بندے شیرینی، تلخی، نیکی اور بدی کی کاشت کرتے رہتے ہیں، ایک دن آئیگا جب اِس کھیتی کو کاٹنے کا وقت ہوگا تو حساب کے موقع پر نیکی کی کاشت کرنے والے اچھا انجام پائیں گے اور بدی کی کاشت کرنے والے سختی اور پریشانی (عذاب و عقاب خداوندی) میں مبتلا ہوں گے۔

دانا و نادان

... " ، دانشمند کی آزمائش جاہل و نادان کے ذریعہ ہوتی ہے (کہ اس کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے) اور جاہل کی اُس کی خواہشات کے ذریعہ۔

خاموشی

میں تم لوگوں کو وصیت کرتا ہوں کہ اپنے مُنہ پر خاموشی کی مُہر لگائے رکھو تاکہ کوئی ناجائز یا نامناسب بات نکلنے ہی نہ پائے۔

آخرت کی خوشی

میں سچ کہتا ہوں اے بندگانِ دنیا۔ جو شخص دنیا کے اندر اپنی خواہشات کو کم نہیں کرتا نہ (یہاں کی رنگینیوں میں) اپنی دلچسپی ختم کرتا ہے وہ آخرت (کی لذتوں) کو کیسے محسوس کر سکتا ہے (اور وہاں کی خوشیوں کا کیسے تصور کر سکتا ہے)؟

اے دُنیا دارو

... // : اے دنیا پرستو۔ تم لوگ (درحقیقت) نہ دنیا سے محبت کرتے ہو نہ آخرت سے! کیونکہ اگر تمہیں دنیا سے (حقیقی) محبت ہوتی تو عمل کو معزز سمجھتے جس کے ذریعہ تمہیں دنیا نصیب ہو اور اگر آخرت کے آرزومند ہوتے تو اُن لوگوں جیسا عمل (خیر) انجام دیتے جو حقیقتاً آخرت کی آرزو اور اُمید رکھتے ہیں (کیونکہ دنیا و آخرت دونوں کا تعلق عمل سے ہے۔ تمہاری بےعملی تو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ تم نہ اسے چاہتے ہو نہ اُسے، بلکہ زندہ لاش کی طرح پڑے ہوئے ہو)۔

ایسے کیوں ہو

... // : دنیا والو۔ تم صرف گمان کی بنا پر اپنے ساتھی سے دشمنی کرنے لگتے ہو لیکن اپنے نفس کے بارے میں یقین رکھتے ہو کہ وہ بُرائی کر رہا ہے، پھر بھی اُس سے دشمنی نہیں کرتے!

بے جا تعریف

... // : تمہاری حالت یہ ہے کہ اگر تمہارے واقعی عیوب میں سے بھی کسی کا ذکر کیا جائے تو تم غضبناک ہو جاتے ہو، اور اگر تمہاری تعریف و توصیف میں ایسے کارنامے تمہاری طرف منسوب کئے جائیں جن کو تم نے انجام نہیں دیا تب بھی خوش ہوتے ہو (جبکہ اس کے برعکس ہونا چاہئے تھا)

دنیا کی زندگی آخرت کی تیاری کے لیے ہے

... // : شیطانوں کی روحیں اس طرح کہیں بھی آباد نہیں ہوئی (ہوں گی) جس طرح تمہارے دلوں میں آباد ہیں۔

خداوند عالم نے یہ (زندگانی) دنیا تمہیں اس لیے عطا کی ہے کہ یہاں رہ کر آخرت کے لیے عمل کرو، اس لیے نہیں دی گئی کہ آخرت سے منہ موڑے رہو۔

یہ خاکی فرش اُس نے اسی لیے بچھایا ہے کہ تمہیں یہ معلوم رہے کہ وہ عبادت کے سلسلہ میں تمہاری مدد کر رہا ہے، اس لیے نہیں مدد کر رہا ہے کہ تم اُس کی معصیت کرو، اُس نے اپنی اطاعت کا تم کو حکم دیا ہے نافرمانی کا نہیں۔ حلال چیزوں کے سلسلہ میں تمہاری مدد کی ہے، اپنی مدد کے ذریعہ حرام چیزوں کو تمہارے لیے حلال نہیں بنایا، اُس نے (اگر) رزق میں تمہیں وسعت دی ہے تو اس لیے کہ صلۂ رحم کرو، نہ یہ کہ قرابتداروں سے قطع تعلق کر کے (بیٹھ جاؤ اور اُن کے خیال سے غافل ہو جاؤ)۔

محنت کے بغیر پھل

... // : (بندوں کو پروردگار عالم کی جانب سے) اجر و ثواب کی ترغیب دی گئی ہے لیکن وہ اسی کو نصیب ہوگا جو اس کے لیے عمل کرے (محنت کے بغیر مزدوری کا مطالبہ کرنا غلط ہے)

گناہ سے دُوری

.. : درخت اسی وقت کامل (سمجھا جاتا) ہے جب عمدہ پھل دے اسی طرح (کسی شخص کا) دین اُس وقت مکمل (سمجھا

جائے گا جب وہ حرام باتوں سے اجتناب کرے۔

ایمان کی نمود

... " کھیتی، پانی اور اچھی مٹی کے بغیر شاداب نہیں ہو سکتی اسی طرح ایمان کی سلامتی کا انحصار علم اور عمل پر ہے۔

حلم و بُردباری

... " پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اسی طرح حلم و بُردباری آتش غیظ و غضب کو خاموش کر دیتی ہے۔

دینی فہم و فراست

... " آگ اور پانی کبھی ایک برتن میں جمع نہیں ہوتے اسی طرح دینی فہم و فراست، اور (باطن کا) اندھاپن ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

خُدا پسند کا کردار

... " جب تک بادل نہ آئیں بارش نہیں ہوتی، اسی طرح جب تک دل پاک نہ ہو کوئی عمل خوشنودئ پروردگار کے مطابق نہیں ہو سکتا۔

حکمت دلوں کا نُور ہے

... " آفتاب کی روشنی ہر چیز کے لیے ہے، اسی طرح حکمت ہر دل کے لیے روشنی (کا ذریعہ) ہے، تقویٰ و پرہیزگاری تمام حکمتوں کی سرتاج ہے، حق و صداقت ہر نیکی کا دروازہ ہے، خدا کی رحمت حق و صداقت کا باب ہے.. اور ان سب کی کنجیاں: دعائیں، گریہ و زاری اور نیک اعمال ہیں.. ظاہر ہے کہ کوئی دروازہ کنجیوں کے بغیر کیسے کھولا جا سکتا ہے، (لہٰذا عمل صالح کو اپناؤ تو سب دروازے کھل جائیں گے)۔

عمل کی بنیاد؛ خوشنودئ پروردگار

... " دانشمند آدمی اگر درخت لگائے تو صرف وہی درخت لگائے گا جو اسے پسند ہو گا، اور اسی گھوڑے کی سواری پسند کرے گا جو اُسے اچھا لگے۔ اسی طرح صاحب علم مومن صرف وہی عمل کرے گا جو اُس کے پروردگار کو پسند ہو۔

حکمت دل کو پاک کرتی ہے

صیقل کرنے سے تلوار کی کاٹ بھی بہتر ہو جاتی ہے اور اس میں چمک بھی پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح حکمت دل کو صیقل کر کے اُسے شفاف بناتی ہے، ایک دانشمند آدمی کے دل میں اس کی وہی تاثیر ہے جو مردہ زمین پر (بارش کے) پانی کا اثر ہوتا

ہے کہ جس طرح وہ بنجر زمین کو شاداب کر دیتا ہے اسی طرح حکمت دل کو زندگی و تازگی بخشتی ہے، یا جس طرح تاریکی کے اندر روشنی اپنا اثر دکھاتی ہے (کہ راستوں کو نمایاں کرتی ہے تاکہ بنی نوع انسان اُس پر چل سکیں۔

نافہم سے دانائی کی بات کرنا

پہاڑ کی چوٹیوں سے (اپنے کاندھے پر) پتھر اُٹھا کر لانا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ انسان کسی نافہم انسان سے کوئی بات بیان کرے ۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص پتھر کو پانی میں ڈبو کر نرم کرنا چاہے یا قبرستان کے مُردوں (کو کھلانے) کے لیے کھانا تیار کرے۔

بشارت ہے اُن لوگوں کے لیے جو اُن بے فائدہ باتوں سے اجتناب کرتے ہیں جن میں پروردگارِ عالم کی ناراضگی کا اندیشہ ہو، اور جب تک کسی بات کو اچھی طرح سمجھ نہ لیں، بیان نہیں کرتے اور جب تک کسی کے عمل کی کیفیت ظاہر نہ ہو اُس کی (اچھے دار) باتوں پر (فریفتہ نہیں ہوتے) رشک نہیں کرتے۔

بشارت ہے اُن لوگوں کے لیے (بھی) جو علما سے وہ باتیں سیکھ لیں جن سے ناواقف ہوں، اور جو کچھ سیکھیں اُس سے دوسروں کو بھی روشناس کرائیں۔

بشارت ہے اُن لوگوں کے لیے (بھی) جو علما کے علم کی وجہ سے اُن کا احترام کریں، اُن سے جھگڑا نہ کریں، جاہلوں کو اُن کی جہالت کی وجہ سے معمولی سمجھیں مگر اُنہیں (اپنے آپ سے) دور نہ کریں، بلکہ قریب لا کر اُنہیں علم کی دولت سے مالا مال کریں (تاکہ اُن کی جہالت دور ہو اور وہ بھی علم و دانش سے آراستہ ہو کر صحیح زندگی گزارنے کے قابل ہو جائیں)۔

مُردوں جیسی زندگی

اے حواریین! ۔ اِس وقت لوگوں کے درمیان تم ایسی زندگی گزار رہے ہو جیسے مُردوں کے درمیان گزاری جائے، تو دیکھو موت کے وقت ان زندوں جیسی موت اختیار نہ کرنا !!!

ایسے نہ بنو

خداوندِ عالم فرماتا ہے : میرا مومن بندہ اِس بات پر غمگین ہو جاتا ہے کہ میں نے دنیا کا رُخ اُس کی طرف سے موڑ دیا، جبکہ ایسی حالت میں وہ مجھ سے زیادہ محبت کرے گا اور مجھ سے قریب ہو گا۔ اور اِس بات کی اُس کو خوشی ہے کہ میں اُس کی دنیا میں کشائش و وسعت پیدا کر دوں، جبکہ اُس حالت میں وہ مجھ سے دور ہو جائے گا محبت ختم ہو جائے گی۔

دُنیا ایک ضعیفہ کی صورت میں

حضرت عیسیٰؑ کے حالات میں مذکور ہے کہ دُنیا اُن کے سامنے ایک بوڑھی عورت کی شکل میں آئی جس کے بال سفید ہو چکے تھے لیکن ہر قسم کی زینت سے آراستہ تھی۔

حضرت عیسیٰؑ نے اُس سے پوچھا : تو نے کتنی شادیاں کیں ؟

کہنے لگی : (اتنی زیادہ کہ) شمار نہیں کر سکتی ۔

آپؑ نے پوچھا : تیرے سارے شوہر مر گئے یا اُنھوں نے تجھے طلاق دے دی ؟

اُس نے کہا : میں نے (خود ہی) سب کو قتل کر دیا ۔

تو حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا : بڑے بدنصیب ہیں تیرے وہ شوہر جنھوں نے اب بھی تجھ سے رشتہ قائم رکھا ہے وہ تیرے گزشتہ شوہروں سے عبرت کیوں نہیں حاصل کرتے ؟ ۔

ایک تباہ شدہ گاؤں

مجاہد نے ابن عباس کے حوالے سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ایک ایسی بستی سے گزرے جہاں کی عمارتیں منہدم ہو چکی تھیں اور آبادی ویران ہو چکی تھی، (یہ دیکھ کر) آپ نے اپنے حواریوں میں سے کسی سے فرمایا :

جانتے ہو یہ بستی کیا کہہ رہی ہے ؟

اُس نے کہا : نہیں ۔

فرمایا : یہ بستی کہہ رہی ہے کہ میرے پروردگار کا سچا وعدہ پورا ہو کر رہا، میری نہریں جن میں بہت پانی تھا خشک ہو گئیں، میرے درخت جو بہت شاداب تھے سوکھ گئے، میرے محل تباہ ہو گئے، میرے باشندے موت سے ہمکنار ہو گئے، اب اُن کی ہڈیاں میرے اندر پڑی ہوئی ہیں اور وہ مال جسے اُنھوں نے حلال و حرام طریقہ سے جمع کیا تھا وہ سب میرے شکم میں پہنچ چکا ہے، زمین و آسمان کی میراث تو (درحقیقت) خدا ہی کے لیے ہے

نصیحت حاصل کرو

حضرت عیسیٰؑ فرمایا کرتے تھے کہ کب تک ایسا ہوگا کہ تمہیں نصیحت کی جائے اور تم نصیحت حاصل نہ کرو ؟ ۔ تم نے تو وعظ و نصیحت کرنے والوں کو تھکا دیا (کہ وہ کہتے رہتے ہیں اور تم پر اثر نہیں ہوتا) ۔

علما کے لیے نصیحت

منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ۔ اے گروہ علما بادشاہوں نے حکمت تمہارے لیے چھوڑ دی، تو سلطنت تم اُن کے لیے چھوڑ دو[۱]

زیادہ کھانے سے پرہیز کرو

اے جناب یعقوب کی اولاد ! ۔ زیادہ کھانا نہ کھایا کرو کیونکہ زیادہ کھانے والا زیادہ سوتا ہے، اور جو زیادہ سوتا ہے وہ بہت کم نماز پڑھتا ہے اور جو شخص کم نماز پڑھتا ہے (خداوند عالم کے نزدیک) اُسے غافل لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے ۔

دریا کی موجوں پر گھر نہ بناؤ

کون شخص دریا کی موجوں پر مکان بنائے گا؟۔ (یاد رکھو) یہ دنیا بھی دریا کی موجوں کے مانند ہے اسے اپنا اصلی ٹھکانا مت سمجھو۔

خود پسندی سے بچو

اے گروہ حواریین!۔ کتنے ہی چراغ ایسے ہیں جنہیں ہوا بجھا دیتی ہے، (اسی طرح) کتنے ہی ایسے عبادت گزار ہیں جن کی عبادت کو خود پسندی تباہ کر دیتی ہے۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

۱؎ آداب النفس جلد ۱ ص ۱۳۴

ایک عبادت گزار سے مکالمہ

حضرت عیسیٰؑ نے ایک عبادت گزار سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو؟

اُس نے کہا: عبادت کر رہا ہوں۔

تو پوچھا: تمہاری ضروریات (زندگی) کون پوری کرتا ہے؟

کہنے لگا: میرا بھائی۔

یہ سن کر فرمایا: پھر تو تمہارا بھائی تم سے بہتر عبادت گزار ہے (کہ وہ عبادت کے ساتھ رزق حلال کی فکر بھی کرتا ہے)

خوفِ خدا اور شوقِ بہشت

آپ نے فرمایا:۔ خدا کا خوف اور جنّت کی محبت، یہ دونوں چیزیں دنیا کی رنگینیوں سے بہت دور ہیں، یہ مشکلات پر صبر کی ورثہ دار ہیں۔ اگر جنت کی طلب میں جو کی روٹی کھانی پڑے اور مزبلہ پر کتوں کے ساتھ سونا پڑے تب بھی سستا سودا ہے

دلوں کو خوفِ خدا سے آشنا کرو

منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا:۔ (اے لوگو) کیا بات ہے کہ تم جب میرے پاس آتے ہو تو (تمہارے جسم پر) لباس تو زاہدوں جیسا ہوتا ہے لیکن تمہارے دل پھاڑ کھانے والے بھیڑیوں جیسے ہوتے ہیں؟۔ (جاؤ) بادشاہوں جیسا لباس پہنو لیکن دلوں کو خوفِ خدا سے نرم کرو۔

یومِ حساب سے ڈرنا

حضرت عیسیٰؑ خوشبو (محسوس کرتے تو) ناک پر رومال رکھ لیتے تھے لیکن بدبو آئے تو ایسا نہیں کرتے تھے۔

کسی نے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو فرمایا
بدبو کا کوئی حساب نہیں ہوگا لیکن خوشبو پر حساب لیا جائے گا۔

(بظاہر اس کی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ بدبو سونگھنا ایک مصیبت ہے اور مصیبتوں کو برداشت کرنے پر قدرت کی جانب سے کوئی مواخذہ نہیں ہوگا، لیکن خوشبو ایک نعمت ہے، اور انسان دنیا میں جو نعمت استعمال کرے اُس کا حساب دینا ہوگا۔ مترجم)۔

نامحرم کو مت دیکھو

حضرت عیسیٰؑ کا ارشاد ہے کہ نامحرم عورتوں کو تیز نگاہ سے (غور سے) مت دیکھو، کیونکہ اگر اپنی آنکھوں پر قابو رکھو تو کبھی زنا (و بدکاری) میں مبتلا نہیں ہو سکتے، اور اگر یہ ممکن ہو کہ تم کسی نامحرم عورت کے لباس پر بھی نظر نہ ڈالو تو ایسا ہی کرو (کہ اُس کے لباس و انداز پر بھی نظر نہ ڈالو)

علم کے مطابق عمل بھی کرو

آپؑ نے فرمایا: جس علم پر تم عمل نہ کرو وہ تمہارے لیے (پیش پروردگار) نفع بخش نہیں ہو سکتا۔ (بلکہ) اگر عمل سے دور رہو تو علم کی زیادتی بھی تمہاری جہالت میں ہی اضافہ کرے گی۔

دُنیا ہی پیش نظر نہ رکھو

آپ کا ارشاد ہے کہ دنیا کی برائیوں میں سے ایک (اہم) برائی یہ ہے کہ خداوند عالم کی نافرمانی اسی دنیا میں کی جاتی ہے، اور جب تک اِس سے منہ نہ موڑا جائے آخرت نصیب نہیں ہو سکتی۔

سیکھو، عمل کرو اور سکھاؤ

... جو شخص علم حاصل کرکے اُس پر عمل بھی کرے، اور پھر دوسرے لوگوں کو بھی تعلیم دے، وہ عرش اعظم پر (خداوند عالم کی بارگاہ میں) عظیم المرتبت شمار کیا جائے گا۔

اہل علم دنیا پرست نہیں ہوتے

آپؑ فرماتے تھے کہ وہ شخص اہل علم میں کیسے شمار کیا جائے جس کی حالت یہ ہو کہ لوگ تو (اُسے عالم دین سمجھ کر) آخرت کے سلسلہ میں اُس کی طرف توجہ کریں، اور وہ خود دنیا پرستی میں مبتلا ہو!؟ ۔ اور (طلب دنیا) جو اس کے لیے نقصان دہ ہے اُس کی طرف۔ اُس (طلب آخرت) سے اُسے زیادہ رغبت ہو جو اصل میں نفع بخش ہے۔

مہمان کے ہاتھ دُھلانا

حضرت عیسیٰؑ نے (ایک دفعہ) اپنے حواریوں کے لیے کھانا تیار کرایا، جب اُن لوگوں نے کھانا کھا لیا، تو آپ نے خود بنفسِ نفیس اُن کے ہاتھ دھلوائے۔

اُن لوگوں نے عرض کیا: اے روح اللہ یہ کام تو ہمیں کرنا چاہیئے تھا!۔

تو حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا: میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم دوسرے لوگوں کے ساتھ ایسا ہی کرو (اور جس طرح میں نے نبی ہونے کے باوجود تمہارے ہاتھ دھلانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی تم دوسرے لوگوں کے ہاتھ دھلانے میں جھجک محسوس نہ کرنا۔ اور اس میں اپنی توہین محسوس نہ کرنا کہ تم اپنے سے کم رتبہ کے انسان کے ہاتھ دُھلا رہے ہو)۔

بے عمل عُلما

جناب عیسیٰؑ کا ارشاد ہے: بُرے علما اُس چٹان کے مانند ہیں جو کسی نہر کے دہانے پر ہو، جو نہ تو خود اُس پانی سے فیضیاب ہو رہی ہے اور نہ پانی کا راستہ چھوڑتی ہے کہ وہ آزادی سے زراعت تک پہنچ سکے۔

نادان سے ادب سیکھنا

حضرت عیسیٰؑ سے کسی نے دریافت کیا کہ کس نے آپ کو ادب سکھایا ہے۔ تو ارشاد فرمایا
مجھے کسی نے بھی ادب نہیں سکھایا، البتہ میں نے جہل و نادانی کی خرابیوں کو دیکھا اور ان سے اپنا دامن بچایا۔

ترکِ شہوت

آپؑ نے فرمایا:۔ بشارت ہے اُس شخص کے لیے جس کے لیے شہوت رانی کے اسباب فراہم ہوں لیکن وہ اُس (خدائی وعدہ) کی بنا پر جس کو اُس نے اپنی نظروں سے دیکھا بھی نہیں ہے، اس شہوت رانی سے خود کو بچالے۔

خاموشی اور لوگوں سے دُوری

عبادت کے دس جُز ہیں جن میں سے نو جُز خاموشی میں (پوشیدہ) ہیں، اور ایک جُز یہ ہے کہ (بے عمل) لوگوں سے دوری اختیار کی جائے۔

دُنیا و آخرت کی محبت

جس طرح کسی ایک برتن میں آگ اور پانی دونوں چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں، اسی طرح مومن کے قلب میں دنیا و آخرت (دونوں) کی محبت اکٹھا نہیں ہو سکتی۔ (بلکہ وہ ہمیشہ آخرت کو ترجیح دے گا)۔

حضرت عیسیٰؑ بیابان میں

منقول ہے کہ ایک روز شدید بارش اور گرج چمک نے حضرت عیسیٰؑ کو گھیر لیا۔ انہوں نے ایسی جگہ تلاش کرنی شروع

کی جہاں پناہ لے سکیں، دور سے اُن کی نظر ایک خیمہ پر پڑی، وہاں پہنچے تو دیکھا کہ وہاں ایک خاتون (موجود) ہے، چنانچہ واپس آگئے، اسی اثنا میں غار کے اندر ایک غار نظر آیا، وہاں پہنچے تو ایک شیر نظر آیا جسے دیکھ کر آپ نے اس (غار کے دہانہ) پر ہاتھ رکھا، اور (خداوند عالم کی بارگاہ میں) عرض کیا،

اے پالنے والے ہر چیز کے لیے پناہ گاہ موجود ہے (میری پناہ گاہ کہاں ہے)؟

تو وحی نازل ہوئی، ـــ (اے عیسیٰؑ) تمہاری پناہ گاہ میری رحمتِ خاص ہے۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں قیامت کے دن سو حوروں سے تمہاری شادی کروں گا جنہیں میں نے اپنی قدرتِ خاص سے خلق کیا ہوگا اور میں تمہاری شادی کی خوشی میں چار ہزار برس تک لوگوں کو (دعوتِ ولیمہ) کھلاؤں گا۔

اور میں ایک منادی کو حکم دوں گا کہ وہ (اہلِ محشر کے درمیان) اعلان کرے کہ کہاں ہیں دنیا میں زُہد اختیار کرنے والے، عیسیٰ بن مریم جیسے زاہد (و پارسا انسان) کی شادی (کی خوشی) دیکھیں۔

خدا کی دوستی، دنیا کی دشمنی

حضرت عیسیٰؑ سے کسی شخص نے عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسا عمل سکھایئے جس کی وجہ سے خداوند عالم ہم سے محبت کرنے لگے۔

تو فرمایا: دنیا سے نفرت کرو، خدا تم سے محبت کرنے لگے گا۔

تھوڑے پر راضی رہو

آپؑ نے فرمایا: اے گروہ حوارین دین کی سلامتی کے ساتھ دنیا کی معمولی (مقدار) پر راضی رہو جس طرح دنیا دار لوگ اپنی دنیا کی سلامتی کے ساتھ تھوڑی سی دینداری پر راضی ہیں۔

دنیا و آخرت کی مثال

دنیا و آخرت کی مثال دو سوکنوں کی ہے، جتنا ایک کو خوش کرنے کی کوشش کرو گے اتنا ہی دوسری ناراض ہوگی۔

حضرت عیسیٰؑ کا پانی پر چلنا

حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ پانی پر چلتے ہیں اور ہم نہیں چل سکتے؟

تو آپ نے فرمایا: (یہ بتاؤ) درہم و دینار کو تم کیسا سمجھتے ہو؟

ان لوگوں نے کہا کہ: بہت اچھا۔

تو فرمایا: لیکن میرے نزدیک وہ اور مٹی کے ٹھیکرے برابر ہیں۔ (تو چونکہ میں مالِ دنیا کو حقیر سمجھتا ہوں اور تم نہیں سمجھتے اس لیے ہم دونوں میں فرق ہے)۔

بے عمل علما

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا: اے بے عمل عالمو! تم لوگ (دوسرے) لوگوں کو حکم دیتے ہو (جس کی وجہ سے) وہ روزہ بھی رکھتے

ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں صدقہ بھی دیتے ہیں لیکن خود تم لوگ جن باتوں کا حکم دیتے ہو اُن پر عمل نہیں کرتے۔ (گویا) جو کچھ تم خود نہیں جانتے اُس کا لوگوں کو درس دیتے ہو۔

افسوس کتنا بُرا تمہارا فیصلہ ہے؟ زبان سے توبہ کرتے ہو اور اُمید بھی رکھتے ہو لیکن خواہشات نفسانی کے مطابق عمل کرتے ہو۔

(سوچو) اگر تم اپنے جسم کی کھال کو خوب صاف رکھو اور دل کو ناپاک، تو کیا فائدہ ہوگا؟ (اصل کوشش تو دل کو پاک کرنے کی ہونی چاہیئے، اور دل کو پاک کرنے کا ذریعہ عمل صالح کی انجام دہی ہے)۔

آپ کے ہمسفر کی داستان

منقول ہے کہ ایک شخص حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ رہوں گا (جہاں آپؑ جائیں)۔

(چنانچہ) دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک نہر کے کنارے پہنچے اور کھانا کھانے کے لیے بیٹھے، تو دونوں کے پاس تین روٹیاں تھیں، ایک ایک روٹی دونوں نے کھالی ایک روٹی باقی رہ گئی تو حضرت عیسیٰؑ اُٹھ کر نہر کی طرف گئے، پانی پیا، پھر واپس آئے تو وہ تیسری روٹی ختم ہو چکی تھی۔

آپؑ نے اُس شخص سے پوچھا: وہ روٹی کون لے گیا؟

اُس نے کہا: پتہ نہیں۔

پھر دونوں (وہاں سے) روانہ ہوگئے، راستہ میں ایک ہرنی نظر آئی اُس کے ساتھ دو بچے بھی تھے، آپؑ نے ایک کو بُلایا، اُسے ذبح کر کے بھونا خود بھی نوش فرمایا اور اُس ساتھی نے بھی کھایا۔ پھر اُس کے گوشت میں سے جو بُھنا ہوا حصہ دونوں کے کھانے کے بعد بچ گیا تھا اُس سے حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا:

قُم باذن اللہ (خدا کے اذن سے اُٹھ جا)۔ تو وہ گوشت کا ٹکڑا اعجازِ خداوندی سے زندہ ہرن بن کر چلا گیا۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے اُس آدمی سے کہا کہ میں اُسی خدائے ذوالجلال کی قسم دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے یہ معجزہ دکھایا، کہ بتادے وہ روٹی کس نے لی تھی؟ ۔ اُس آدمی نے کہا: معلوم نہیں۔

پھر دونوں چل پڑے، یہاں تک کہ ایک ایسی وادی میں پہنچے جہاں ہر طرف (گہرا) پانی تھا اور کوئی راستہ نہ تھا نہ اُسے پار کرنے کا کوئی وسیلہ تھا حضرت عیسیٰؑ نے اُس آدمی کا ہاتھ پکڑا، اور پانی پر چلتے ہوئے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے، اور پھر اُس شخص سے پوچھا:

تجھے اُس ذات (کردگار) کی قسم جس نے یہ معجزہ دکھایا، بتادے روٹی کس نے لی ہے؟

کہنے لگا: پتہ نہیں۔

پھر دونوں چلنے لگے یہاں تک کہ دونوں ایک بیابان میں پہنچے حضرت عیسیٰؑ نے وہاں تھوڑی سی مٹی، یا ریت (ایک جگہ) اکٹھی کی اور اُس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

(اے مٹی) سونا بن جا ۔ تو وہ حکم خدا سے سونا بن گئی۔

حضرت عیسیٰؑ نے اُس سونے کو تین حصّوں پر تقسیم کر کے فرمایا

اِس میں سے ایک حصّہ میرا ہے، دوسرا تمہارا اور تیسرا اُس شخص کا جس نے وہ روٹی لی تھی۔

یہ سُن کر اُس شخص نے کہا ، وہ تو میں نے ہی (کھا) لی تھی۔

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ، تو اِس سونے کے تینوں حصّے تم ہی کو دیتا ہوں لیکن اب تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جاؤں گا، یہ کہہ کر اُسے وہیں چھوڑ کر روانہ ہو گئے (اور وہ شخص وہیں سونے کے پاس بیٹھا رہ گیا)۔

(حضرت عیسیٰؑ کے جانے کے بعد) اُس بیابان میں دو آدمی پہنچے اُنہوں نے جب اُس شخص کے پاس اتنا مال دیکھا تو چاہا کہ اُسے قتل کر کے مال پر قبضہ کر لیں، (جب اُس نے یہ محسوس کیا کہ یہ لوگ اُسے قتل کرنا چاہتے ہیں) تو فریاد کرنے لگا ، اِس مال کے تین حصّے کر کے ہم تینوں ایک ایک حصّہ لے لیں گے (مجھے قتل نہ کرو)۔ چنانچہ (وہ دونوں راضی ہو گئے اور یہ طے پایا کہ) ان میں سے ایک آدمی گاؤں میں جا کر کھانے کا سامان خرید کر لائے۔ چنانچہ اُن لوگوں نے ایک آدمی کو روانہ کیا، وہ آدمی چلا تو اُس نے (راستہ میں) سوچا کہ میں کیوں اِس مال کا صرف ایک حصّہ لوں، کیوں نہ ایسا کروں کہ کھانے میں زہر ملا کر لاؤں جسے کھا کر وہ دونوں مر جائیں (اور میں پورے مال پر قبضہ کر لوں) چنانچہ اُس نے کھانے میں زہر ملا دیا۔

ادھر جو دو آدمی مال کے پاس بیٹھے تھے اُنہوں نے آپس میں طے کیا کہ یہ جو کھانا لانے گیا ہے اسے ہم ایک حصّہ کیوں دیں، ایسا کریں گے کہ جیسے ہی وہ واپس آئے ہم اُسے قتل کر دیں گے اور مال کو آپس میں آدھا آدھا تقسیم کر لیں گے۔

چنانچہ جب وہ واپس آیا تو ان دونوں نے اُسے قتل کر دیا، پھر کھانا کھایا تو (زہر کے اثر سے) وہ دونوں بھی مر گئے اور پورا مال اُسی بیابان میں پڑا رہ گیا۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام (دوبارہ) وہاں سے گزرے اور دیکھا کہ سونا تو اُسی طرح رکھا ہے، اُس کے پہلو میں تین آدمی مرے ہوئے پڑے ہیں، تو آپؑ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

دیکھو یہ ہے دنیا کی حقیقت، لہٰذا اِس سے اپنا دامن بچاؤ۔

(حوالہ کے لیے ملاحظہ فرمائیے مجموعہ ورام جلد ۱ صفحہ ۱۲۹)

عبادت کے کاموں کو مخفی رکھا کرو

آپؑ نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی دن روزہ رکھے تو (روزہ دار جیسی صورت نہ بنائے بلکہ) سر اور داڑھی میں تیل لگائے اور لبوں کو بھی تیل سے چکنا کرے تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ روزہ دار ہے۔ اور جب داہنے ہاتھ سے کسی کو کچھ دے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو اور جب (گھر میں) نماز پڑھو تو دروازہ پر پردہ گرا دو۔ کیونکہ خداوند عالم جس طرح روزی تقسیم کرتا ہے اُسی طرح تمہارے لیے حمد و ثنا تقسیم کرے گا۔

(مذکورہ بالا ہدایات دراصل اِس غرض کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھیں کہ لوگ اپنے عمل میں ریا کاری سے بچیں اور مستحبات کو مخفی طریقہ سے بجا لائیں واللہ اعلم ——— مترجم)

وہ شخص خوش قسمت ہے

خوشخبری ہے اُس شخص کے لیے جسے خداوند عالم نے اپنی کتاب کی تعلیم دی اور اُس شخص نے (اس پر) پورا عمل کیا یہاں تک کہ، جب دنیا سے اُٹھا تو نافرمان نہیں تھا۔

ڈرنے والے، شوق رکھنے والے، چاہنے والے

منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ایسے تین آدمیوں کے قریب سے گزرے جن کے جسم لاغر ہو گئے تھے اور چہروں کی رنگت اُڑ گئی تھی، آپؑ نے اُن لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر دریافت کیا

تم لوگوں کی ایسی حالت کس وجہ سے ہوئی؟

اُنہوں نے کہا : آتشِ جہنم کے خوف سے۔

تو آپؑ نے (اُن کو بشارت دیتے ہوئے) فرمایا کہ خداوند عالم کا وعدہ ہے کہ وہ ڈرنے والوں کو (عذابِ جہنم) سے محفوظ رکھے گا۔

پھر آگے بڑھے تو تین آدمی اور ملے، اِن کی حالت اور زیادہ متغیر تھی، تو آپ نے دریافت کیا

میں تم لوگوں کی یہ حالت کیوں دیکھ رہا ہوں (کہ انتہائی لاغر و کمزور ہو رہے ہو)؟

اُن لوگوں نے کہا: جنت کے اشتیاق میں۔

تو فرمایا کہ: جو کچھ تمنا رکھتے ہو۔ اللہ تمہیں ضرور عطا کرے گا۔

یہ کہہ کر آپ آگے بڑھے تو (کچھ دور جانے کے بعد) تین آدمی مزید نظر آئے جن کی حالت اور بھی زیادہ بدلی ہوئی تھی البتہ ان کے چہرے اتنے روشن اور تابندہ تھے گویا نور کے آئینے ہوں، آپ نے اُن لوگوں سے پوچھا

تمہاری حالت اس قدر بدلی ہوئی (اور جسم میں اتنی نقاہت) کیوں نظر آرہی ہے؟

اُن لوگوں نے کہا : خداوند عالم کی محبت میں!

تو فرمایا : یقیناً تم لوگ مقرب بارگاہ ہو، بیشک تمہیں قربِ خداوندی نصیب ہوگا۔

سب سے زیادہ بلند مرتبہ شخص

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ کون ہے؟ تو فرمایا جس کی گفتگو میں ذکر خدا ہو خاموشی میں فکر و تدبر ہو اور جس کی نگاہ عبرت و نصیحت والی ہو۔

آرزو کا اثر

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰؑ کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور (قریب ہی) ایک بوڑھا آدمی، کدال سے زمین کھودنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر، حضرت عیسیٰؑ نے (خدا سے) دُعا کی :

پالنے والے اِس کے دل سے آرزوئیں نکال دے۔

(جیسے ہی آپ نے دُعا کی) اُس بوڑھے آدمی نے کدال زمین پر رکھ دی اور آرام سے لیٹ گیا، اور گھنٹہ بھر تک اسی طرح لیٹا رہا (اُس کی یہ کیفیت دیکھ کر) حضرت عیسیٰؑ نے (دوبارہ بارگاہ معبود میں) عرض کیا:

پالنے والے دوبارہ اِس کے دل میں آرزو پیدا کر دے۔

(آپؑ کے دُعا کرتے ہی) وہ بوڑھا اُٹھ کھڑا ہوا اور دوبارہ زمین کھودنے لگا۔

تو اُس نے کہا: کھُدائی کرتے ہوئے میرے (دل میں یہ خیال آیا تھا اور میرے نفس نے مجھے خطاب کیا تھا کہ اب جب کہ تم اتنے بوڑھے ہو چکے ہو کب تک کام کرتے رہو گے (چھوڑو دنیا کی فکر۔ چنانچہ میں آرام کرنے لگا اور) کدال ایک طرف پھینک دی۔ (بعد میں جب میں) لیٹا ہوا تھا، میرے نفس نے دوبارہ مجھے ٹوکا

جب تک زندہ ہو روزی حاصل کرنے کی کوشش تو کرنی چاہیئے۔ چنانچہ میں اُٹھ کھڑا ہوا اور (دوبارہ) کدال چلانے لگا۔

(مجموعہ ورام جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ – ۲۶۸)

معیّن رزق

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ہے:۔ کل کے رزق کے لیے (آج) پریشان نہ ہو کیونکہ اگر کل کا دن تمہاری زندگی میں شامل ہے تو آنے والا دن رزق اپنے ساتھ لے کر آئے گا، اور اگر کل کا دن تمہاری زندگی میں شامل ہی نہیں ہے تو فکر کی اِس لیے ضرورت نہیں کہ تم موجود ہی نہیں ہو گے!

ایک گنہ گار کی نصیحت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے نبیِ خدا میں نے زنا کیا ہے آپ مجھے اس (گناہ کی سزا دے کر) پاک کر دیجئے۔

حضرت عیسیٰؑ نے حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دیا جائے کہ سب لوگ آئیں اور فلاں شخص کے پاک کئے جانے کا منظر دیکھیں۔

جب سب لوگ جمع ہو گئے اور وہ شخص بھی آ گیا، تو اُسے ایک گڑھے کے اندر اُتار دیا گیا (تاکہ اُس پر حد جاری کی جا سکے) تو اُس نے پکار کر اعلان کیا کہ مجھ پر کوئی ایسا شخص حد جاری نہ کرے جس نے خود کوئی ایسا گناہ کیا ہو جس کی بناء پر اُس پر حد جاری کی جا سکتی ہو۔

یہ سُن کر سب لوگ وہاں سے ہٹ گئے صرف جناب یحیٰیؑ اور حضرت عیسیٰؑ وہاں باقی رہ گئے۔ تو جناب یحیٰیؑ اُس گنہ گار کے قریب گئے اور اُس سے کہا کہ اے بندۂ خدا کوئی نصیحت (کی بات) کرو، تو اُس نے کہا

کبھی اپنے نفس کو خواہشات کے حوالہ نہ کریں ورنہ ہلاکت ہو گی۔

آپ نے فرمایا: مزید کچھ کہو۔

تو کہنے لگا: کسی گنہ گار کو اُس کے گناہ کے سلسلہ میں طعن و تشنیع نہ کریں۔

آپ نے فرمایا: مزید کچھ بیان کرو۔

تو اُس نے کہا : غصہ نہ کریں ۔۔۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ بس کافی ہے۔

دُنیا پر تسلط

جناب عیسٰیؑ نے فرمایا کہ میں نے دنیا کو منہ کے بل اُلٹ دیا ہے اور اس کی پشت پر بیٹھ گیا ہوں، نہ میرے پاس کوئی اولاد ہے جسے موت آئے نہ کوئی مکان ہے جو برباد ہو۔

گنہ گاروں سے دشمنی

اہل معصیت سے نفرت کر کے خدا کی محبت اپنے دل میں پیدا کرو اُن سے دور رہ کر خدا کی قربت حاصل کرو اور اُن سے ناراض ہو کر خداوند عالم کی رضا و خوشنودی حاصل کرو۔

غصہ سے دور رہو

حضرت عیسٰیؑ نے حواریوں میں سے ایک شخص سے فرمایا کہ اگر خداوند عالم کے غضب سے دور رہنا چاہتے ہو تو خود بھی غیظ و غضب سے دُور رہو۔

ترکِ گناہ مغفرت کا سبب ہے

حضرت عیسٰیؑ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو رو رہے تھے، تو آپ نے پوچھا : یہ لوگ کیوں رو رہے ہیں ؟
تو آپؑ کو بتایا گیا : اپنے گناہوں کی وجہ سے۔
تو فرمایا : گناہ کرنا چھوڑ دیں، مغفرت حاصل ہو جائے گی۔

زیادہ گفتگو

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسٰیؑ فرمایا کرتے تھے : ذکر خدا کے علاوہ (کسی موقع پر) زیادہ بات نہ کرو کیونکہ جو لوگ زیادہ بات کرتے ہیں اُن کے دل سخت ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کو خبر بھی نہیں ہوتی۔

کچھ نصیحتیں

حضرت عیسٰیؑ فرمایا کرتے تھے : اے کمزور آدمی! اپنے پروردگار سے ڈرو اور لالچ سے بچو۔ دنیا میں کمزور رہو اور دین کے معاملہ میں مضبوط رہو، نفس امارہ کی خواہشات سے اپنا دامن بچاؤ۔ اپنے جسم کو صبر کا عادی بناؤ، دل کو غور و فکر کا پابند بناؤ۔ اگلے دن کے لیے غذا ذخیرہ کرنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ یہ غلط طریقہ ہے، (اگر تنگدست ہو تو) اپنی تنگدستی پر بھی خدا کا خوب شکر ادا کرو کیونکہ جن گناہوں کی دل میں آرزو پیدا ہوتی ہے اُن پر قدرت نہ ہونا بھی ایک تحفظ ہے۔

ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک

ایک شخص نے حضرت عیسیٰؑ سے عرض کیا اے خیر کی تعلیم دینے والے مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے ذریعہ میں جنت میں جا سکوں، تو فرمایا

ظاہر و باطن میں خدا سے ڈرتے رہو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

ناممکن باتیں

حضرت عیسیٰؑ سے دریافت کیا گیا۔ اے نبیٔ خدا کیا آپؑ کا پروردگار اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ پوری دنیا کو ایک انڈے کے اندر سمو دے اور نہ دنیا چھوٹی کرے نہ انڈے کو بڑا کرے؟

تو ارشاد فرمایا: خداوند عالم کی طرف کسی عاجزی و ناتوانی کو منسوب نہیں کیا جا سکتا لیکن تم ایک ناممکن بات کہہ رہے ہو۔

ماضی پر افسوس نہ کرو

حضرت امام علی رضاؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے حواریوں سے فرمایا:

اے اولادِ یعقوب! جب تک دین محفوظ ہے، دنیا کی جو چیزیں تم کو نہیں مل سکی ہیں اُن پر افسوس نہ کرو جس طرح اہل دنیا کی حالت ہے کہ اگر اُن کی دنیا محفوظ رہے تو وہ اس پر کوئی افسوس نہیں کرتے کہ دین کی کیا چیزیں اُنہیں نہ مل سکیں (وہ دنیا مل جانے پر راضی ہیں تم دین مل جانے پر خوش رہو)

صبر سے کام لو

حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ سے شکایت کی لوگ ہماری توہین بھی کرتے ہیں عداوت بھی رکھتے ہیں، تو فرمایا

صبر کرو، اہل ایمان سے لوگ ہمیشہ ناراض رہے ہیں۔

گندم کا ذائقہ کتنا خوشگوار ہے لیکن اُس کے دشمن اُسے فنا کرنے والے کتنے زیادہ ہوتے ہیں (کیونکہ عام طور سے اچھی چیز کے دشمن زیادہ ہوتے ہیں)۔

(مشکوٰۃ الانوار ص ۲۶۹، ۲۸۲)

شیطان کا مالِ تجارت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ شیطان ایک گدھے کو جس پر بہت سارا سامان لدا ہوا ہے، ہنکا رہا ہے، تو آپ نے اُس سے پوچھا کہ:

یہ کیا سامان ہے؟

کہنے لگا، مال تجارت ہے، خریدار کی تلاش میں ہوں۔

پوچھا: کیا تجارت کرتے ہو؟

تو کہا : ایک تو ظلم ہے۔

پوچھا: اسے کون خریدتا ہے؟

کہا: بادشاہ ——— دوسرے: غرور ہے۔

پوچھا: اسے کون خریدتا ہے؟

کہا: کسان ——— (پھر بولا) تیسری چیز حسد ہے۔

پوچھا: اسے کون خریدتا ہے؟

تو کہا : علما ——— (پھر بولا) چوتھی چیز خیانت ہے۔

پوچھا: اسے کون خریدتا ہے؟

کہا: تجارت پیشہ افراد۔ (اس کے بعد کہا) پانچویں چیز مکاری ہے۔

پوچھا: اسے کون خریدتا ہے؟

تو کہا : عورتیں ——— (ملاحظہ ہو کتاب سعادۃ ابدیہ صفحہ ۱۱۷)

شدید ترین چیزیں

حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ سے پوچھا : سب سے شدید چیز کیا ہے؟

فرمایا : اللہ کا غضب سب سے شدید اور سخت چیز ہے۔

اُن لوگوں نے پوچھا : اُس کے غضب سے کس طرح بچیں؟

تو فرمایا : خود غیظ و غضب نہ کرو۔

اُن لوگوں نے دریافت کیا : غیظ و غضب کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟

تو فرمایا : تکبر، قہر و غلبہ اور لوگوں کو حقیر سمجھنے سے۔

اولاد سے نصیب ہونا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اُس مردہ کو سزا دے رہے ہیں، (آپؑ وہاں سے آگے بڑھ گئے) جب اپنا کام کر کے پھر اُسی قبر کے پاس سے گزرے تو وہاں رحمت کے فرشتوں کو دیکھا جو اپنے ہاتھوں میں نورانی طبق لیے ہوئے تھے (اور اُسے جنت کی نعمتوں سے نواز رہے تھے)، یہ دیکھ کر آپؑ کو تعجب ہوا اور خداوند عالم کی بارگاہ میں التجا کی (کہ اس کی حقیقت سے آگاہ فرما)

وحی نازل ہوئی : اے عیسیٰؑ یہ شخص میرا نافرمان بندہ تھا جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی بیوی حاملہ تھی، اُس کے یہاں بیٹا پیدا ہوا جسے اُس نے پروان چڑھا کر مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے پہنچایا اور معلم نے (اب اس بچے کو) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھایا ہے۔ تو مجھے شرم آئی کہ جس شخص کا بیٹا روئے زمین پر میرا نام لے رہا ہو اُسے میں زیر زمین آگ میں جلاؤں (اس لیے میں نے عذاب برطرف کر دیا)

میاں بیوی کا جھگڑا

حضرت رسول خداؐ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ایک شہر سے گزرے تو دیکھا کہ ایک میاں بیوی آپس میں چیخ پکار کر رہے ہیں۔ تو آپ نے پوچھا: کیا بات ہے؟

مرد نے کہا: اے نبیؑ خدا یہ میری بیوی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ نیک ہے لیکن میں اُس سے جُدائی اختیار کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت عیسیٰؑ نے کہا: بہرحال یہ تو بتاؤ کہ کس وجہ سے (ایسا چاہتے ہو)؟

تو بولا کہ: یہ ابھی بوڑھی تو ہوئی نہیں لیکن اِس کے چہرہ کی تازگی ختم ہو چکی ہے (مجھے ایسے روکھے پھیکے چہرے والی بیوی نہیں چاہیئے)

حضرت عیسیٰؑ نے اُس خاتون سے پوچھا: کیا تو یہ چاہتی ہے کہ تیرے چہرے کی تازگی و شادابی واپس آجائے؟

اُس نے کہا: ہاں

تو آپؑ نے فرمایا: جب کھانا کھاؤ تو اچھی طرح شکم سیر ہو کر مت کھایا کرو، کیونکہ اگر کھانا مناسب مقدار سے زیادہ کھایا جائے تو سینہ کے پاس جا کر رُک جاتا ہے۔۔ اور نتیجتاً چہرے کی شادابی کم ہو جاتی ہے۔

اُس عورت نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا اور اُس کے چہرے پر تازگی اور شادابی دوبارہ آگئی۔ (ملاحظہ ہو مجموعۃ الاخبار ص۱۵)

نادان آدمیوں سے حکمت کی بات نہ کہو

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے بنی اسرائیل حکمت کی باتیں جاہلوں سے نہ بیان کرنا ورنہ یہ حکمت پر ظلم ہوگا، اور جو حکمت حاصل کرنے کے اہل ہوں اُن کو محروم نہ کرنا، ورنہ اُن لوگوں پر ظلم ہوگا، اور کسی ظالم کی اُس کے ظلم کے سلسلہ میں مدد نہ کرنا ورنہ تمہارا فضل و شرف لغو ہو جائے گا۔

معیارِ فضیلت

ایک شخص نے حضرت عیسیٰؑ سے دریافت کیا کہ کون انسان سب سے بہتر ہے تو آپؑ نے دو مُٹھی خاک اُٹھا کر پوچھا کہ ان میں سے کون بہتر ہے؟۔ سارے انسان اِسی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں (لہٰذا برتری کیسی) البتہ جس کے یہاں تقویٰ زیادہ ہو وہ زیادہ معزز ہے۔

علم، صاحبانِ علم سے سیکھو

آپؑ نے فرمایا: اے حواریو! تارکول میں اگرچہ بدبو ہو (لیکن اگر اسی تارکول سے چراغ روشن کیا گیا ہو تو) اُس چراغ سے فائدہ اُٹھانے میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ اسی طرح علم جس کے پاس بھی ہو چاہے وہ خود اُس کے مطابق عمل نہ بھی کرتا ہو، مگر اُس سے علم حاصل کر لو۔

زیادہ کھانے سے پرہیز کرو

ایک روز حضرت عیسیٰؑ قوم بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا:
اے بنی اسرائیل (کے لوگو) جب تک (خوب) بھوک نہ لگے، نہ کھاؤ، بھوک لگنے پر بھی شکم سیر ہو کر مت کھاؤ۔ اس لیے کہ خوب پیٹ بھر کر کھانے سے تمہاری گردن موٹی ہو جائے گی، پہلوؤں پر گوشت چڑھ جائے گا (جس کے بعد زیادہ آرام طلبی آجائے گی) اور تم لوگ خدا کو بھلا دو گے۔

سب سے زیادہ بدبخت

حضرت عیسیٰؑ کا ارشاد ہے: لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت آدمی وہ ہے جو اپنی علمی قابلیت کے لحاظ سے تو لوگوں کے درمیان مشہور ہو لیکن عمل کے اعتبار سے گمنام ہو (علمی باتیں خوب جانتا ہو عمل میں کورا ہو)۔

گفتار

خاتم الانبیا

حضرت

محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

maablib.org

○

قرآن مجید میں خالق دوجہاں کا ارشاد ہے :

محمدؐ تو صرف رسول ہیں جن سے قبل بھی رسول گزر چکے ہیں اگر یہ مرجائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم لوگ اُلٹے پیروں (سابقہ لادینی کی طرف) پلٹ جاؤ گے ؟ ــــ اور (یاد رکھو کہ) جو شخص بھی دین سے مُنہ موڑے (مرتد ہو جائے) وہ خدا کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچائے گا۔

یقیناً خداوند عالم شکر گزار بندوں کو اچھی جزا دینے والا ہے۔

ــــــــــــ (سورہ آل عمران آیت ۱۴۴)

دوسری جگہ ارشاد ہوا

محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں البتہ خدا کے پیغمبر اور آخری نبی ہیں، اور خداوند عالم ہر بات سے اچھی طرح واقف ہے۔

ــــــــــــ (سورہ انبیاء آیت ۴۰)

ایک اور جگہ ارشاد ہوا

جن لوگوں نے ایمان اور عمل صالح کو اپنایا، اور حضرت محمدؐ پر اُن کے پروردگار کی جانب سے نازل ہونے والی برحق باتوں پر ایمان لائے (خداوند عالم) اُن کی کوتاہیوں کو معاف کرے گا اور اُن کا انجام نیک قرار دے گا۔

ــــــــــــ (سورہ محمد آیت ۲)

پھر ارشاد ہوا

محمدؐ رسولِ خدا ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے لیے بہت سخت اور آپس میں نہایت نرم دل ہیں۔

ــــــــــــ (سورہ فتح آیت ۲۹)

دوسری جگہ ارشاد ہوا ،

(اے پیغمبر) فرما دیجئے ۔ اے بنی نوع انسان! میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کی جانب سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں (اللہ وہی ہے) جس کے قبضہ میں آسمان و زمین کا (پورا) اختیار ہے، اُس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی موت سے ہمکنار کرتا ہے، تو تم سب لوگ، اللہ پر یقین رکھو اور اُس کے اُس نبی اُمی پر ایمان رکھو جو اللہ اور اُس کی باتوں پر یقین رکھتا ہے اور اس نبی کے نقشِ قدم پر چلو تاکہ تمہیں ہدایت نصیب ہو۔

ــــــــــــ (سورہ اعراف آیت ۱۵۸)

مزید ارشاد ہوا

(اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ چاہے تم اپنے دل میں کوئی بات چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو، خداوند عالم کو اچھی طرح معلوم ہے اور وہ زمین و آسمان کی تمام باتوں کو خوب جانتا ہے، اور یقیناً وہ ہر شئے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

———— (سورہ آل عمران آیت ۲۹)

آگے چل کر ارشاد ہوا

(اے پیغمبر) آپ بتا دیجئے کہ اگر تم لوگ خدا سے محبت کرتے ہو تو میرے نقش قدم پر چلو خدا بھی تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا، یقیناً خداوند عالم گناہوں کو معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

———— (سورہ آل عمران آیت ۳۱)

(اور یہ آنحضرتؐ کی بارگاہ معبود میں کمال محبوبیت کی منزل ہے کہ جو ان کے نقش قدم پر چلنے لگے اُسے خدا کی محبت حاصل ہو جائے)۔

لوگوں میں سب سے بہتر

حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ بتاؤں کہ سب سے بہتر آدمی کون ہے؟

لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں اللہ کے رسول ضرور بتایئے۔

تو ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو متقی و پرہیز گار، پاک دل، سخی، ماں باپ کی طرف سے پاکیزہ نسل اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا ہو، اور اپنے اہل و عیال (کی طرف سے لاپرواہی کر کے اُن) کو دوسروں کا محتاج نہ بنائے۔

دو اعضا

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: میری اُمت کے زیادہ تر لوگ (اپنے جسم کے) دو اعضا کی بنا پر جہنم میں جائیں گے: پیٹ اور شرمگاہ۔ (حرام غذائیں کھا کر اور حرام طریقہ سے اپنی جسمانی ضروریات پوری کر کے جہنمی بنیں گے)۔

تین باتوں کا خوف ہے

مجھے اپنے بعد، اپنی اُمت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے (۱) معرفت حاصل ہونے کے بعد بھی گمراہی میں پڑیں گے (۲) راستے سے ہٹا دینے والے فتنے سر اُٹھائیں گے (۳) لوگ شکم پری اور سہولت پرستی میں لگ جائیں گے۔

بہترین آدمی

آنحضرتؐ کا فرمان ہے: بہترین آدمی وہ ہے جس کو عبادت سے عشق ہو اُسے گلے سے لگائے رہے، دل سے اُس

سے محبت کرے، اپنے جسم کو اس میں مصروف رکھے، اس میں کامل طریقہ سے محو ہو جایا کرے اور اسے اس بات کی پرواہ نہ رہے کہ دنیا میں سختی کے ساتھ بسر کر رہا ہے یا آسائش کے ساتھ!۔

نیت اساس و بنیاد ہے

مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر اور کافر کی نیت اُس کے عمل سے بھی بدتر ہوتی ہے اور ہر عمل کرنے والا اپنی نیت کے مطابق ہی عمل کرتا ہے۔

عبادت پر مجبور نہ کرو

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے : یہ دین نہایت پائیدار ہے اس میں نرمی کے ساتھ آؤ، لوگوں کو عبادت کرنے پر مجبور نہ کرو تاکہ تم اُس ہلاکت خیز سوار کے مانند نہ بن جاؤ جس کا نہ سفر ہی طے ہو اور نہ سواری ہی باقی رہے۔

آنحضرتؐ کی راتیں

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ایک شب حضرت رسول خداؐ (باری کے مطابق) (جناب) عائشہؓ کے یہاں تھے (اور مسلسل عبادت کر رہے تھے) تو عائشہؓ نے کہا : جب خداوند عالم آپؐ کے لیے ماضی و مستقبل کے لحاظ سے کامل مغفرت کا اعلان کر چکا ہے تو پھر آپ خود کو اتنا کیوں تھکا رہے ہیں؟

تو آپؐ نے ارشاد فرمایا : کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (عبادت و بندگی تو زندگی کا شکرانہ ہے جو مالکِ کائنات کا عطیہ ہے)۔

شکرِ پیغمبر

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب بھی حضرت رسول خداؐ کو ایسی کوئی بات پیش آتی تھی جس سے آپ کو خوشی ہو تو فرماتے تھے

خداوند عالم کا احسان ہے اس نعمت کے سلسلہ میں۔

اور اگر کوئی ایسی بات پیش آتی تھی جس سے غم ہو تو فرماتے تھے

خداوند عالم کا احسان ہے ہر حالت میں۔

خوش اخلاقی

حضرت رسول خداؐ کا ارشاد ہے :۔ قیامت کے دن کسی بندے کے نامۂ اعمال میں جو سب سے بہتر چیز رکھی جائے گی وہ اس کی خوش اخلاقی ہے۔

خندہ پیشانی

ایک شخص نے حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ مجھے نصیحت کیجئے تو آپؐ نے جن باتوں کی نصیحت کی اُن میں یہ بھی تھا کہ اپنے ساتھیوں سے خندہ پیشانی سے ملو۔ (اصول کافی کتاب الایمان والکفر)

دنیا و آخرت کی بہترین صفات

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے:۔ کیا میں تم لوگوں کو دنیا و آخرت کی بہترین صفات نہ بتاؤں؟ — (پھر خود ہی فرمایا): جو تمہارے ساتھ قطع تعلق کرے اُس کے ساتھ بھی صلۂ رحم کرو، جو تمہیں محروم کرے اُسے بھی دو، جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کر دو۔

عفو و درگزر

ہمیشہ عفو و درگزر سے کام لو، کیونکہ اِس سے بندے کی عزت و شرافت ہی میں اضافہ ہوتا ہے تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو معاف کر دیا کرو خداوند عالم تمہاری عزت و کرامت میں اضافہ کرے گا۔

(اصول کافی)

بہشت کی طرف رہنمائی

ایک شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسی بات نہ بتاؤں جس کے ذریعہ سے خداوند عالم تجھے بہشت میں داخل کر دے؟

اُس نے کہا: ہاں۔ اے خدا کے رسول (ضرور بتایئے)

تو فرمایا: جو کچھ خدا نے تجھے دیا ہے اُن میں سے اُس کی راہ میں خرچ کرو۔

اُس نے کہا: اگر میں خود ہی سب سے زیادہ حاجتمند ہوں تو (کیا کروں)؟

فرمایا: مظلوم کی مدد کرو۔

اُس نے پوچھا: اگر میں خود اُس سے زیادہ کمزور ہوں تو (کیا کروں)؟

فرمایا: اُسے ایسے شخص کی طرف رہنمائی کرو جو اُس کی مدد کر سکے۔

کہنے لگا: اگر میں خود ہی، اُس مظلوم کی بہ نسبت زیادہ مصیبت زدہ ہوں تو (کیا کروں)

فرمایا: (اگر کچھ نہیں کر سکتے) تو اپنی زبان پر قابو رکھو، سوائے نیکی کے کوئی بات زبان پر نہ لاؤ۔

کیا تمہیں یہ پسند نہیں ہے ان میں سے کوئی صفت تمہیں جنت تک پہنچا دے!؟

(کافی.. باب الصمت)

لوگوں سے اچھے تعلقات

حضرت رسول خداؐ کا ارشاد ہے: خداوند عالم نے جس طرح مجھے فرائض کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اُسی طرح لوگوں سے اچھی

طرح پیش آنے (اُن کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھنے) کا بھی حکم دیا ہے۔

―――――― (کافی ... باب المدارات)

راہِ خدا میں دوستی

آنحضرتؐ نے فرمایا: ایک مومن کا دوسرے مومن کو صرف خوشنودیِ خدا کی خاطر چاہنا اور پسند کرنا ایمان کے عظیم شعبوں میں سے ہے، یاد رکھو کہ جو شخص خدا کی خاطر (لوگوں سے) محبت کرے، اُسی کی خاطر (کسی سے) نفرت کرے، اُسی کی خاطر کسی کو (کچھ) دے اُسی کی خاطر (کسی کو) محروم کرے تو وہ برگزیدہ بندہ ہے۔

―――――― (کافی.. باب الحب فی اللہ)

ایمان کے مضبوط ترین رشتے

آنحضرتؐ نے اپنی بزم میں بیٹھنے والوں سے سوال کیا: ایمان کے سرشتوں میں سے سب سے زیادہ پائیدار کون سا ہے؟ اکثر لوگوں نے کہا: خدا و رسول ہی بہتر جانتے ہیں! کچھ نے کہا کہ نماز، کچھ نے کہا کہ زکوٰۃ، کچھ نے کہا کہ روزے، کچھ نے کہا کہ حج و عمرہ، کچھ نے کہا کہ جہاد ―――― تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

یہ جتنی چیزیں تم نے بیان کیں، ان میں سے ہر ایک کی فضیلت ہے لیکن یہ ایمان کی سب سے مضبوط رسی (سب سے مستحکم کڑی) نہیں ہے بلکہ سب سے مستحکم کڑی یہ ہے

صرف خدا کی خاطر (کسی سے) محبت کی جائے، اُسی کی خاطر (کسی سے) عداوت کی جائے، اُس کے چاہنے والوں سے اُلفت رکھی جائے، اُس کے دشمنوں سے بیزاری کی جائے

―――――― (کافی.. باب الحب فی اللہ)

بشارت ہے اس کے لیے

آنحضرتؐ نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا:

بشارت ہے اُس کے لیے جس کا اخلاق عمدہ ہو، خصلت پاک ہو، جس کا باطن نیک ہو، ظاہر اچھا ہو، اپنے زائد مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہو لیکن باتونی نہ ہو اور اپنی طرف سے لوگوں کے ساتھ انصاف کرتا ہو۔

―――――― (کافی... باب الانصاف)

صلۂ رحم

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: جس نیکی کا ثواب سب سے زیادہ جلد ملتا ہے وہ قرابتداروں کے ساتھ اچھا سلوک ہے۔

―――――― (کافی.. باب صلۂ رحم)

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا: جو شخص طولانی زندگی، اور رزق میں وسعت و کشادگی چاہتا ہو اُسے چاہیے کہ اپنے قرابتداروں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

(کافی ... باب الانصاف)

ماں باپ کی خدمت

ایک شخص نے حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

اے اللہ کے رسول مجھے جہاد میں شرکت کرنے کا شوق اور آرزو ہے۔

تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا :۔ (اگر شوق ہے تو) جاؤ خدا کی راہ میں جہاد کرو اگر قتل کر دیے جاؤ گے تب بھی پیش پروردگار زندہ رہو گے اور اگر (جہاد کرتے ہوئے طبعی موت بھی) مرو گے تو خداوند عالم کے ذمہ تمہارا اجر و ثواب لازم ہے، اور اگر دشمن سے مقابلہ کرنے کے بعد (زندہ واپس آؤ گے تو گناہ سے پاک ہو چکے ہو گے (غرض یہ کہ جہاد میں جانا ہر لحاظ سے منفعت بخش ہی ہے)

اُس نے کہا: اے خدا کے رسول میرے ماں باپ بوڑھے ہیں اُنہیں مجھ سے بہت محبت ہے، میرا نکلنا اُن کے لیے رنج کا باعث ہو گا۔

یہ سُن کر حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا : (ایسی صورت میں تو) تمہیں اپنے ماں باپ کے پاس ہی رہنا چاہیئے کیونکہ اگر تمہارے ماں باپ ایک شب و روز تمہاری موجودگی کے باعث سکون محسوس کریں تو یہ تمہارے ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

——————— (کافی.. باب البر با الدین)

بندوں کو فیض پہنچانا.

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے : بندے (درحقیقت) خداوند عالم کے اہل و عیال ہیں، تو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اُس کے بندوں کو فیض پہنچائے اور کسی خاندان کی خوشی کا سامان فراہم کرے۔

——————— (کافی.. باب الاہتمام بامور المسلمین)

مسافر کا فریضہ

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے : مسلمان پر فرض ہے کہ جب سفر پر جانے لگے تو اپنے بھائیوں کو بتا دے اور دوسرے لوگوں پر یہ فرض ہے کہ جب وہ شخص سفر سے واپس آئے تو اس سے ملاقات کرنے آئیں۔

——————— (کافی.. باب حق المومن)

مومن کی ملاقات

اگر کوئی شخص کسی مومن کے گھر جا کر اُس سے ملاقات کرے، تو پروردگار عالم (اُس شخص سے) فرماتا ہے : تو میری ملاقات کو آیا ہے تو میرا مہمان ہے تیری مہمان نوازی مجھ پر فرض ہے، اور چونکہ تو اس مومن سے محبت کرتا ہے، میں نے تجھے جنت کا حقدار بنایا۔

——————— (کافی.. باب زیارت اخوان)

کسی کو خوش کرنا

خداوند عالم کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ کسی مومن کو خوش کرو، اگر بھوکا ہو تو اُسے کھانا کھلا دو، اگر پریشان حال ہو تو اُس کی پریشانی کو دور کرنے کی کوشش کرو۔

———————— (کافی .. باب ادخال السرور)

مسلمان بھائی کا احترام

اگر کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے ایسا جملہ کہے جس سے وہ لطف و مہربانی محسوس کرے، اور اس کی پریشانی دور کر دے، تو جب تک وہ اپنی اِس (عمدہ) خصلت پر برقرار رہے گا خداوند عالم کی رحمت مسلسل اُس پر سایہ فگن رہے گی۔

———————— (کافی .. باب الطاف المومن)

عملی سبق

حضرت رسول خداؐ نے ایک بے آب وگیاہ زمین پر رُک کر اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ایندھن لاؤ۔

اُن لوگوں نے عرض کیا: اس بے آب وگیاہ سرزمین پر ایندھن موجود نہیں ہے۔

تو آپؐ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص سے جس قدر بھی ممکن ہو، لائے۔

چنانچہ وہ لوگ گئے اور تھوڑا تھوڑا ایندھن لاکر (ان لوگوں نے) آپ کے سامنے رکھا۔ (جب انبار جمع ہو گیا) تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا

گناہوں کا انبار اسی طرح (تھوڑا تھوڑا کرکے) جمع ہوتا ہے۔ خبردار کسی گناہ کو معمولی نہ سمجھنا، کیونکہ ہر چیز کی باز پرس ہوگی، اور باز پرس کرنے والا وہ ہے جو تمہارے پیش کئے ہوئے اعمال بھی لکھتا ہے اور اُن کے مابعد نتائج بھی اور ہر شے کو امام مبین میں احصاء کر دیا گیا ہے۔ (قرآن)

———————— (کافی .. باب استغفار الذنب)

پیش پروردگار سب سے بُرا عمل

بنی خثعم کا ایک شخص حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا:

خداوند عالم کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ بات کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: شرک۔

اُس نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بُرا ہے؟

تو فرمایا: قرابتداروں سے قطع تعلق کرنا

اُس نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ سب سے سخت ہے؟

تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ برائی کا حکم دینا نیکی سے روکنا۔

———— (کافی .. باب اصول الکفر)

غصہ

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے اُسی طرح غصہ ایمان کو تباہ کر دیتا ہے۔

ایک شخص نے آپؐ سے عرض کیا، اے خدا کے رسول مجھے کچھ تعلیم دیجئے، تو فرمایا :۔ جاؤ غصہ نہ کرو۔ اُس نے کہا: بس اتنا ہی کافی ہے، یہ کہہ کر اپنے گھر چلا گیا۔ وہاں اُس کے قبیلہ کے لوگوں میں جنگ چھڑی ہوئی تھی سب اسلحہ سے لیس ہو کر ایک دوسرے کے مقابل صف آراء ہو چکے تھے۔

جب اس شخص نے یہ کیفیت دیکھی تو اس نے بھی خود کو اسلحہ سے لیس کیا اور صف میں آ کر کھڑا ہو گیا، اسی وقت اُسے پیغمبر اسلام کا ارشاد یاد آیا: "غصہ نہ کرو" چنانچہ اس نے اسلحہ اُتار کر پھینک دیا اور دشمن کی قوم کے پاس جا کر بولا: اے لوگو جو کچھ بھی تم کو زخم لگا ہو یا تمہارا کوئی آدمی قتل ہوا ہو یا تمہیں کوئی صدمہ پہنچا ہو، اُس کا معاوضہ میں اپنے مال سے پورا پورا ادا کرنے پر تیار ہوں ــ یہ سن کر وہ لوگ بولے، جو کچھ ہو چکا وہ تمہارے لیے (معاف) ہے۔ اور ہمیں بھی یہی باتیں زیادہ مناسب ہیں جو تم کہہ رہے ہو، اس کے بعد سب لوگوں نے آپس میں صلح کر لی اور غیظ و غضب ختم ہو گیا۔

———— (کافی .. باب الغضب)

تین قسم کے افراد

حضرت رسول خداؐ کا فرمان ہے: تین قسم کے افراد ایسے ہیں جن سے نہ خداوند عالم بات کرے گا نہ اُن پر (رحمت کی) نظر ڈالے گا، نہ اُن کے کسی عمل کو پسند کرے گا، اور یہ لوگ دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے:

(۱) بوڑھا زناکار (۲) ظالم بادشاہ (۳) مغرور فقیر۔

———— (کافی .. باب الکبر)

بداخلاق کی توبہ

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ: خداوند عالم کسی بداخلاق کی توبہ ہرگز قبول نہ کرے گا۔

کسی نے سوال کیا: اے خدا کے رسول ایسا کیوں ہے؟

تو فرمایا: جب وہ ایک گناہ سے توبہ کرتا ہے تو پھر اُس سے بڑے کسی اور گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے (اپنی بداخلاقی کی وجہ سے)۔

———— (کافی .. باب سوء الخلق)

بدترین اشخاص

آنحضرتؐ کا فرمان ہے: قیامت کے دن خدا کی بارگاہ میں (جو لوگ پیش ہوں گے اُن میں) سب سے زیادہ بُرے وہ

ہوں گے جن کے شر سے بچنے کے لیے (دنیا میں) اُن کی عزت کی جاتی تھی۔

______ (کافی.. باب من یتقی شرہ)

سب سے جلد ملنے والی سزا

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: برائیوں میں وہ برائی جس کی سزا سب سے زیادہ جلدی ملتی ہے وہ بغاوت و سرکشی ہے۔

______ (کافی.. باب البغی)

مسجد میں غیبت

نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنا بھی عبادت ہے جب تک خلافِ طہارت کوئی کام نہ کرے۔

لوگوں نے عرض کیا، اے خدا کے رسول خلافِ طہارت کا کیا مقصد ہے؟

تو فرمایا: کسی کی غیبت کرنا۔

______ (کافی.. باب الغیبۃ)

سب سے زیادہ شریر آدمی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ سب سے زیادہ شریر لوگ کون ہیں؟

لوگوں نے کہا: ہاں اے خدا کے رسولؐ (ضرور بتلایئے)۔

تو فرمایا: وہ لوگ جو چغلخوری کرتے پھرتے ہیں، دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈالتے ہیں، پاک اور بری الذمہ لوگوں کی طرف عیب لگاتے ہیں۔ (حوالہ کے لیے ملاحظہ ہو اُصول کافی کتاب الایمان والکفر باب النمیمہ)

دوسروں کے عیب پر نظر

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: کسی شخص کے (گنہ گار اور) عیب دار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ لوگوں کے عیوب تو دیکھ لے مگر اپنے عیب نہ دیکھ سکے اور اپنے ہم نشینوں کو لغو اور فضول باتوں کے ذریعہ اذیت پہنچائے۔

______ (کافی.. باب من یعیب الناس)

مومن کا اسلحہ

دعا مومن کا اسلحہ ہے، دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کی روشنی ہے۔

______ (کافی.. باب الدعا..)

دشمن سے نجات کی راہ

کیا میں تمہاری رہنمائی اُس اسلحہ کی طرف نہ کروں جو تمہیں دشمنوں سے بچا لے والا بھی ہے اور تمہارے لیے رزق

کی فراوانی بھی کہنے والا ہے؟

لوگوں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول ضرور فرمایئے۔

تو ارشاد فرمایا: شب و روز خداوند عالم سے دعا کرو کیونکہ دُعا مومن کا اسلحہ ہے۔

(حوالہ کے لیے ملاحظہ ہو اصُول کافی .. باب سلاح المومن)

لائق افسوس بزم

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: اگر کچھ لوگ کسی بزم میں بیٹھیں، اور نہ تو خداوند عالم کا ذکر کریں نہ اپنے رسول پر درود بھیجیں، تو ایسی بزم (اور اس کی نشست) اِن لوگوں کے لیے (قیامت کے دن) حسرت و وبال ثابت ہوگی۔ (کافی .. باب الدعاء)

بازپرس

اے قرآن پڑھنے والو، خداوند عالم نے اپنی کتاب میں جن باتوں کی تاکید کی ہے، اُن کے بارے میں ڈرتے رہو، کیونکہ مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی بازپرس کی جائے گی۔

مجھ سے یہ سوال کیا جائے گا کہ میں نے تبلیغ رسالت کا فریضہ (پوری طرح انجام دیا کہ نہیں) اور تم سے پوچھا جائے گا کہ قرآن مجید اور میری سنت (کے مطابق عمل کیا کہ نہیں)!

———— (کافی .. باب فضل حامل القرآن)

ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا

تین قسم کے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے دل پر مُردنی چھا جاتی ہے (۱) اوباش لوگوں کے ساتھ بیٹھنا۔ (۲) عورتوں کے ساتھ (بیٹھ کر) باتیں بنانا اور (۳) دولت مندوں کی بزم میں بیٹھنا۔

———— (کافی .. باب من تکرہ مجالستہ)

لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: آدھی دانشمندی تو لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنے میں ہے (باقی نصف حصہ دوسری نیکیوں میں ہے)۔ ———— (کافی .. باب التحبب الی الناس)

گرمیوں کی نشست

گرمی کے زمانہ میں جب لوگ (ایک جگہ) بیٹھیں تو مناسب یہ ہے کہ ہر دو آدمی کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ ہو تاکہ گرمی کی وجہ سے کسی کو کسی (کے بیٹھنے) سے تکلیف نہ پہنچے۔

———— (کافی .. باب الجلوس)

پڑوسی کی حد

پڑوسی کی حد سامنے، پیچھے، داہنے اور بائیں طرف چالیس گھروں تک ہے۔ (ان حدود کے اندر جتنے گھر ہوں وہ سب ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں)۔ ــــــــــــ (کافی۔۔ باب حد الجوار)

موت بہترین ناصح ہے

نصیحت کے لیے موت (کا تصور ہی) کافی ہے، تونگری کے لیے تقویٰ کافی ہے، مصروفیت کے لیے عبادت کافی ہے، جو چیزیں آنے والی ہیں اُن میں سے قیامت ہی کافی ہے اور جزا دینے کے لیے بس خدا ہی کافی ہے۔

(کافی تحف العقول ص۲۴)

فال، بدگمانی اور حسد

آنحضرتؐ کا فرمان ہے: اگر شگون لیا ہے تو (اس کے خلاف) چل پڑو، کسی سے بدگمانی ہو تو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرو (فیصلہ کے لیے دلیل و برہان ضروری ہے بدگمانی کی بنا پر کسی کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا) اور اگر کسی سے دل میں حسد پیدا ہو جائے تو خبردار حد سے تجاوز نہ کرنا۔ (تحف العقول ص۵۰)

اسلام کا تعارف۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: جنت میں صرف مسلمان ہی جا سکتا ہے۔

جناب ابوذر نے سوال کیا: اے خدا کے رسول اسلام کیا ہے؟

تو آنحضرتؐ نے فرمایا: اسلام کا لباس تقویٰ ہے، اس کا شعار ہدایت ہے، حیا اُس کا باطنی جامہ ہے، (زہد و) ورع اُس کی اساس ہے، دینداری اُس کا کمال، اور عمل صالح اُس کا پھل ہے۔

(اے ابوذر یاد رکھو) ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے (جس پر اس کی عمارت قائم ہوتی ہے) اور اسلام کی بنیاد اہل بیت کی محبت ہے۔ (تحف العقول ص۵۱)

جماعت سے وابستہ رہو۔

۔ دو آدمیوں کا ساتھ ہونا۔ ایک آدمی (کے اکیلے ہونے) سے بہتر ہے، اور تین آدمی کا ایک ساتھ ہونا دو سے بہتر ہے، چار آدمیوں کا اکٹھا ہونا تین سے بہتر ہے ہمیشہ جماعت سے وابستہ رہو۔

(نہج الفصاحہ ص۱۱)

دو باتیں

۱

آنحضرتؐ فرماتے ہیں: لوگوں کو دو باتیں ناپسند ہیں (۱) موت (۲) مال کی کمی۔ جبکہ موت فتنہ و فساد میں مبتلا ہونے سے

بہتر ہے اور جس کے پاس مال کم ہے (قیامت میں) اُس سے حساب بھی کم لیا جائے گا۔

(نہج الفصاحۃ ص۱۱)

چار صفتیں

. . . . جس شخص میں چار صفتیں ہوں گی، اُسے خداوندِ عالم شیطان (کے پھندوں) سے محفوظ اور جہنم سے دور رکھے گا:
شوق، خوف، شہوت اور غصہ کے وقت خود پر قابو رکھنا۔

(نہج الفصاحۃ ص۰۵)

تیر اندازی

تیر اندازی بھی کرو اور گھوڑ سواری بھی، البتہ تیر اندازی مجھے گھوڑ سواری سے زیادہ پسند ہے۔
ہر قسم کا کھیل کود لغو ہے سوا اس کھیل کے جب آدمی تیر کمان سے کھیلتا ہے یا اپنے گھوڑے کو (سواری کے لیے) رام کرتا ہے یا اپنی شریکِ حیات کے ساتھ کھیلتا ہے، کیونکہ یہ تینوں کھیل (شرعاً) پسندیدہ ہیں۔
(خاص طور سے تیر اندازی) — اور جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد پھر اسے ترک کر دے وہ اپنے استاد کی ناشکری کرتا ہے۔

(نہج الفصاحۃ ص۲۵)

علم نہ حاصل کرنے والے

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: قیامت کے دن سب سے زیادہ ندامت اُس شخص کو ہوگی جس کے لیے دنیا میں علم حاصل کرنے کا امکان تھا مگر پھر بھی اُس نے تعلیم حاصل نہ کی۔ (اسی طرح) وہ شخص (بہت نادم ہوگا) جس نے کسی کو تعلیم دی جس نے اس علم سے فائدہ اٹھایا، اور سکھانے والا (اپنے) عملی کی وجہ سے) اُس منفعت سے محروم رہا۔ (نہج الفصاحۃ ص۹۰)

۲۳ چیزوں سے پناہ

آنحضرتؐ بارگاہِ معبود میں دعا فرماتے تھے، اے پالنے والے! پناہ مانگتا ہوں: عاجزی، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے (کی ناتوانی)، سنگدلی، غفلت، تنگدستی، ذلت، مسکینی، فقر، کفر، فسق، لوگوں کے درمیان تفرقہ، نفاق، شہرت (کی بھوک)، ریاکاری سے اور محفوظ رہنا چاہتا ہوں:
بہرہ پن، گونگا پن، پاگل پن، کوڑھ، برص اور بُری بیماریوں سے۔

(نہج الفصاحۃ ص۹۰)

چار چیزوں کے شر سے

اے پالنے والے میں اُس علم سے پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ پہنچائے اور اُس دل سے جو تجھ سے ڈرتا نہ ہو، اور

اُس دُعا سے جو سُنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو۔ میں ان چاروں باتوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(نہج الفصاحۃ)

ماں باپ اور قرابت داروں کا احترام

آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے: ماں کا خیال رکھو، ماں کا خیال رکھو، ماں کا خیال رکھو، پھر باپ کا خیال رکھو، پھر جو قریبی رشتہ دار ہوں (جو جتنا زیادہ قریب ہو) اُتنا ہی اُس کا خیال رکھو۔ (نہج الفصاحۃ)

اگر چاہتے ہو کہ خدا تم سے محبت کرے

اگر یہ چاہتے ہو کہ خدا و رسول تم سے محبت کریں تو امانتوں کو ادا کرو، گفتگو میں سچائی کو اختیار کرو اور اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو۔

(نہج الفصاحۃ)

اگر نعمت کی قدر سمجھنا چاہتے ہو

جو تم سے بھی زیادہ معمولی حالت میں بسر کر رہے ہوں اُن کو دیکھا کرو اپنے سے زیادہ خوشحال لوگوں پر نظر مت رکھو۔ (اس کا فائدہ یہ ہوگا) کہ خداوند عالم نے تم کو جو نعمتیں دی ہیں وہ حقیر نظر نہیں آئیں گی۔ (نہج الفصاحۃ)

عمل اور کوشش

(عمل کو کسی حالت میں بھی ترک نہ کرنا حتیٰ کہ) اگر قیامت برپا ہو اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں چھوٹا سا پودا ہو جسے زمین میں لگا سکتا ہو تو (حساب کتاب کے لیے) کھڑے ہونے سے پہلے اُسے لگا دے۔

(نہج الفصاحۃ)

ایک معیار

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: جو شخص زیادہ تر سچی باتیں کہتا ہے وہ لوگوں کی باتوں کی تصدیق بھی زیادہ کرتا ہے، اور جو آدمی زیادہ جھوٹ بولتا ہے وہ لوگوں کی باتوں کو بھی زیادہ تر جھوٹ ہی قرار دیتا ہے۔ (نہج الفصاحۃ ص۱۱۳)

قول بلا عمل

جو لوگ جنت میں ہوں گے اُن میں سے کچھ افراد سر اُٹھا کر اہل جہنم کی طرف دیکھیں گے (تو ایسے لوگ بھی نظر آئیں گے جو دنیا میں بہت اچھی باتیں کرتے تھے) تو یہ اہل جنت اُن سے پوچھیں گے
تم لوگ کیسے جہنم پہنچ گئے؟ کیونکہ ہم تو جنت میں اُن ہی باتوں کی وجہ سے پہنچے جو ہم نے تم سے سیکھی تھیں (پھر کیا وجہ ہے کہ ہم تو صرف تم سے سیکھ کر جنت میں پہنچ گئے اور تم جو ہمیں تعلیم دے رہے تھے جہنم میں ہو) تو وہ جواب دیں گے کہ ہم کہتے تو تھے مگر عمل نہیں کرتے تھے۔

(نہج الفصاحۃ)

رحمت کی نظر

اگر میاں بیوی، ایک دوسرے کو رحمت کی نگاہ سے دیکھیں تو خداوند عالم بھی اُن پر اپنی خصوصی رحمت کی نظر ڈالتا ہے۔ (مقصد یہ ہے کہ ازدواجی زندگی میں باہمی رحمت و شفقت کی نہایت اہمیت ہے)۔

(نہج الفصاحۃ ص ۱۲۴)

زمین

حُرمت زمین کو پیش نظر رکھو، یہ تمہارے لیے ماں (کی آغوش) کے مانند ہے، جو شخص بھی روئے زمین پر کوئی بھی عمل کرے چاہے نیک ہو یا بد، زمین سب کو تمہارے سامنے پیش کردے گی۔ (نہج الفصاحۃ)

پانچ باتوں کے نتائج :

پانچ باتوں کے نتائج کبھی اُن سے جدا نہیں ہوں گے : جب بھی کوئی قوم عہد شکنی کرے گی، اُس پر دشمن مسلط ہو جائیں گے، جب بھی خدائی فیصلہ کے خلاف حکم لگایا جائے گا، تنگدستی اطراف و جوانب میں پھیل جائے گی، جب بدکاری عام ہو گی تو (ناگہانی) اموات بھی کثرت سے ہوں گی، جب ناپ تول میں کمی کی جائے گی تو شادابی ختم ہو جائے گی قحط پڑنے لگے گا، اور زکوٰۃ کو روکا جائے گا تو خشک سالی پیدا ہو گی۔

(نہج الفصاحۃ)

بہترین شخص .

" تم میں سے وہ شخص بہترین ہے جو دنیا حاصل کرنے کے لیے آخرت کو نہ چھوڑے اور نہ آخرت کی فکر میں دنیا کو ترک کرے، اور نہ (بیکار بیٹھ کر) لوگوں پر بوجھ بنے۔ (نہج الفصاحۃ ص ۳۱۹)

کس کا اجر زیادہ ہے ؟

ایک دینار تم خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار کسی غلام (کی آزادی) کے لیے خرچ کرتے ہو، ایک دینار کسی مسکین پر خرچ کرتے ہو، اور ایک دینار اپنے اہل خاندان پر خرچ کرتے ہو۔

اِن میں سب سے زیادہ اجر اُس کا ہے جو اہل خاندان پر خرچ کرو۔ (نہج الفصاحۃ)

سات گروہ

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ، سات قسم کے لوگ وہ ہیں جنہیں خداوند عالم اُس (قیامت کے) دن اپنے خاص سایہ عاطفت میں رکھے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۱) وہ رہنما جو عادل ہو۔ (۲) وہ جوان جو بچپن سے عبادت کا پابند ہو۔ (۳) وہ شخص جس کا مسجد میں دل لگا رہتا ہے (جب نماز کے بعد) وہاں سے نکلتا ہے تو دوبارہ جانے کا شوق رہتا ہے۔ (۴) وہ دو آدمی جو خدا کی خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے سے دوستی کریں، اسی کی خاطر اکٹھے ہوں، اسی کی خاطر الگ ہوں۔ (۵) وہ شخص جو تنہائی میں خداوند عالم کو یاد کرے اور اُس کی آنکھیں (عظمت پروردگار کے تصور سے) ڈبڈباتے لگیں۔ (۶) وہ شخص جسے ایک باحیثیت حسین وجمیل عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ یہ کہہ (کر انکار کر) دے کہ میں خداوند عالم سے ڈرتا ہوں (میں یہ کام نہیں کر سکتا)۔ اور (۷) وہ شخص جو خدا کی راہ میں اس قدر مخفی طریقہ سے صدقہ دے کہ داہنے ہاتھ سے (اگر) دے تو بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔

(نہج الفصاحۃ ص ۳۶۸)

رشتہ داروں کا پڑوس

اپنے قرابتداروں کے ساتھ صلۂ رحم کرو (زیادہ سے زیادہ اُن کے ساتھ حسن سلوک کرو) لیکن اُن سے کے پڑوس میں رہائش اختیار نہ کرو ورنہ آپس میں کدورت پیدا ہو جائے گی۔

(نہج الفصاحۃ ص ۳۴۴)

چھ صفات

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے عدل خود بھی اچھا ہے لیکن حکام کریں تو اور بھی اچھا ہے، سخاوت خود بھی اچھی ہے لیکن (اگر) مالدار لوگ کریں تو اور بھی بہتر ہے، زہد و پارسائی خود بھی اچھی بات ہے لیکن علماء کے اندر اس کا پایا جانا اور بھی عمدہ ہے صبر خود بھی اچھی چیز ہے لیکن غریبوں میں ہو تو زیادہ اچھی بات ہے، توبہ عمدہ چیز ہے البتہ جوانی میں ہو تو زیادہ عمدہ ہے، حیا خود اچھی بات ہے لیکن اگر عورتوں میں ہو تو بہت عمدہ بات ہے۔ (نہج الفصاحۃ)

پیاسا حیوان

خدا رحمت و مغفرت کرے اُس مہربان عورت پر جو ایک ایسی جگہ سے گزری جہاں ایک کتا کنوئیں کے دہانہ پر زبان نکالے پڑا ہوا تھا، پیاس کی شدت سے ہلاک ہوا جا رہا تھا جب اُس عورت نے یہ منظر دیکھا تو پیر سے اپنا جوتا اُتارا، اپنے دوپٹہ (کو لپیٹ کر) رسی بنا یا اسے اپنے جوتے میں باندھ کر کنوئیں میں ڈالا اور اسی طرح کنوئیں سے) پانی نکال کر (کتے کو پلایا)۔ تو (خداوند عالم نے اُسے اسی عمل کی وجہ سے) معاف کر دیا۔ (نہج الفصاحۃ ص ۴۳۱)

ترکِ شہوت

بشارت ہے اُس شخص کے لیے جس کے سامنے شہوت رانی (کے اسباب) فراہم ہوں اور پھر بھی نادیدہ وعدۂ (پروردگار) کی بنا پر خود کو شہوت رانی سے محفوظ رکھے۔ (خصال باب الواحد)

مومن اور کافر کی موت

لوگ دو قسم کے ہیں: ایک راحت دینے والا، دوسرا راحت پانے والا ــ تو جب مومن دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو وہ تو دنیا اور اُس کی آزمائشوں سے راحت پا لیتا ہے۔ لیکن کافر کی حالت یہ ہے کہ جب مرتا ہے تو اُس کی موت کی وجہ سے، درختوں، چوپایوں اور بکثرت انسانوں کو (اُس کے شر سے) راحت مل جاتی ہے (اِس طرح مومن موت کے وقت خود راحت پاتا ہے کافر کی موت سے دوسروں کو راحت ملتی ہے)۔ (خصال باب الواحد)

باعظمت آنکھیں

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے ، قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی۔ البتہ تین (قسم کے لوگوں کی) آنکھوں کو رونے کی ضرورت نہیں ہوگی ،

(۱) (اُس شخص کی) آنکھ جو خوفِ خدا سے (دنیا میں) روتی رہی ہو (۲) وہ آنکھ جو (دنیا میں) حرام چیزوں کو دیکھنے سے بچتی رہی ہو اور (۳) وہ آنکھ جو راہ خدا (اور جہاد) میں راتوں کو جاگتی رہی ہو۔ (خصال باب الثلاثہ)

بیماری، تنگدستی اور موت

اگر انسان کو تین چیزوں سے واسطہ نہ پڑتا تو پھر کوئی بھی چیز اُس کا سر جھکا نہیں سکتی تھی۔

(۱) بیماری (۲) تنگدستی (۳) موت ــــ لیکن (اس کی اضطرابی کیفیت کا عالم یہ ہے کہ) ان تینوں چیزوں کے باوجود اُچھل کود کرتا رہتا ہے۔ (خصال باب الثلاثہ)

آنحضرتؐ کی سات نصیحتیں

جناب ابوذر سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سات باتوں کی نصیحت فرمائی ہے،

(۱) میں اُن لوگوں کو دیکھوں جو مجھ سے بھی زیادہ خستہ حال ہیں، اُن لوگوں کو نہ دیکھوں جو مجھ سے زیادہ خوشحال ہیں۔

(۲) مسکینوں سے محبت کروں اور اُن سے نزدیک رہوں۔

(۳) حق بات کہوں، اگرچہ تلخ ہی کیوں نہ ہو۔

(۴) اپنے قرابتداروں کے ساتھ اچھا سلوک کروں اگرچہ وہ مجھ سے منہ موڑیں۔

(۵) خدا کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کروں۔

(۶) لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم زیادہ کہوں۔

یہ سب جنت کے خزانے ہیں۔ (خصال باب السبعہ)

بدبختی کی علامتیں .

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے : آنکھوں میں مروت نہ ہونا، دل کا سخت ہونا، دنیا کی طلب میں بہت زیادہ حرص و لالچ کرنا، اور

گناہ پر جمے رہنا (انسان کی) شقاوت و بدبختی کی علامتوں میں سے ہیں۔ (وسائل جلد ۱۱ صہ ۲۶۸)

ایک شخص کو نصیحت

ایک شخص نے حضرت رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:
اے خدا کے رسول مجھے نصیحت کی کوئی ایسی بات سکھایئے جس سے مجھے عبرت ہو۔
تو آپ نے فرمایا: جاؤ، کبھی غصہ نہ کرنا۔
وہ شخص دوبارہ آیا اور پھر درخواست کی کہ نصیحت فرمایئے، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: جاؤ غصہ نہ کرنا۔
اور جب تیسری بار آیا تب بھی آپ نے اُس سے یہی فرمایا: کبھی غصہ نہ کرنا۔

نزدیک ترین اور دور ترین

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: تم لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند اور قیامت کے دن نشست کے اعتبار سے سب سے زیادہ نزدیک وہ ہوگا جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہو اور تواضع و انکساری سب سے بڑھ کر ہو۔ اور تم لوگوں میں سے وہ لوگ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور ہوں گے جو متکبر اور مغرور ہوں۔

(وسائل جلد ۱۱ صہ ۳۰۱)

مایوسی اور لالچ

ایک شخص نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے تو ارشاد فرمایا
جو چیزیں لوگوں کے ہاتھ میں ہیں اُن سے مایوس رہو (ان کے بارے میں دل میں خیال بھی نہ لاؤ) تو دل غنی رہے گا۔
اُس نے عرض کیا: مزید کچھ ارشاد فرمایئے۔ تو فرمایا
لالچ سے ہمیشہ بچو کیونکہ وہ کھلم کھلی محتاجی ہے۔ (وسائل جلد ۱۱ صہ ۳۰۱)

خوش اخلاقی و بد اخلاقی

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: لوگوں سے ہمیشہ خوش اخلاقی سے پیش آؤ کیونکہ خوش اخلاقی سے پیش آنے والا (مومن) ضرور جنت میں جائے گا اور بد اخلاقی سے ہمیشہ بچو کیونکہ بد اخلاقی کرنے والا لازمی طور سے آگ کا مزہ چکھے گا (بد اخلاقی کی وجہ سے ضرور کوئی ایسا گناہ کرے گا جس کے نتیجہ میں جہنم کا مزہ چکھنا پڑے)۔ (وسائل جلد ۲۱ صہ ۳۲۴)

قائم آلِ محمدؐ کا ظہور

آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر دنیا کی زندگی میں سے صرف ایک دن بھی باقی ہوگا تب بھی خداوند عالم (یقیناً) میرے اہلبیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو بھیجے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے اُسی طرح بھر دیں گے جس طرح یہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی!
(کنز العمال جلد ۱۴)

نیکی اور بدی

اگر کبھی کوئی برائی سرزد ہو جائے تو (جلد ہی) کوئی نیک کام بھی انجام دے دو، (اب اگر) وہ برائی چھپ کر کی تھی تو یہ نیک کام بھی مخفی طور سے کرو، اور اگر وہ برا کام اعلانیہ کیا تھا تو یہ نیکی بھی ظاہر بظاہر انجام دو۔ (کنز العمال جلد ۱۵)

ایمانِ کامل کی علامتیں

تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اُس کا ایمان کامل ہوگا،

(۱)۔ وہ شخص جو خدا کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرے (۲) اپنے عمل میں کسی قسم کی ریا کاری نہ کرے اور (۳) جب بھی اُس کے سامنے دو باتیں آئیں جن میں سے ایک میں دنیوی منفعت ہو اور دوسرے میں آخرت کا فائدہ ہو اور ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ہو) تو وہ شخص آخرت کے فائدہ ہی کو پیش نظر رکھے۔ (تو یہ تینوں قسم کے افراد وہ ہیں جن کا ایمان کامل ہوگا)۔ (کنز العمال جلد ۱۵)

پیغمبر کا اعلان

ایک اعرابی آنحضرتؐ (کی ملاقات) کے لیے آیا، تو آپؐ (اپنے بیت الشرف سے) ایک خوبصورت قسم کی ردا پہن کر باہر آئے جسے دیکھ کر اُس نے کہا:

یا حضرتؐ آپ تو میرے پاس جوانوں کی طرح تشریف لائے۔

تو آپؐ نے فرمایا: بیشک، میں خود جوان ہوں، ایک جوان کا بیٹا ہوں اور ایک جوان کا بھائی ہوں۔

اُس نے کہا: جہاں تک آپؐ کے جوان ہونے کا تعلق ہے تو یہ ٹھیک ہے، مگر "جوان کا بیٹا" اور "جوان کا بھائی" ہونے کا کیا مطلب؟

تو ارشاد فرمایا: کیا قرآن کی وہ آیت نہیں پڑھی جس میں خداوند عالم نے جناب ابراہیمؑ کو جوان کہا ہے (قالوا سمعنا فتی یذکرھم یقال لہ ابراھیم: اُن لوگوں نے کہا ہم نے ایک جوان کا تذکرہ سنا ہے جس کو ابراہیم کہتے ہیں) اور میں اُن کا فرزند ہوں، اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میں ایک جوان کا بھائی ہوں تو جنگ اُحد کے موقع پر آسمان سے ایک منادی نے یہ ندا بلند کی تھی کہ۔۔ لافتی الاعلی (کوئی جوان نہیں ہے علی کے سوا کوئی تلوار نہیں ہے ذوالفقار کے علاوہ) علی میرے بھائی ہیں، میں علی کا بھائی ہوں۔

(معانی الاخبار ص۱۱۹)

جہادِ اکبر

آنحضرتؐ نے کسی جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجا، جب (لڑائی ختم ہوئی اور) وہ لوگ واپس آئے تو آپؐ نے (اُن لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

اُن لوگوں کو خوش آمدید جو جہادِ اصغر تو کر چکے البتہ اُن کے ذمہ جہادِ اکبر باقی ہے۔
کسی نے پوچھا: اے خدا کے رسول جہادِ اکبر کون سا ہے؟
تو فرمایا: اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا۔ (معانی الاخبار ص۱۵۰)

جمعہ کا تحفہ

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے: اپنے گھر والوں کو ہر جمعہ کے دن کچھ میووں (پھلوں) اور گوشت کا تحفہ دیا کرو تاکہ وہ جمعہ کا دن آنے سے خوش ہوں۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد ۱)

امام علی رضاؑ کی زیارت کا ثواب

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے: میرے جگر کا ایک ٹکڑا خراسان (مشہد) میں دفن کیا جائے گا، جو شخص اس کی زیارت کو جائے (اگر) وہ پریشان حال ہو گا تو خداوند عالم اُس کی پریشانی دور کرے گا، گنہ گار ہو گا تو پروردگار عالم اُس کے گناہوں کو معاف کرے گا۔
(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۲)

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے: خطا کار (جفا کار) کے علاوہ کوئی بھی شخص ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا۔ (کیونکہ ذخیرہ اندوزی خاص جفا کاری ہے۔ مترجم) (من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳)

موت کے ذکر سے غافل نہ ہوں

کچھ لوگ ایک جگہ (بیٹھے ہوئے) باتیں کر رہے تھے اور ہنس رہے تھے تو آنحضرتؐ نے (اُن لوگوں سے) فرمایا کہ موت کو یاد کرو۔ اُس خدائے عزوجل کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جن باتوں کا مجھے علم ہے اگر وہ تم بھی جانتے ہوتے، تو بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ (جامع السعادات جلد ۳)

شرم و حیا اور تقسیمِ خداوندی پر راضی رہنا

جب قیامت کا دن آئے گا، خداوند عالم میری اُمت کے کچھ لوگوں کو بال و پر عطا فرمائے گا جس کے ذریعہ وہ اپنی قبروں سے جنت کی طرف پرواز کر سکیں گے، وہاں جا کر انواع و اقسام کی نعمتوں سے جس طرح چاہیں گے لطف اندوز ہوں گے فرشتے اُن سے سوال کریں گے:

کیا تم لوگ حساب و کتاب کے مرحلہ سے گزر چکے؟
وہ کہیں گے: نہیں ہمارا تو کوئی حساب نہیں ہوا۔
پھر فرشتے پوچھیں گے: کیا تم لوگ پُل صراط سے گزرے؟

وہ جواب دیں گے : ہم نے پل صراط دیکھا ہی نہیں۔
پھر فرشتے سوال کریں گے، کیا جہنم پر تمہاری نظر پڑی؟
تو جواب دیں گے : نہیں، ہم نے تو کچھ بھی نہیں دیکھا۔
یہ سن کر فرشتے پوچھیں گے کہ تم لوگ کس (نبی) کی اُمت ہو؟
تو وہ کہیں گے : حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔
فرشتے اُن سے کہیں گے، ہم تمہیں قسم دیتے ہیں (اپنے پروردگار کی) بتاؤ تم لوگ دنیا میں کون سا ایسا نیک عمل انجام دیتے رہے ہو جس کی یہ جزا ملی؟
تو وہ جواب دیں گے کہ، بس دو باتیں تھیں، جن کی وجہ سے خداوند عالم نے اپنی خصوصی رحمت سے یہ مرتبہ عطا فرمایا۔
فرشتے پوچھیں گے : وہ دو باتیں کیا تھیں؟
وہ کہیں گے کہ : (۱) ہم خلوت میں بھی خداوند عالم کی معصیت کرنے سے شرم محسوس کرتے تھے (۲) جو معمولی مقدار خداوند عالم نے ہمارے (رزق کے) لیے معین کر دی تھی اُس پر راضی تھے۔ فرشتے کہیں گے : پھر تو تم کو یہ جزا ملنی ہی تھی!

(جامع السعادات جلد ۲)

خوش اخلاقی اور خوفِ خُدا

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے : جو شخص (دنیا سے) تین خصوصیات لے کر خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اُسے اختیار ہوگا کہ جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے :
(۱) خوش اخلاقی (۲) ظاہر اور مخفی (دونوں) طرح خداوند عالم سے ڈرنا، اور (۳) جھگڑے سے پرہیز کرنا اگرچہ حق پر ہی کیوں نہ ہو۔ (جامع السعادات جلد ۲)

تسبیحاتِ اربعہ

ابو ہریرہ ناقل ہیں کہ میں کچھ پودے لیے ہوئے تھا کہ آنحضرتؐ کا گزر ہوا، آپ نے (اُن پودوں کو دیکھ کر) فرمایا،
کیا میں تم لوگوں کو ایسے پودوں کے بارے میں بتاؤں جو ان سے بہتر ہیں؟ (پھر خود ہی) ارشاد فرمایا
سبحان اللہ والحمد للہ ولآ الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (کہا) کیونکہ ان میں سے جو فقرہ بھی ادا کرو گے اُس کے عوض خداوند عالم جنت میں تمہارے لیے درخت لگا دے گا۔ (مجموعہ ورام جلد ۱)

مسجدوں میں دُنیوی باتیں۔

حضرت رسول خداؐ کا ارشاد ہے : آخری زمانہ میں ایسے لوگ (پیدا) ہوں گے جو مسجدوں میں جا کر حلقہ بنا کر بیٹھ جائیں گے، دنیوی باتیں کریں گے اور دنیا سے محبت کریں گے۔ (اے اہل ایمان۔ دیکھو تم اُن لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا، کیونکہ خداوند عالم کو ایسے لوگ پسند نہیں ہوں گے! (مجموعہ ورام جلد ۱)

ملاوٹ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جگہ سے گزرے تو (دیکھا کہ) ایک آدمی کھانا بیچ رہا ہے ۔ آپ نے دریافت کیا کہ کس طرح بیچتے ہو؟ اُس نے اپنا طریقہ کار بتایا۔ (اسی دوران) آپؐ پر وحی نازل ہوئی کہ آپ اپنے دستِ مبارک سے اس کا جائزہ لیجئے، آنحضرتؐ نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو اُس میں ملاوٹ نظر آئی، چنانچہ آپؐ نے فرمایا:

"جو شخص ملاوٹ کرتا ہے اُس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" (مجموعہ ورام جلد ۱)

مومن و منافق کی علامت

آنحضرتؐ سے مومن و منافق کی علامت دریافت کی گئی تو فرمایا :

مومن وہ ہے جسے نماز، روزہ اور عبادتوں کا زیادہ شوق ہو اور منافق کو جانوروں کی طرح کھانے پینے سے زیادہ رغبت رہتی ہے۔ (مجموعہ ورام جلد ۱)

جنّت کے راستے

ایک اعرابی نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جسے انجام دے کر میں جنّت میں جا سکوں تو فرمایا :

بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو سیراب کرو، نیک باتوں کا (لوگوں کو) حکم دو، اور برائیوں سے اُنہیں روکو ۔ اور اگر ایسا نہ کر سکو تو (کم از کم) اپنی زبان کو روکو کہ نیک بات کے علاوہ کچھ نہ کہے کیونکہ (اگر ایسا کرو تو) تم شیطان پر غلبہ حاصل کر سکتے ہو۔

(مجموعہ ورام جلد ۱)

خسارہ

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے : جس شخص کے دو دن (نیکیوں کے لحاظ سے) برابر ہوں وہ خسارہ میں ہے اور جس کا آنے والا دن، گزرے ہوئے دن سے بدتر ہو وہ مردود ہے (خدا کی لعنت سمیٹ رہا ہے)۔ (مجموعہ ورام جلد ۱)

بہترین پارسائی

خدا کے نزدیک بہترین پارسائی یہ ہے کہ اپنے پیٹ کو (حرام غذا سے) اور اپنی شرم گاہ کو (عفت و پاکدامنی کے خلاف باتوں سے) پاک رکھو۔ (مجموعہ ورام جلد ۲)

مُردوں کے ساتھ بیٹھنا :

مُردہ لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے گریز کرو۔

کسی نے عرض کیا: اے خدا کے رسول یہ مُردہ لوگ کون ہیں؟

تو فرمایا : وہ مالدار جس کی دولت نے اُسے سرکش و نافرمان بنا دیا ہو۔ (ملاحظہ ہو مجموعہ ورام جلد ۲)

استغفار

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے ۔ ،

جس شخص سے بھی کوئی گناہ سرزد ہو، اور پھر (اپنے گناہ کا خیال آتے ہی) وہ شخص اُٹھے، وضو کرے، نماز پڑھے، اور خداوند عالم سے اپنے گناہ کی معافی مانگے تو خداوند عالم اُسے ضرور معاف کر دے گا، کیونکہ اُس نے خود ہی (قرآن مجید) میں فرمایا ہے

جو شخص بھی کسی بُرائی کا مرتکب ہو یا کسی گناہ میں پڑ گیا ہو پھر (اگر) وہ خداوند عالم سے معافی مانگے تو خدا کو معاف کرنے والا مہربان پائے گا۔ (مجموعہ ورام جلد ۲)

صاحب قبر کے لیے تحفہ ۔

منقول ہے کہ آنحضرتؐ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں گزشتہ روز کوئی آدمی دفن کیا گیا تھا اور اُس کے گھر کے لوگ (اُس مرنے والے پر) رو رہے تھے ـــ (یہ دیکھ کر) آپؐ نے ارشاد فرمایا ،

ہلکی پھلکی دو رکعت نماز، جسے تم لوگ بہت معمولی چیز سمجھتے ہو (اگر اس مرنے والے کے لیے پڑھی جائے تو وہ) اس کے لیے تمہاری پوری دنیا سے زیادہ پسندیدہ ثابت ہوگی۔ (مجموعہ ورام جلد ۲)

حرام نظر

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ (نامحرم کو) دیکھنا شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

(شہاب الاخبار ص ۱۲۳)

تندرستی اور فرصت

دو نعمتیں ایسی ہیں جو اکثر لوگوں کو فریب دیتی ہیں: (۱) تندرستی اور (۲) فرصت (کہ اگر یہ دو نعمتیں میسّر ہوں تو گناہ کے کام زیادہ کرتے ہیں حالانکہ یہ دو ایسی نعمتیں ہیں کہ ان کا خوب شکر ادا کرنا چاہیئے تھا) (شہاب الاخبار ص ۱۲۳)

نیکی کے خزانے ۔

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ: اپنی مصیبتوں (اور پریشانیوں) کو مخفی رکھنا، بیماریوں (کے باوجود حوصلہ مند رہنا) اور صدقہ و خیرات کرنا، نیکیوں کے خزانے ہیں (جو پیش پروردگار جمع ہو رہے ہیں)۔ (شہاب الاخبار)

مکمل سعادت

مکمل سعادت یہ ہے کہ طولانی زندگی کے ساتھ انسان خداوند عالم کی اطاعت و فرماں برداری کرتا رہے۔

(شہاب الاخبار)

نہایت افسوسناک

اُس شخص کا انجام نہایت اندوہناک ہوگا جو اپنے اہل وعیال کے لیے تو دنیوی مال واسباب جمع کر دے اور خود گناہوں کا بوجھ لے کر خدا کے پاس پہنچے۔ (شہاب الاخبار)

آتشِ جہنم سے محفوظ رہنے والی آنکھیں

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ، دو قسم کی آنکھوں کو آتش جہنم کا مزہ نہیں چکھنا پڑے گا (۱) وہ آنکھ جو رات کی تنہائی میں خوف خدا سے روئی ہو اور (۲) وہ آنکھ جس نے خدا کی راہ (جہاد) میں حفاظت کی ذمہ داری، راتوں کے وقت، انجام دی ہو۔

(شہاب الاخبار)

دو طلب گار

، دو آرزومند (اور بھوکے) ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے (۱) علم کے طلب گار اور دنیا کے طلب گار۔

(شہاب الاخبار)

بڑھاپے میں بھی جوان :

انسان خود تو بوڑھا ہو جاتا ہے مگر دو خواہشیں (اس کے دل میں) جوان ہی رہتی ہیں (۱) لمبی زندگی (کی تمنا) اور (۲) کثرتِ مال کی آرزو۔ (شہاب الاخبار)

سب سے زیادہ معزز

ـــــ، جو شخص سب سے زیادہ معزز بننا چاہتا ہو اُسے چاہیئے کہ خداوند عالم سے ڈرے (تقویٰ وپرہیزگاری اختیار کرے)۔ (شہاب الاخبار)

قرآن فہمی کے لیے

دورِ حاضر کی عظیم تفسیرِ قرآن

تفسیر نمونہ

کا مطالعہ ناگزیر ہے

اپنے قریبی بک سٹال سے رجوع فرمائیں

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۰۔ گنگارام بلڈنگ، شاہراہ قائدِ اعظمؒ ۔ لاہور

ملنے کا پتہ: قرآن سنٹر ۲۴، الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور

اسلام شناسی کے لیے

مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز کی

شائع کردہ کتب کا مطالعہ کریں

ملنے کا پتہ

قرآن سنٹر ۲۴-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

مطبوعاتِ مصباح القرآن

قرآن پاک (معریٰ) رنگین		ہدیہ	۲۵۰	روپے
قرآن پاک (معریٰ) سفید کاغذ		ہدیہ	۵۰	روپے
قرآن پاک مترجم	از مولانا فرمان علیؒ	ہدیہ	۲۰۰	روپے
تفسیر نمونہ (۲۷ جلدیں)	ترجمہ مولانا سید صفدر حسین نجفیؒ	ہدیہ	۱۲۵	روپے (فی جلد)
قرآن کا دائمی منشور		ہدیہ	۱۲۵	روپے
تفسیر پیام قرآن		ہدیہ	۱۲۵	روپے
ہمارے آئمہؑ (۱۲ کتابوں کا سیٹ)		ہدیہ	۲۴۰	روپے (فی سیٹ)
ولایت فقیہ (جلد اول)		ہدیہ	۱۳۰	روپے
ولایت فقیہ (جلد دوم)		ہدیہ	۱۵۰	روپے
تفسیر فصل الخطاب (۷ جلدیں)	علامہ سید علی نقی النقویؒ	ہدیہ	۱۲۵	روپے (فی جلد)
تحریف قرآن کی حقیقت		ہدیہ	۲۵	روپے
صلح اور جنگ		ہدیہ	۱۰	روپے
مذہب اور عقل		ہدیہ	۲۰	روپے
رہنمایانِ اسلام		ہدیہ	۳۰	روپے
اُسوۂ حسینی		ہدیہ	۲۵	روپے
اثباتِ پردہ		ہدیہ	۲۰	روپے
معراج انسانیت		ہدیہ	۱۵	روپے
زندگی کا حکیمانہ تصور		ہدیہ	۲۵	روپے
آیت الکرسی	ترجمہ مولانا محمد تقی نقوی	ہدیہ	۷۰	روپے
مدخل التفسیر		ہدیہ	۵۰	روپے
آیۂ تطہیر		ہدیہ	۳۰	روپے
توضیح المسائل	آقائے گلپائیگانی رحمۃ اللہ علیہ	ہدیہ	۶۵	روپے
مختصر الاحکام		ہدیہ	۳۰	روپے
گفتارِ انبیاءؑ	آقائے لنگرودی	ہدیہ	۴۰	روپے

انوار القرآن	ترجمہ و حواشی مولانا ذیشان حیدر جوادی	ہدیہ	۳۰۰ روپے
میزان الحکمت (جلد اول)	ترجمہ مولانا محمد علی فاضل	ہدیہ	۲۵۰ روپے
تاریخ قرآن	ڈاکٹر محمود رامیار	ہدیہ	۱۵۰ روپے
قرآن اہلبیت کی نظر میں	جعفر الہادی ترجمہ شفا نجفی	ہدیہ	۲۰ روپے
قرآن فہمی	استاد مطہری شہید ترجمہ سید انوار احمد بلگرامی	ہدیہ	۱۵ روپے
معاد قرآن کی نظر میں	آیت اللہ مظاہری ترجمہ	ہدیہ	۲۵ روپے
مدینۃ العلم (ارشادات پیغمبر اکرمؐ)	ترجمہ سید جاوید جعفری	ہدیہ	۲۰ روپے
خطبہ مونقہ (ارشادات علیؑ ابن ابی طالب)		ہدیہ	۱۰ روپے
اسلام میں مقام قرآن و عترت	ترجمہ سید محمد حسین زیدی	ہدیہ	۳۰ روپے
صحیفۂ پنجتن پاک	آغا حسن رضا غدیری	ہدیہ	۲۰ روپے
تحفۃ الابرار		ہدیہ	۱۵ روپے
ردِ دہریت	کیپٹن فہیم رضا	ہدیہ	۲۵ روپے
اسلامی اقتصادیات	حافظ سید ریاض حسین نجفی	ہدیہ	۱۵ روپے
آئین تربیت	ترجمہ ثاقب نقوی، قیصر عباس	ہدیہ	۴۰ روپے
خلاصہ الغدیر	مولانا رضی جعفر نقوی	ہدیہ	۴۵ روپے
مسئلہ خمس	مولانا ابن حسن نجفی	ہدیہ	۲۵ روپے
تعلیماتِ اسلام	مولانا شیخ علی مدبر نجفی	ہدیہ	۱۵ روپے
خاندان اور انسان	مولانا ذیشان حیدر جوادی	ہدیہ	۲۵ روپے
توحید القرآن	مولانا محمد ہارون زنگی پوری	ہدیہ	۵۰ روپے
شیعہ اور تحریفِ قرآن	آقائے علی میلانی	ہدیہ	۲۵ روپے
مبانی حکومت اسلامی	آیت اللہ جعفر سبحانی	ہدیہ	۴۰ روپے
میراثِ انبیاء	سید مجتبیٰ حسین	ہدیہ	۴۰ روپے
معاد	آقائے محمد تقی فلسفی	ہدیہ	۱۰۰ روپے

قرآن سنٹر ۲۴، الفضل مارکیٹ ۔ اردو بازار لاہور

فون: ۷۳۱۴۳۱۱